فریب عمل

یعنی

جان گالزوردی کے انگریزی ڈرامہ

"Skin-Game" کا اُردو ترجمہ

از

منشی جگت موہن لال رواں

ایم - اے، ایل ایل - بی

الہ آباد

ہندوستانی ایکاڈیمی، یو - پی

۱۹۳۰

Published by
The Hindustani Academy, U. P.,
Allahabad.

First Edition.
Price, Rs. 2/-

KITABISTAN

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

عرض

هندوستاني ایکاڈیمي نے اهتمام کیا هے کہ یورپ کے سربرآوردہ ڈرامہ نویسوں کے ڈراموں کا ترجمہ ملک کے سامنے پیش کرے تاکہ اهل ملک کو ڈرامہ سے لطف اُٹھانے کا موقع حاصل هو - اس میں شک نہیں کہ هندي اور اُردو میں ناٹکوں کي کمي نہیں، لیکن همارے ناٹکوں میں خیالوں کي ترتیب واقعوں کي سلسلہ‌بندي اور جذبوں کے بیان کي کمي ضرور هے - اس کا همیں افسوس هے - هندوستان کو یونان کي طرح اس بات کا فخر هے کہ اس نے ڈرامہ کو پیدا کیا اور ترقي دي - پہلے دور کے بعد صدیوں تک یورپ اور هندوستان میں ناٹک کا فن مردہ حالت میں رها، لیکن یورپ میں نئے جنم (Renascence) نے اس میں روح پھونکي جس کا نتیجہ یہ هوا کہ یورپ کے هر ملک میں بڑے پایہ کے ڈرامہ نویس پیدا هوئے اور

انہوں نے ایسے ڈرامے رچے جن کو ساری دنیا نے پسند کیا - شیکسپیر کے زمانے کے بعد ڈرامے کی بستی سونی سی ہو گئی لیکن اُنیسویں صدی میں اس میں پھر بہار آئی - ناروے کا مشہور ڈرامہ نویس هنرک ابسن (Henrik Ibsen) اس نئے دور کا رهنما هوا، اور برنارڈ شا، گالزوردی اور دوسرے لکھنے والوں نے اس کی انگلستان میں پیروی کی - فرانس اور جرمنی اور یورپ کے اور ملکوں کے ڈرامہ نویسوں نے اسی کے قدموں پر چل کر شہرت حاصل کی -

اُنیسویں صدی میں یورپ کی قوموں میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوئی جس کا گہرا اثر ان کی سماج، رہنے سہنے کے طرز، تجارت، اور صنعت کے طریقہ اور ملکی انتظام پر پڑا - انسان کی زندگی کا کوئی پہلو اس اثر سے نہ بچا - آزادی، برابری اور وطن کی محبت کے جذبوں نے لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو بدل دیا - اور سچ تو یہ ہے کہ تاریخ میں شاید ہی ایسے بہت کم زمانہ گذرے ہیں جن میں انسان اور سوسائٹی کی زندگی میں ایسا تلاطم برپا ہوا ہو -

ہر ایک تحریک میں نئے اور پرانے گذرے ہوئے اور آنےوالے زمانے کي جد و جہد پائي جاتي ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب انقلاب کي چال تیز ہوتي ہے اور جد و جہد کي کیفیت میں گرمي آتي ہے تو انسان کے جذبوں میں اضطراب ہوتا ہے اور وہ عمل کي راہ تلاش کرتے ہیں - نہ دبنےوالے احساسات بھڑک اٹھتے ہیں، لکھنےوالے کا دل ٹھیس کھاتا ہے، اور اسے مجبور کرتا ہے کہ اس روحاني کشمکش کو ڈرامے کي شکل میں ظاہر کرے - اس لئے ڈرامہ انسان کي زندگي کا آئینہ ہے جس میں اس کي جد و جہد کي صورتیں نظر آتي ہیں - اُنیسویں صدي میں انسان کي غیرت گوارا نہیں کرتي کہ اُس کے پیر پراني بیڑیوں سے بندھے رھیں، اس کو اپنے وقار کا نیا احساس مساوات اور آزادي کي نئي راہوں پر چلاتا ہے اور اس کے دل میں نئي رسموں، نئے رواجوں، زندگي کے نئے طریقوں کي خواہش پیدا ہوتي ہے - اس کا پرتو اس کے ڈرامے میں دکھائي دیتا ہے -

ہندوستان میں بھی آج کچھ ایسے ہي خیال

اور جذبے موجزن ھیں - ھماري زندگي میں بھی ایک عجیب ھلچل ھے جو یورپ کے اُنیسویں صدي کے انقلاب سے بھي زیادہ اھم ھے - یہاں بھي نئے اور پرانے دور کي کشمکش نے بھیانک صورت اختیار کر لي ھے - اس کشمکش کا اثر رسم و رواج پر، مذھب پر، سوسائٹي پر، غرض قوم کي زندگي کے ھر پہلو پر نظر آتا ھے - یہ ممکن نہیں کہ اس سے دلوں میں جذبعی نہ ھو، خون جوش میں نہ آئے، اس عالمگیر لڑائي کے اثر سے جذبوں میں بےچیني اور خیالوں میں حرکت پیدا نہ ھو، اور تڑپتے دل بیتابی کے اظہار کے لئے ڈرامہ کو روحاني تسکین کا ذریعہ نہ بنائیں -

ھماري خواھش ھے کہ ھمارے اھل قلم اُن ڈراموں کي طرف توجہ کریں اور اھل وطن اُن میں دلچسپي لیں - یہ تو سب مانیںگے کہ انسان، یورپ کے ھوں یا ایشیا کے، انسان ھیں - رسم و رواج کے باریک پردہ اُن میں کتنا ھي اختلاف کیوں نہ نسودار کریں، وھي جذبہ وھي خیال سب جگہ حاوي ھیں - اگر یورپ کے ڈرامے ھندوستاني زبان

میں پیش کئے جائیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ان
کو دیکھ کر ہمارے ملک میں برنارڈ شا، گالزوردی
اور میز فیلڈ کے سے ڈرامہ نگار پیدا ہو جائیں -

ہمارا یہ دعوی نہیں ہے کہ یہ ترجمے محاورہ
اور زبان کے اعتبار سے کامل ہیں - ان میں نقص
ہونا ضروری ہے - وجہ یہ ہے کہ ابھی ہماری زبان
ڈرامہ سے نا واقف سی ہے اور اس میں اصلاح
کی کافی گنجایش ہے - ہمیں اُمید ہے کہ یہ ترجمے
اس کمی کے پورا کرنے میں مدد دینگے -

مارچ سنہ ۱۹۳۰ع

تارا چند
سکریٹری

مضامین

صفحہ

ڈرامہ کے اشخاص

هل کرایسٹ	ایک زمیندار
آمي	اس کي بیوی
جل	اس کي لڑکي
ڈاکر	اس کا مختار
هارن بلوئر	ایک شخص جو ابھي دولتمند هوا هے
چارلس	اُس کا بڑا لڑکا
کلو	چارلس کي بیوي
رولف	هارن بلوئر کا چھوٹا لڑکا
فیلوز	هل کرایسٹ کا خانساماں
اَنا	کلو کي خادمہ
جیکمن	میاں بیوي

ایک نیلام کنندہ

ایک مختار عام

دو اجنبي

پہلا ایکٹ

پہلا سین

هل کرایست کا دفتر — نہایت خوشنما کمرہ — الماریوں میں نفیس کتابیں چنی هوئي — دیواروں پر تصویریں لگي هیں جن سے واضح هے هم اس خاندان کے لوگ دور دور کا سفر کر چکے هیں — تاج محل کي ایک بڑي تصویر ایک جانب — امریکه کے پہاڑوں کا منظر — مصر کے مناروں کا سماں سب جدا جدا تصویروں سے نمایاں - داهنے کو ایک خانهدار منبر هے جس پر ریاست کے کاغذات جمع هیں — دو لومڑیوں کي پوري کهالیں لگي هوئي هیں — گلدانوں میں پهول — کشادہ آرام کرسیاں — پشت پر ایک بڑي کهڑکي جس میںخوبصورت شیشے جڑے هوئے — سامنے حدنظر تک دلکش منظر — اگست کي صاف دهوپ میں کسي قدر بلند سطح پر هرے کهیتوں کي بهار - بائیں کو پتهر کا خوبصورت خوش قطع آتشدان — بغل میں دروازہ جوابي دروازہ — داهني جانب تمام کمرہ کا رنگ ایسا پخته جیسے پورا کمرہ پتهر کا بنا هوا هے — هلکا لاهي رنگ بیل بوٹوں سے رنگ کي خوبصورتي دوبالا —

[ھل کرایست ایک گھومتي کرسي پر بیٹھا ھے اور ریاست کے کاغذات دیکھنے میں مصروف ھے — اس کو گٹھیابائي کي شکایت ھے اور اس کے بائیں پاؤں میں پٹي بندھي ھے — دبلا پتلا آدمي جسم میں ھڈي چمڑے کے سوا گوشت کا نام نھیں — عمر کوئي پچپن سال -- صورت سے تھذیب نیک مزاجي اور کسی قدر سنک کے آثار نمایاں — پاس ھي اس کي سر و قامت ۱۹ سالہ لڑکي جِل کھڑي ھے — گندھے ھوئے بال کسي قدر مردانہ مگر خوبصوت چھرہ -]

جِل — ابّا آج کل تو بڑے گل کھل رھے ھیں یہاں -

ھل کرایست — ھاں، شھدے تو شھدے -

جِل — ابّا، شھدا کسے کھتے ھیں ؟

ھل کرایست — شھدا اسے کھتے ھیں جو اپني ھي کھے دوسروں کي نہ سنے - خود غرض، خود بیں -

جِل — اس ھارن بلوئر کو لے لیجئے - دور کیوں جائیے -

ھل کرایست — میں ھارن بلوئر کا ذکر بھي سننا نھیں چاھتا -

جِل — آپ ذکر نہیں سننا چاہتے ! میں کہتی ہوں
وہ یہاں دَتت گیا ہے آکے - دیکھئے چارلی —
چیرلی — چارلی کیوں کہوں، خاص نام نہ
لوں، وہ اور ہی بات ہے -

ہل کرایست — ارے توبہ ! تم ان کے خاص نام بھی
جانتی ہو -

جِل — ابّا جان کچھ خبر بھی ہے ؟ ان کو یہاں
رہتے سات سال ہو گئے -

ہل کرایست — اگلے وقتوں میں تو ہم کو خاص
ناموں کا پتہ صرف سنگ مزار سے ملتا تھا -

جِل — چارلی ہارن بلوئر ! یہ نام تو پھر اور ناموں
کو دیکھتے ہوئے اچھا ہے - خرابی سے دور -

ہل کرایست — کسی قدر زد میں تو ہے - میرے ذہن
میں اکثر شکار کے استعارات آتے ہیں -

جِل —

[بڈھے کے بالوں کو ہاتھ سے جنبش دیتے ہوئے]

اچھا اب ان کي بيوی کُلّو کي بابت کيا
رائے ھے ؟

هل کرایست — خدا کي پناہ ! تمہاري ماں کو
غش آ جائیگا اگر تم کو کُلّو کہتے ہوئے سن
لیںگی -

جِل — بڑا چٹ پٹا نام ھے -

هل کرایست — کلو ، ہونہہ ! میرے ایک کتے کا بھیّ
یہي نام تھا -

جِل — ابّا ! آپ بڑے تنگ نظر ھیں - ذرا دنیا کو
آنکھیں کھول کے دیکھئے - ایسے کام نہیں
چلیگا - کلونے دنیا دیکھي ھے - اور تو خیر
کیا ، مگر کلو ھے بڑے مزے کا نام - آپ
فکر نہ کریں - امّي جان کمرے میں نہیں
ھیں -

هل کرایست — لے تم نے تو جِل اب —

جل — حد کر دی ! اچھا ، رولف کو آپ کیا کہتے
ھیں ؟

ھل کرایست — آیں ' یہ رولف کیا ؟ کیا کسی دوسرے
کتے کا نام ہے ؟ بڑے میاں تو بڑے چھوٹے
میاں سبحان اللہ !

جل — خوب ' رولف ھارن بلوئر ! چوتي کا شخص
ھے - حقیقت میں رولف ھارن بلوئر ھے
بڑي خوبیوں کا آدمي -

ھل کرایست —

[کسي قدر تیز نگاہ ڈالتے ہوئے]

اچھا ' ھارن بلوئر بڑي خوبیوں کا آدمي ھے !

جل — جي ھاں - بڑي خوبیوں کا آدمي ھے - آپ
جانتے ھیں ابّا جان ! بڑي خوبیوں کا
آدمي کس کو کہتے ھیں ؟

ھل کرایست — اگلے زمانے میں تو میں جانتا تھا
لیکن اب نہیں جانتا ھوں خوبیوں کا
آدمي کون ھوتا ھے -

جل — مجھ سے سنئے میں بتاؤں - پہلي خوبي
تو یہ ھے کہ وہ شوقین مزاج نہیں ھے -

ھل کرایست — کیا ؟ خیر، یہ تو اطمینان کے قابل بات ھے -

جل — لیکن یوں بات چیت میں خندہ پیشانی، بامذاق، دلچسپ آدمي ھے -

ھل کرایست — کس کے لئے دلچسپ آدمي ھے ؟

جل — سب کے لئے - میرے لئے خود -

ھل کرایست — یہ کہاں ؟

جل — سب جگہ - کیا آپ سمجھتے ھیں کہ میں گھر کے احاطہ ھي میں قید رھتي ھوں ؟ آپ تو خوب واقف ھیں میرے پاؤں ایک جگہ نہیں تھمتے -

ھل کرایست — تم نے کبھي کہا نہیں ایسا ؟

جل — دوسري خوبي اس میں یہ ھے کے وہ زیادہ ادب قاعدے کي پابندي کا قایل نہیں -

ھل کرایست — یا خدا ! اور اس کي یہ تعریف !

جل — تیسری خوبی یہ ھے کے وہ اپنے باپ کو
خاطر میں نہیں لاتا -

ھل کرایسٹ — اچھا ، تو اچھی لڑکیوں میں بھی
یہ خوبی ضروری معلوم ھوتی ھے !

جل —

[بڈھے کے بالوں کو کسی قدر اُلجھا کے]

آپ رھنے دیجئے ! چوتھے یہ کہ اس کے
خیالات بہت ھی پاکیزہ ھیں -

ھل کرایسٹ — یہ تو ظاھر ھے -

جل — مثلاً میرا جیسا اس کا بھی خیال ھے کہ —

ھل کرایسٹ — پھر کیا کہنا ! ھاں ، ھاں -

جل —

[پیار سے بڈھے کے بالوں کو کھینچتے ھوے]

اس کا خیال ھے کہ یہ بڈھے لوگ فضول بات
کا بتنگڑ بنایا کرتے ھیں حد سے زیادہ -
ان کو ایسا نہیں کرنا چاھئے - ذرا سا
کسی نے کچھ کہ دیا اور ان کی تیوری

چڑھ گئي ، بس چھوئي موئي بالکل !
ابّا جان ، کیا آپ بھي چھوئي موئي ھیں ؟

ھل کرایست — البتہ ، ھوں تو میں - لیکن اب
چھوئی موئي کي بابت کیۂ کہوں ؟

جل — رولف کا خیال ھے کہ جب تک ایک بڈھا
بھي دنیا میں رھیگا تو جوانوں کي زندگي
وبال ھي رھیگي - ان کو کل کو کسي اونچے
درخت پر چڑھا دینا چاھئے اور پکے آموں
کي طرح ایک ھي جھونکے میں گرا دینا
چاھئے -

ھل کرایست —

[خشک انداز سے]

اچھا ، یہ نمونہ ھے پاکیزہ خیالات کا !

جل — ورنہ جس طرح یہ پرانے چنڈول ایک
دوسرے کي حق تلفي کي فکر میں رھتے
ھیں ، ان کے مارے تو نو جوانوں کي زندگي
ھي عذاب ھو جائیگي -

ھل کرایست –– ان کے باپ جان کا کیا خیال ھے ؟
وہ بھي بیٹے کي رائے سے اتفاق کرتے ھیں ؟

جل –– باپ سے تو رولف بات بھي کرنا پسند نہیں
کرتا - ان کا منھ ھے کہ پھاڑ - ابا جان ،
آپ نے کبھي دیکھا ھے کہ نہیں ؟

ھل کرایست –– ھاں ، ھاں - دیکھا کیوں نہیں ؟

جل –– کیا بڑا بھاري منھ ھے !
[بالوں میں انگلیوں سے کنگھي کرتے ھوے]
ابّا جان ! ایک آپ کا منھ ھے - کیسا ننھا
سا ! جیسے بات بھي نہیں کرنا جانتے -

ھل کرایست –– ذرا دیر میں بدل جائیگا - میري
گٹھیا کي تکلیف کا بھي کچھ خیال ھے
کہ نہیں ؟

جل –– چہ ، چہ ! ابا جان ، یہاں آپ کو رھتے
کتنا زمانہ ھوا ؟

ھل کرایست –– کم سے کم ملکہ الزبتھ کے زمانہ سے
تو مستقل طور سے یہاں رھتے ھیں -

جل —

[پاؤں کي طرف دیکھتے ھوے]

ابا جان! بہت دن تک ایک ھي جگہ رھنا بھي اچھا نہیں ھوتا! کیوں ابا جان، آپ کا کیا خیال ھے ھارن بلوئر کے باپ تھا کہ نہ تھا؟ مجھے تو بالکل خود رو معلوم ھوتا ھے - ھاں خوب یاد آئي، آخر ھارن بلوئر کے خاندان کے ساتھ آپ لوگوں کا یہ برتاؤ کیوں رھتا ھے؟

[جل منھ بنائے ایسا اشارہ کرتي ھے جیسے کوئي کسي کو چلے جانے کے لئے اشارہ کرتا ھے]

ھل کرایسٹ — اس لئے کہ وہ بڑے چلتے پرزے ھیں -

جل — آپ بھي امّی جان کي سی باتیں کرتے ھیں! ھم لوگ یہاں کے باشندے ھیں، ان کو جمعہ جمعہ آٹھ دن ھوئے ھیں آے یہاں - اب ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ وہ بھي ھماری طرح یہاں کے باشندے ھو جائیں؟

ھل کرایست — یہ ناممکن ھے -

جل — یہ کیوں ؟

ھل کرایست — اس کے لئے زمانہ چاھئے - ایک
پشت میں انسانیت تو کیا رواداري بھی
نہیں آتی - ایسے لوگوں کا تو یہ حال ھے
کہ انگلي پکڑتے پہونچا پکڑتے ھیں - ایک
اِنچ زمین پا جائیں تو دنیا آباد کرنے کے
لئے ھاتھ پیر مارنے لگیں!

جل — لیکن اگر پہونچا پا جائیں تو اُنگلی کي
طرف ھاتھ نہ بڑھائیں - آخر اس نوچ
کھسوٹ سے کیا حاصل ؟ ھر شخص کو
نفسي نفسي پڑی ھے !

ھل کرایست — "نفسي نفسي" ! جل - یہ زبان تم
نے کہاں سیکھي ھے ؟

جل — آپ تو تالنے لگے -

ھل کرایست — زندگي نام ھي اسي نوچ کھسوٹ کا

ہے - کوئي بڑا کوئي چھوٹا ' کوئی مہذب کوئي انیلا ' کسي کا اثر کم کسي کا زیادہ ' کوئي دولتمند ' کوئي محتاج ' سب میں جدھر دیکھو وھي نوچ کھسوٹ - اسي کو جنگ حیات کہتے ھیں - اب کہو گزر کس طرح هو؟ سو اس کے سوا اور چارہ کار نہیں کہ اس کشاکش کے قاعدے معین کر لئے جائیں اور انہیں کو آپس میں برتا جائے - تم هي دیکھو کہ هارن بلوئر وغیرہ کے جیسے لوگوں کو تو یہ ابتدائي قاعدے بھي معلوم نہیں ' ان کا تو ایک هي اصول ہے - جو کچھ ملے سمیٹ سمیٹ -

چل — ابا جان ' آپ کي بھي کیا باتیں هیں ! جیسے اور بھلے مانس ھوتے ھیں وہ بھي ھیں اور یوں تو جس پر چاھئے پاني پھیر دیجئے -

هل کرایست — جب میں نے لانگ میڈو اور شاگرد پیشہ ان کے هاتھ بیع کیا تھا جب ان میں

اتنی خود غرضی نہ تھی - لیکن اب تو
انسانیت باقی ہی نہیں رہی -

[کسی قدر جوش میں آ کے]

ڈیپ واٹر میں اس کا رنگ اب بہت خراب
ہے - اس کاسہ گری نے تو بستی ہی تباہ
کر دی - میں کیا کہوں یہاں کی تو جیسے
اس کمبخت نے فضا ہی تبدیل کر دی ہے -
خداوندا ! کون سے منحوس وقت اس
نا معقول نے یہاں کی مٹی برتنوں کے
لئے پسند کی تھی ! پہلے یہ لوگ یہ گل
کٹ طریقہ جانتے ہی نہ تھے ' یہ سب
بیل اسی کے بوئے ہیں - شرافت کا نام
نہیں ہے -

جل — " گل کٹ " طریقے کیا معنی ؟ کیا ہمارا
گلا کاٹ لینا چاہتے ہیں ؟ ابا ' آخر آپ
شریف کسے کہتے ہیں ؟

ھل کرایسٹ — شریف کسے کہتے ہیں ؟ شریف کی
تعریف الفاظ میں یہاں مشکل سے ہو

سکتي هے - قرینه رویه سے خود شریف رذیل
سے ممتاز هو جاتا هے -

جل — پھر بھي -

هل کرایست — شریف ! شریف کي تعریف ! بس
یه سمجھ لو کم کسي حال میں بھي
اصول کی پابندي اور وضعداري کو هاتھ
سے نه دے -

جل — اور جو اس کے اصول هی نیچے درجے کے
هوں تو ؟

هل کرایست —

[کسي قدر متانت سے]

بهر حال اتنا تو مسلم هے کم شریف آدمي
میں ایمانداري ، مروت ، غریب نوازی ، ایثار
نفس هونا چاهئے - غرض کا بندہ نه هونا
چاهئے -

جل — غرض کا بندہ ! ابّا ، سچ کہئیگا - هم سب

غرض کے بندے ھیں - کم سے کم میں تو
ھوں -

ھل کرایست ---
[ھنستے ھوئے]
تم !

جل ---
[حقارت کے انداز سے]
ھاں میں ، کل کی چھوکری !

ھل کرایست --- اس میں کچھ راے نہیں قایم کی
جا سکتی - جب تک آگ میں نہ پڑے
سونے اور پیتل میں فرق ذرا دشوار ھے -
کوئی کچھ نہیں کہ سکتا -

جل --- سواے آمّی جان کے -

ھل کرایست --- اس کے کیا معنی ؟ سواے آمّی
جان کے !

جل --- آمّی جان ! ھاں آمّی جان ھی جیسی
عورتوں سے تو انگلینڈ کا نام زندہ ھے - ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ غلطی کا امکان ہی نہیں
ہے — جو یہ کہہ دیں وہی درست!

ہل کرایست — تمہاری ماں کا کیا کہنا! مکمل،
بے عیب!

جل — یہی، تو میں بھی کہہ رہی تھی لیکن آپ!
— آپ کو تو کوئی مکمل نہیں کہہ سکتا ۔
سب سے بڑا عیب تو یہ ہے کہ آپ کو گنٹھیا
بائی کا مرض ہے ۔

ہل کرایست — البتہ، ہاں ذرا فیلوز کو تو بلا لینا ۔
گھنٹی بجا دو ۔

جل —

[گھنٹی تک جاتے ہوئے]

میں بتاؤں میں کس کو شریف کہتی ہوں؟
— جو ہارن بلوئر کے ساتھ کوتاہی نہ کرے ۔

[گھنٹی بجاتی ہے]

میری رائے تو یہ ہے کہ آمّی کو ہارن بلوئر
کے یہاں رسمی ملاقات کے لئے ضرور جانا

چاھئے - رولف کہتے تھے کے ھارن بلوئر کو
اس کا بڑا رنج ھے - تین سال ایک جگہ
رھتے ھوئے اور کبھي آمّي جان ان کي
بہو سے دعا سلام کی بھي روادار نہیں
ھوئیں -

ھل کرایست — میں تمہاري امي کے ایسے کاموں
میں دخل نہیں دینا چاھتا - وہ اگر شیطان
سے بھي ملنے جائیں تو اپني جگہ پر
مجھے اعتراض نہیں ھے -

جل — یہ تو میں جانتی ھوں کہ آپ کے اور
امي کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق
ھے -

ھل کرایست — ھاں ، البتہ - یہ بات حفظ مراتب
کي ھے -

جل — ابّا ، آپ کا غصہ تو کبھي ظاھر نہیں ھوتا -
لیکن ان کي بھوں تو بات بات پر تنتي
ھے اور درگزر اور معافي کا تو انھوں نے

سبق ھي نہیں سیکھا - کوئي گل
لینے جائے تو ان کے ھاں سے داغ لیکے
آئے -

ھل کرایست — جل ، تمھاري زبان کیا ھے ، بس —

جل — ابا جان ، اب بات ٹالئے نہیں - میں یہ کہ
رھي تھي کہ امی جان کو اب ھارن بلوئر
سے ملنا چاھئے -

[کوئي جواب نہیں]

ھل کرایست — اصل بات یہ ھے کہ میں کسي سے
الجھتا نہیں - جو جس کي خوشی ھو
وھي مناسب — ارے رے ، آج تو پاؤں کا
درد مارے ڈالتا ھے !

[بائیں جانب سے فیلوز ملازم داخل ھوتا ھے]

فیلوز ، ذرا کسي کو بازار بھیج کے اس دوا
کي ایک بوتل اور منگوا لو -

جل — ابّا جان ، میں خود جاتی ھوں -

[باپ کا بوسہ لیتي ھے اور کھڑکي تک جاتي ھے]

ہل کرایست — باورچي سے کہ دینا کے آج یخني
کے سوا اور کچھ نہ کھاؤنگا - آج خالی
یخني پکیگي - آج بہت تکلیف ہے
پاؤں میں -

فیلوز —

[ہمدردي سے]

بڑي تکلیف ہے حضور کو !

ہل کرایست — اب کے تیسرا دورہ ہے -

فیلوز — واقعي طبیعت کیسے نہ پریشان ہو !

ہل کرایست — اب اس کي نہ پوچھو - بھلا کبھي
تم کو بھي کوئي شکایت ہوئي ہے ؟

فیلوز — جي ہاں ، مجھے موچ آ گئي ہے -

ہل کرایست —

[خوش ہوکے]

کہاں ، کہاں موچ آ گئي ہے ؟

فیلوز — میري کاگ کلائی میں -

ھل کرایست — تمہارے کہاں ؟ کیا کہتے ھو ؟

فیلوز — یعني اس کلائي میں جس سے میں
بوتلوں کي کاگ کھولتا ھوں -

ھل کرایست —

[زور سے قہقہه لگا کر]

والد صاحب کے وقت میں تم ھوتے تو
کلائي توت ھي جاتي -

فیلوز — معاف کیجئیگا ! لیکن جو شراب آپ پیتے
ھیں اس سے زیادہ سخت کاگ تو دنیا
میں کسي بوتل میں نه لگتي ھوگي -

ھل کرایست — فیلوز ' وہ زمانے ھي نہیں رھے - تم
دیکھتے ھو کہیں ان باتوں کا پته بھي ھے !

فیلوز — اب تو حضور ' رنگ ھي بدلتا جاتا ھے -

ھل کرایست —

[محسوس کرتے ھوئے]

سچ ھے ' سچ ھے - ڈاکر آے کر نہیں ؟

فیلوز — ابھی تو نہیں آے ہیں - جیکمین صاحب
اور ان کي بیگم آپ سے ملنا چاہتے ہیں -

ہل کرایست — کیوں ، کیسے آے ہیں ؟

فیلوز — حضور ، مجھے تو معلوم نہیں -

ہل کرایست — اچھا ، بلا لو -

فیلوز —

[باہر جاتے ہوے]

بہت خوب ، حضور -

[ہل کرایست کرسي گھما لیتا ہے - جیکمین اندر آتے ہیں - دراز قامت کوئي ۵۰ سال کا سن معمولي مزدوروں کي پوشاک - آنکھیں زبان سے زیادہ عرض حال کي کوشاں - جیکمین کي بیوي پستہ قد بڑھاپے کے آثار نمایاں اور زبان آنکھوں کے مقابلے کي]

ہل کرایست — آداب عرض ! آج بہت روز کے بعد ملاقات ہوئي - کیا ارشاد ہے ؟

[اپنا پاؤں سرد آہ بھرتے ہوے سمیٹتا ہے]

جیکھین --

[افسردہ انداز سے]

ھم کو تو مکان خالي کر دینے کے لئے
نوٹس دے دیا گیا !

ھل کرایست -- کیا ؟

[بہت زور دے کے]

جیکھین -- اسي ھفتہ میں مکان خالي کر دینا
پڑیگا -

بیگم جیکھین -- جي ھاں ! اب یہ نوبت ھے -

ھل کرایست -- یہ کیسے ؟ لیکن جب ھم نے لانگ
میڈو اور شاگرد پیشہ بیچا ھے تو خاص
طور سے یہ بات طے ھوئي تھي کہ جو
لوگ رھتے ھیں بدستور رھینگے -

بیگم جیکھین -- یہ سچ - لیکن اب تو کوئي صورت
نظر نہیں آتي - ھم لوگ سب مکان خالي
کر دینگے - بیگم آروی اور ڈروز ھم سب
اسي مصیبت میں ھیں - اور یہاں تمام

بستي میں کوئي دوسري عمارت خالی
نہیں ھے - کوئي مکان اور نہیں ملتا -

ھل کرایست — یہ میں جانتا ھوں - مجھے خود
چرواھے کے لئے ضرورت ھے وھي جو گائے چراتا
ھے - یہ تو کچھ اچھی بات نہیں ھے -
خیر ، اور یہ پتہ کیسے ملا ؟

جیکھین — خود ھارن بلوئر صاحب سے - ابھي تو
تشریف لائے تھے - ابھي ایک گھنٹہ بھي
نہ ھوا ھوگا - خود آے اور کہا کہ ھم کو
بہت افسوس ھے لیکن آپ لوگ مکان خالی
کر دیجئے -

بیگم جیکھین —

[ترشروئي سے]

شرافت تو چھو ھي نہیں گئي اس کو !
آے اور نہایت بے مروتي سے کہا آپ
لوگ مکان خالي کر دیجئے - آپ خیال
کریں ۳۰ سال ھو گئے اس مکان میں رھتے ،
اور اب حکم ھوتا ھے کہ دوسرا دروازہ

دیکھو - کیا کریں، میرے مولا! ایسی مصیبت نہ ہوتی تو آپ کو بھلا تکلیف دینے کیوں آتے! میں خیال کرتی ہوں کہ میرا قصور قابل معافی ہے -

ھل کرایست — یہ کیا فرماتی ہیں؟ ہونہہ!

[کھڑے ہوکے لکڑی کے سہارے آتشدان تک لنگڑاتے لنگڑاتے جاتا ہے]

یہ بے مروتی! یہ تو سراسر بے ایمانی ہے! میں اُن کو لکھونگا - توبہ! اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو کون مردود اس کے ہاتھ ایک بسوہ زمین بھی بیچتا -

بیگم جیکمین — وہ تو معلوم ہو گیا - یہ سب انہیں برتنوں کے کارخانہ کا نتیجہ ہے - اب اس میں کاریگر لوگ رہینگے -

ھل کرایست —

[غصہ سے]

ہاں ہاں، یہ سب صحیح، لیکن پھر

مجھے کیوں یقین دلایا کہ کرایہ‌دار بدستور رہینگے -

جیکھین —

[بھاري آواز سے]

خبر تو یہ ھے کہ انھوں نے سنتري خرید لي ھے اور وھاں نئي چمني لگائینگے اور اسي سلسلہ میں یہ مکانات بھي خالي کرائے جا رھے ھیں -

ھل کرایست — کیا ؟ کیا ؟ سنتري ! یہ کیسے ھو سکتا ھے ؟

بیگم جیکھین — جي حضور اور کیا ' کیسي عمدہ جگہ ھے ! یہاں سے منظر تو جیسے بہشت کا نظر آتا ھے -

[کھڑکي سے باھر دیکھ کر]

یہاں تو کوئي ایسي جگہ ھي نہیں - میں تو ھمیشہ کہتي ھوں کہ بس سنتري ساري بستي کي جان ھے ' اور یہ تو آپ کي موروثي جائداد ھے - حضور کے دادا جان

کے وقت سے ہے حضور کے پاس - کیا
کہیں کس بری ساعت اس کا بیعنامہ ہوا '
حضور معاف کریں !

ہل کرایست — سنتری !
[گھنٹی بجاتا ہے]

بیگم جیگھین —
[ذرا خوش ہوکے]
خدا کا شکر ہے ! اب حضور کی بدولت
مصیبت سے بچ جائینگے ' نہیں ہم کو تو
کسی کام کا نہ رکھا تھا ! ہم کر ہی کیا
سکتے ہیں ؟ کس کی چوکھٹ پر سر
پٹکتے جاکے ؟ میں نے تو کہ دیا تھا کہ
ہمارے حضور کبھی یہ گوارا نہ کرینگے کہ
ہم لوگ مارے مارے پھریں ' لیکن وہ تو
ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے - کہنے لگے
ہل کرایست کوئی چیز نہیں ....
حضور معاف کریں گستاخی ! مروت تو وہ
خدا کا بندہ جانتا ہی نہیں کس کو

کہتے ہیں ؟ کہنے لگے اس میں اگر مگر
کي گنجائش نہیں ھے ! بس اپنا تنگ
توبڑا اُٹھائیے یہاں سے ! ھم لوگ کے ناموں
سے بھی واقفیت نہیں لیکن باتیں سنئے
تو توبہ ھي بھلي ! میں نے ایسا آدمي
ھي نہیں دیکھا ، شکل دیکھئے تو معلوم
ھوتا ھے کوئي اجگر چلا آرھا ھے —

[کسي قدر مروت آمیز حقارت سے]

سنا اُتّر کے رھنے والے ھیں ، جب ھي
تو ! —

[بائیں جانب سے فیلوز آتا ھے]

جیکھین — ھارن بلوڈر صاحب خود ھي حضور
سے ملنے آنے والے ھیں ، جب ھي تو ھم
نے کہا کہ پیش قدمي کر کے پہنچ جانا
چاھئے -

ھل کرایست — بہت اچھا کیا !

بیگم جیکھین — میں نے تو صاحب سے پہلے

ھي کہا تھا کہ حضور سے ہم لوگوں کي
ذلت دیکھی نہ جائیگی - حضور سو پشت
کے رئیس ھیں ' اور اس کو تو نہ ھمسائے
کا خیال نہ کسي کا ' جیسے آدمیوں میں
رهتا ھي نہیں ! روپیہ ' روپیہ ' بس روپیہ
کے سامنے سب کچھ ھیچ ! بس تھسک
سے اور روپیہ سے کام ! میں نے پہلے ھي کہہ
دیا تھا کہ شریف لوگ شرافت پر جان
دیتے ھیں -- اُن کے یہاں اس طرح دولت
چھپر پھاڑ کے نہیں آتي اور نہ اتني جلدي
دولت کا نشہ آتا ھے - یہ تو نو بڑھیا میں
ان سے اور کیا ھوتا ! کوئي شریف ھوتا
تو ایسي حرکتیں کبھي نہ کرتا -

ھل کرایست —

[خیالات میں محو]
سچ ھے ! سچ ھے !
[اپنے آپ]
سلتري ! یہ تو نہ ھوگا !

[بیگم ہل کرایسٹ تشریف لاتي هیں - صاف ستھرا
لباس - وضعداري کا نمونہ - چہرے سے مستقل مزاجي
هویدا - نک سک سے درست —]

کچھ سنا آپ نے ؟ جیکمین اور بیگم
جیکمین اپنے مکان سے نکال دئیے گئے اور
مسٹر آروي اور ڈروز بھي - جب کہ هاؤن بلوئر
کے هاتھہ بیعنامہ کیا گیا تھا تو صاف لفظوں
میں اقرار کر لیا گیا تھا کہ ان کو بدستور
رهنے دیا جائیگا —

بیگم جیکمین — بس سنیچر تک اور میعاد هے -
ایک هفتہ کا وقت کُل ملا هے - اب کہاں
جائینگے میرے الله ! حضور دیکھیں تو کیسي
مشکل هے - جیکمین صاحب کا کارخانہ
سے زیادہ دور رهنا نہیں هو سکتا — نہیں تو
کام کیسے چلیگا ؟

هل کرایسٹ —

[فیصلہ کن انداز سے]

خیر، اب تم اس کي فکر نہ کرو - اچھا

آداب عرض ! آداب عرض ! میں قابل معافي
ھوں - گٹھیا کی وجہ سے اُٹھ کے آپ لوگوں
کو رخصت بھي نہیں کر سکتا -

بیگم جیکسن — ھم لوگوں کو آپ کو اس طرح بیمار
دیکھ کر بڑا صدمہ ھوتا ھے - آپ نے حضور
بڑي مہربانی کي -
[باھر جاتے ھیں]

ھل کرایست — غضب خدا کا ! ۳۰ سال کے کرایہ دار
نکالے جائیں ! میرے جیتے جي تو یہ نہ
ھونے پائیگا - یہ تو سراسر بے ایمانی ھے -

بیگم ھل کرایست — کیا خوب ! گویا ھارن بلوئر
آپ کي پروا کرتا ھے ! وہ اپنے سامنے کسي
کو سمجھتا کب ھے -

ھل کرایست — اس کو سمجھنا پڑیگا - اگر ذرا بھي
شرافت ھے تو مانیگا اور پھر مانیگا -

بیگم ھل کرایست — شرافت اسے چھو بھي نہیں
گئي -

ھل کرایست —

[جلدي سے]

جیکسبن تو کہتے تھے کہ ھارن بلوئر نے
سنتري خرید لي ھے اور وھاں نئي
چمنیاں بننے جا رھي ھیں -

بیگم ھل کرایست — خیر ' یہ تو نہیں ھو سکتا -
خدا نہ کرے !

[کھڑکي سے باھر دیکھتے ھوئے]

سارے منظر پر اوس پڑ جائیگي اور ھم
لوگوں کا ڈیوک خاندان سے باھر کوئي واسطہ
نہ رھیگا - یہ ناممکن بات ھے - مس ملنز
کبھي بغیر ھم سے پوچھے سنتري بیچ نہیں
سکتیں -

ھل کرایست — خیر ' اس کي بابت آیندہ دیکھا
جائیگا - اُس شاگرد پیشہ کا معاملہ پہلے طے
ھونا چاھئے -

بیگم ھل کرایست —

[زیر لب جس میں بڑانے کا انداز پایا جاتا ھے]

تو پہلے ھي آپ کو دیکھ بھال لینا چاھئے تھا - آپ کا کیا خیال ھے ' ساري دنیا آپ جیسي ایماندار بستي ھے! ڈاکر سے کہا ھوتا کہ اقرارنامہ لکھا لے - ھمیشہ ایسی باتیں لکھا لینی چاھئے اور ڈاکر کے سپرد کرنی چاھئے -

ھل کرایست — اب اس کی تو بات ھی دوسری ھے ' نہیں تو جب ھم نے صاف صاف کہہ دیا کہ آپ کو ان کرایہ داروں کو نکالنے کا اختیار نہ ھوگا اور ھارن‌بلوئر نے منظور کر لیا تو اور کیا چاھئے ؟ اگر یہ بھی قابل اعتبار نہیں تو ستم ھے!

بیگم ھل کرایست — آدمی آدمی میں فرق ھوتا ھے - ایسے آدمی بس اپنے مطلب کے ھوتے ھیں اور کسی بات کی پروا نہیں کرتے -

[باھر دیکھتے ھوئے]

اگر سنترى بک گئی اور چمنیاں یہاں لگ
گئیں جب تو پھر تھہرنا ھی دشوار ہو
جائیگا -

ھل کرایست — والد صاحب کی روح قبر میں
بیچین ہو جائیگی -

بیگم ھل کرایست — اِس سے تو بہتر تھا کہ وہ سنتری
فروخت کر دیتے اور باقی ریاست محفوظ
رھتی - ھارن بلوئر — ھارن بلوئر ھم لوگوں
کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے - وہ سمجھتا
ہے کہ ھم لوگ اس کو ذلیل سمجھتے
ھیں اور اس کو قریب نہیں آنے دیتے -

ھل کرایست — خیر، یہ تو تھیک ھی ہے -

بیگم ھل کرایست — دنیا میں کون ایسا ھے جو ان
کو ذلیل نہ سمجھیگا - کہیں اِن کے باپ
دادا کا پتہ تھکانا بھی ہے ! بالکل قلمی
معلوم ہوتے ھیں، بس کسی بات سے مطلب
ھی نہیں ہے - روپیہ ھی روپیہ کی دھن
ہے -

هل کرایست — خدا نه خواسته ! کم‌بخت نے هم
لوگوں کي بات نه ماني تو بیچارے
جیکمین کو بڑي دشواري هوگي -

بیگم هل کرایست — وه دو کمرے جن میں بیور
رها کرتا تها — اصطبل کے دو منزله پر وه
خالي هیں - وهي دے دینگے -

[فیلوز آتا هے]

فیلوز — حضور ! ڈاکٹر صاحب آئے هیں -

[ڈاکٹر پسته قد - لمبائي چوڑائي برابر - چهلا سا
آدمي هے - چهره سرخ سفید شه سوار بنے هوئے ، گیتّس
لگائے هوئے -]

هل کرایست — ڈاکٹر ، هم کو تو پهر وهي گٹهیا
کي شکایت هو گئي -

ڈاکٹر — خدا جلد صحت دے ! بڑي تکلیف هو
جاتي هے حضور کو - بیگم صاحب ، آپ کا
مزاج تو اچها هے ؟

هل کرایست — جیکمین سے ملاقات هوئي تهي -

ڈاکر — جي -

[ڈاکڑ صاحب کبھي پوري بات نهیں کهتے - ایک لفظ ختم نهیں هونے پاتا کہ دوسرا لفظ لے اڑتے هیں]

ڈاکر — یہ هارن بلوئر بڑا چلتا هوا آدمي هے - هوا کے گھوڑے پر سوار رهتا هے هر وقت -

هل کرایست — چلتا هوا ؟

ڈاکر — اب اپنے پڑوسیوں کي شان میں اور کیا کہا جائے -

بیگم هل کرایست — شهدہ هے ' پورا شهدہ !

ڈاکر — بیگم صاحب ' آپ نے صحیح کہا - ذرا خیال تو کیجئے - اُسے جب سوجھتي هے اپنے فائدے کی -

هل کرایست — سنتري کا حال کل معلوم هوا -

ڈاکر — هاں سنا کہ هارن بلوئر خریدنے کي فکر میں هیں ' بہت دن سے دانت لگائے هیں -

ھل کرایست — میرا تو خیال ھے کہ مس ملنز
بیچینگی نہیں - تمہارا کیا خیال ھے ؟

ڈاکر — نہیں حضور، بیچنا تو چاھتی ھیں -

ھل کرایست — غضب ھو گیا ! سنتری بیچ ڈالینگی -

ڈاکر — بات یہ ھے کہ داموں کا ھارن بلوئر کے
یہاں کوئی سوال ھی نہیں ھے -

بیگم ھل کرایست — بھلا کتنے کی بکیگی سنتری ؟

ڈاکر — اب یہ تو اس امر پر منحصر ھے کہ
کس ضرورت سے خریدی جائیگی -

بیگم ھل کرایست — اس کو بدلہ لینے کی ضرورت
ھے، ھم کو اپنی بات رکھنے کی ضرورت
ھے -

ڈاکر — قیمت کی کوئی بات نہیں - جتنے کی آپ
چاھینگی مل جائیگی لیکن ھارن بلوئر
مالدار ھے -

بیگم ھل کرایست — خدا کی مار !

ڈاکر —

[ھل کرایست سے]

حضور ، اپنا عندیہ دےدیں - میں کوشش
کرونگا کہ ھارن بلوئر سے پہلے ھي میں بڑي
بي سے بات چیت کر کے سودا چکا لوں -

ھل کرایست —

[غور کرتے ھوئے]

میں خریدنا نہیں چاھتا ، لیکن جب کوئي
اور صورت نہ ھوگي تو مجبوری ھے - بہر
حال روپیہ جایداد مکفول کرکے لینا ھوگا
اور جایداد میں گنجائش ھي کتني ھے !
ایسي حیوانیت کي تو امید نہیں رکھہ
سکتا - اس مکان کے سامنے ۳۰۰ گز کے اندر
اندر ! مجھے تو خیال ھي سے وحشت
ھوتي ھے -

بیگم ھل کرایست — میرے خیال میں تو آپ پہلے
ڈاکر سے کہئے - معاملہ کر لیں ، اس کے
بعد دیکھا جائیگا -

ھل کرایست ---

[بے چینی سے]

جیکمین کہتے تھے کہ ھارن بلوئر مجھ سے
ملنا چاھتا ھے ، آئیگا تو میں اُس سے بھی
پوچھونگا ، دیکھوں کیا جواب دیتا ھے -

ڈاکر --- خواہ مخواہ اس کی آگ اور بھڑکانا ھے -
پہلے معاملہ کی فکر کرنا چاھئے -

ھل کرایست --- جیسے کو تیسا ، ارے توبہ ! اس درد
کے مارے تو جان عذاب میں ھو گئی -

[بمشکل اپنی کرسی پر واپس آتا ھے]

سنا ڈاکر ! میں نے تو تم کو پھاٹک کے
معاملہ میں کچھ بات چیت کرنے کے لئے
بلایا تھا -

فیلوز ---

[اندر داخل ھوتا ھے]

ھارن بلوئر صاحب آئے ھیں !

[ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے]

[اوسط قد خوب چوڑا سینہ تنا ہوا جیسے مارے غرور کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے – کالے کالے موٹے بھدے گھنے بال حال ہی کے ترشے ہوئے – موٹی بھویں – بڑا سا منھ - بہت ہی معمولی پوشاک جیسے کسی نے بہت سمجھ بوجھ کے بنوائی ہو – کوٹ میں چھوٹا سا گلاب کا پھول لگا ہوا – ٹوپی ہاتھ میں لئے ہوئے جیسے سر پر چھوٹی ہوگی -]

ہارن بلوئر — آداب عرض ہے ! سلام ہے ڈاکٹر صاحب ! کہئے کیسے مزاج ہیں ؟ آج کیا خوب موسم ہے ، کیسی سہاونی صبح ہے !

[اس کی آواز میں عجب پھٹاٹا ہے نہ شمالی نہ اسکاٹلینڈ کی آواز معلوم ہوتی ہے]

ہل کرایسٹ صاحب ، آپ سے تو بہت عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی ہے –

ہل کرایسٹ —

[کھڑے ہوکے]

جی ہاں ، جب سے لانگ میڈو اور شاگرد پیشہ کا بیعنامہ ہوا بس اس کے بعد سے

ملنے کا اتفاق آج ہوا ہے -

ھارن بلوئر — خوب ! خوب !! اور اسی ضرورت سے میں آج حاضر بھی ہوا ہوں -

ھل کرآیست --

[پھر کرسی میں بیٹھتے ہوئے]

معاف کیجئیگا ' تشریف رکھئے -

ھارن بلوئر --

[کھڑے کھڑے]

کیا آپ کو گٹھیا بائی کی شکایت ہے ؟
بڑا خراب مرض ہے مجھے کبھی ایسی کوئی
شکایت نہیں ہوئی ' مجھے ایسے مرض
کسی سے میراث تو ملے نہیں ' یہاں تو
یہ جھنجھٹ ہی نہیں ہے - بس -
" ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی "
والا مقولہ ہے -

ھل کرآیست -- آپ بڑے خوش نصیب ہیں -

ہارن بلوئر — آپ کی بیگم صاحبہ کا تو ایسا خیال
نہیں ہے - کیوں جناب بیگم صاحبہ آپ
کی کیا رائے ہے ؟ یہاں ماضی کا تو سوال
ہی نہیں ، مستقبل ہی ہے جو کچھ ہے -
آپ مجھے اپنا مستقبل درست کرنے کے
متعلق خوش قسمت سمجھینگی یا بد
قسمت ؟

بیگم ہل کرایسٹ — آپ کو یہ کیونکر یقین ہو گیا کہ
آپ کا مستقبل بن رہا ہے ؟

ہارن بلوئر —

[قہقہہ لگاکر]

آخر آپ نے کتار کا ایک ہاتھ لگا ہی
دیا ! بس آپ لوگوں کے اس رسمی اخلاق
کی تہ میں چھریاں بھری ہوتی ہیں -
آپ لوگوں کی نرم اور ریشمی آستیں میں
ہمیشہ خنجر ہی ملتا ہے - خیر بیگم
صاحبہ ، آپ اطمینان رکھیں میرا مستقبل
میرے قابو میں ہے اور بن رہا ہے -

ہل کرایست — ہارن بلوئر صاحب ' جیکمین صاحب
میرے پاس سے ہوکے گئے ہیں -
[معنی‌خیز انداز سے]

ہارن بلوئر — یہ کون جیکمین ؟ وہ تو نہیں جن
کی گنج سی بیوی ہے - زبان قینچی سی
چلتی ہے - بس بزم میں شعلہ‌نوائی سے
اجالا کر دیتی ہے -

ہل کرایست — وہ بہت معقول لوگ ہیں - اور
اس مکان میں پورے ۳۰ سال سے نہایت
سلامت‌روئی سے رہتے ہیں -

ہارن بلوئر —
[اپنی کلمہ کی انگلی ہلاتے ہوے جو اس کا
مخصوص انداز تقریر ہے]
اچھا تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ذرا آپ
لوگوں کو ذرا رنگ پر لاؤں - لانگ میڈو کے
لوگوں کو ذرا ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے -
اور حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں جہاں میں
پہنچا لوگوں کو ٹھیک کرکے چھوڑا — جلد ہی

لوگ رنگ پر آ گئے - آپ دل میں کہ رہے
هونگے کہ هارن بلوئر رنگ پر تو کیا لائینگے
رنگ میں بھنگ کر دنیگے -

[هنستا هے]

بیگم هل کرایست — بہر حال ' یہ تو هم لوگ هر
شریف آدمي سے توقع رکھتے هیں کہ وہ
بات کا دهني هوگا -

هل کرایست — کیوں جی ؟

بیگم هل کرایست — نہیں ' کوئي بات نہیں - کچھ
میں کہتي تهوڑا هي هوں - میں ایسي
ایسي باتوں سے ناخوش نہیں هوتي -

[بیگم هل کرایست ڈاکر کو اشارہ کرتي هے اور وہ
دبے پاؤں کهسک جاتا هے -]

هل کرایست — آپ کو یاد هے کہ آپ نے وعدہ اور
پکا وعدہ کیا تها کہ آپ کرایہ‌داروں کی
سکونت میں مخل نہیں هونگے -

هارن بلوئر — هاں ' یہي تو میں کہنے آیا هوں

کہ یاد ہے ، لیکن ضرورت کا بھي تو خیال
کیجئے - جب وہ بیعنامہ ہوا تھا تو
ضرورت ھي کیا تھي ؟ اُس وقت میرا
خیال تھا کے ڈیوک صاحب نرم گرم
معاملہ کر لینگے ، لیکن نرم کي کون کہے
وہ گرم معاملہ بھي آساني سے نہیں کرتے -
اور اب تو ہمارے مزدوروں کے لئے اشد
ضرورت ہے - آپ جانتے ہیں کہ ہمارے
کیسے کیسے غیر معمولي کام چھڑے ہوئے
ہیں -

ھل کرایست --

[کسي قدر برھم ھو کے]

جیکمین بھی معمولي لوگ نہیں ہیں -
وہ بھي اُنھیں مکانوں پر مدت سے لو لگائے
ہوے ہیں -

ھارن بلوئر -- کیا خوب ! کسي کا ھاتھي مرا کسي
کي ھانڈي پھوٹي - میرے کام سے تو ہزاروں
بندگان خدا کا پیٹ پلتا ہے اور میں اُن

پر لو لگائے ہوں - اور اُسي پر کیا ہے '
میرے لئے تو اکسیر ' کیمیا جو کچھ کہئے
وھي لوگ ہیں - کچھ میں پست ہمت
کم حوصلہ تو ہوں نہیں ' میں تو جس
کام میں ہاتھ لگاتا ہوں اُسے ختم کرنے کے
لئے پوتے ٹیک دیتا ہوں - اب ایسي ذرا
ذرا سي باتوں کا خیال کروں تو ہر پھر
کے دائرے ہی میں قدم رہ جاے -

ہل کرایست — ہاں ' لیکن ایسا طریقہ تو کوئي
بھي روا نہیں رکھتا -

ہارن بلوئر — کیوں ؟ آپ روا نہ رکھتے ہونگے اور
ضرورت ہي آپ کو کیا ہے ؟ آپ لوگ تو
یہاں اطمینان سے باپ دادا کي میراث لئے
بیٹھے ہیں ' اسي دائرے میں ساري دنیا
ہے ! اُس کي کہئے جو ترقي کي شاہ راہ
پر ہے - آپ کے باپ دادا کا دل جانتا
ہوگا کہ کیسے کیسے ایک ایک بسوہ زمین
ملتی ہے -

ہل کرایست -- بدعہدي سے تو ہرگز حاصل نہ ہوئي
ہوگي اور چاہے جو کچھ بھی ہوا ہو !

ہارن بلوئر —

[اُنگلي کے بل بات کرکے]

کہنے کي باتیں ہیں ! ضرور وعدہ خلافي
بد عہدي تو اُن کا شعار ہي رہا ہے -
ایسے ایسے کتنے ہی جیکمین کو وہ دم زدن
میں فدا کر دیتے ! "سن تو سہي جہاں
میں ہے تیرا فسانہ کیا" -

بیگم ہل کرایست — ہارن بلوئر صاحب ، ایسی
اہانت آمیز باتیں کرنا آپ کو لازم نہیں
ہے -

ہارن بلوئر — اسے اہانت کہتے ہیں یا جواب
باصواب کہتے ہیں - ایسے ہي آپ کو
جیکمین عزیز ہیں تو ان کے لئے آپ
دوسرا مکان بنوا دیجئے - خدا کے فضل سے
آپ کو جگہ کي کوئي کمي نہیں ہے -

ھل کرایست — یہ دوسري بات ھے ' آپ نے ھم سے
وعدہ کیا تھا اور ھمارے آپ کے معاملے میں
یہ خاص شرط تھي جب میں نے بیعنامہ
کیا تھا -

ھارن بلوئر — ھاں ' تو یہ بھي شرط تھي کہ ھم
کو ڈیوک سے اور زمین مل جائیگي -

ھل کرایست — ھم کو اس قصہ قضیہ سے کوئي
واسطہ نہیں ھے - ڈیوک کا معاملہ ڈیوک
سے چکائیے -

ھارن بلوئر — غرض کیسے نہیں ھے ؟ اب غرض
معلوم ھو جائیگي - ذرا مکانات میرے قبضہ
میں آ جانے دیجئے ' اور اب آتے ھي ھیں -
آئینگے کیسے نہیں !

ھل کرایست — میري نظر میں تو یہ.........
[اپنے غصہ کو روک لیتا ھے]

ھارن بلوئر — واضح رھے کہ شاید آپ کو مجھ
جیسے آدمیوں سے ابھي واسطہ نہیں پڑا

ہے - خدا نے مجھے حوصلہ دیا ہے ' زمین
دی ہے - میں خزانہ پر کا سانپ نہیں
ہوں کہ دولت کی حفاظت کرتا رہوں!
میں نے ترقی کی راہیں سیکھی ہیں -
میں اپنی قوت پر بھروسہ کرتا ہوں -
ایسی ایسی بے تکی باتوں کی ذرا بھی
پروا نہیں کرتا - جیکمین کے خاندان کے ۴۰
آدمیوں کی میری نظر میں ذرہ برابر وقعت
نہیں ہے - آپ یہ جذبات محبت لئے
بیٹھے رہئے - میں کاروباری آدمی! میرے پاس
ان فروعات کی گنجائش نہیں ہے -

ھل کرایست —

[ناراض ہوکر]

باتیں مارنا ' شیخی کی اُڑانا ' یہ میں
خوب سمجھتا ہوں -

ھارن بلوئر — جی نہیں ' میں صاف آدمی ہوں '
جو دل میں آتا ہے وہی زبان سے نکلتا
ہے - میں چاہتا نہیں کہ مقامی انتظامات

دقیانوسی کیلنڈے پر رھیں - میں تجدید
کرنا چاھتا ھوں - آپ خوب سمجھ لیجئے
کہ ھمارا آپ کا گزر ایک جگہ ذرا مشکل
ھے -

ھل کرایست — اچھا تو یہ کہئے ' آپ کب تشریف
لے جائیںگا ؟

ھارن بلوئر — اس دھوکے میں نہ رھئیگا ! میں
" تشریف " نہ لے جاؤنگا -

ھل کرایست — کیا کہوں میں اس درد کے ھاتھوں
شرمندہ ھوتا ھوں - آخر آپ کا مطلب کیا
ھے ؟ ذرا میں بھی سنوں -

ھارن بلوئر — مطلب ؟ واہ واہ واہ ! اجی جناب
میں ھوں شمال کا رھنے والا -

[معنی خیز ھنسی ھنستے ھوئے]

ھل کرایست — خیر نہ بتائیے ! مجھے سب خبر
مل چکی ھے ' آپ سنڈری خرید کے یہاں
نئی چمنیاں لگانے والے ھیں اور —

[کھڑکی کے باہر اشارہ کرتے ہوئے]

اس کا خیال نہیں کہ ہم جس مکان
میں سو پشت سے رہتے ہیں وہ غارت
ہوگا کہ رہیگا - ہمارا آرام، ہماری خوشی،
چولھے بھاڑ میں گئی - کیوں ؟

ہارن بلوئر — آپ کی باتیں بھی خوب ہوتی ہیں!
آپ کا خیال ہے کہ آپ کے بزرگوں نے آپ
کے لئے پر فضا مکان بنا دیا تو پوری فضا
کی فضا آپ کی میراث ہو گئی - کیوں ؟
اور مکان کی اگر کہئے تو اس میں صرف
پڑے پڑے آپ کو روٹی کھانا ہے - کھایا
کیجئے - کام کاج تو کچھ آپ کو ہے نہیں!
یہ تو ظاہر ہے کہ کچھ کام کاج ہوتا تو ایسی
ایسی نہ سوجھتی - واہ رے بیکاری! کیسے
کیسے نفع ہیں -

هل کرایسٹ — بس اور سب کچھ کیجئے، میرے
سر کاہلی اور بیکاری کا الزام نہ رکھئے -
ڈاکر! کہاں گیا ڈاکر؟ اگر میری طرح

ریاست کے کاغذات کی چکی پیسنا پڑے تو
آنکھیں کھل جائیں! تو کیا سنتری خریداری
کی خبر سچ ہے ؟

ہارن بلوئر — صحیح! آیت وحی کی طرح صحیح!
آپ جاننا ہی چاہتے ہیں تو سن لیجئے -
اسی وقت میرا لڑکا چارلی خرید رہا ہوگا -

ہل کرایست —

[دوسری طرف گھوم کے]

کیا ؟ کیا ؟

ہارن بلوئر — جی، اس وقت بڑی بی سے بات
چیت ہو رہی ہوگی - منھ مانگے دام
جیسے تیسے بھی نہیں!

بیگم ہل کرایست —

[بہت بگڑکر]

اس کو نوچ کھسوٹ نہیں کہتے تو اور
کیا ؟

ہارن بلوئر —— فقرے بھي آپ کو خوب یاد ہیں -
"نوچ کھسوٹ" ! هاں کیا گالي دینے سے
هڈی توٹتي جاتي ہیں ؟ کسي کے جسم
پر اُچھل تھوڑا ھي آتي ھے ! لیکنؔ گالی
دل کو پتھر کر دیتی ھے - بیگم صاحبہ
نہ ھوتیں یہاں تو آپ بھي جانتے کہ گالي
کا جواب گالي ھے -

بیگم هل کرایست —— میري وجہ سے آپ اپنے پر جبر
نہ کیجئے -

هارن بلوئر —— هاں بے شک مجھے جبر نہ کرنا
چاھئے - آپ ھي هماري سد راہ ہیں اور
میری راہ روکنا آسان کام نہیں ھے - یا تو
میرا راستہ چھوڑ دینا ہوگا یا پھر وھي
ہوگا جو میں چاھتا ھوں ' اور میری مرضي
آپ کو معلوم ھے - سنتری اور سنتري میں
چمنیاں - آپ کچھ خدا تو ہیں نہیں کہ
آپ کا چاھا همیشہ ھوا کرے -

هل کرایست —— سچ ھے ' سچ ھے ! اور اسي کا نام

همسایه نوازی هے !

هارن بلوئر — جي هاں! اور آپ نے هي تو همارے ساتھ بڑی همسایه پروری کي هے - مانا که میرے بیوی نهیں هے بهو تو هے ' آج تک کبهي بیگم صاحبه آپ نے بهي قدم رنجه فرمایا ؟ میں تو یهاں چار دن سے رهتا هوں اور آپ لوگوں کو مدتیں هو گئیں آپ هم سے نفرت کرتے هیں - هماري ترقی دیکھ کے جلتے هیں - هم گرجا جاتے هیں وه بهي آپ کي آنکهوں میں کهتکتا هے - هم چیزیں بناتے هیں فروخت کرتے هیں ' یه بهي آپ کو پسند نهیں آتا - هم زمین خریدتے هیں وه بهي آپ کو ناگوار هوتا هے - اغل بغل سے منظر خراب هوا جاتا هے ! اب هوا جاتا هے تو هو جائے - همیں آپ دشمن کي نگاه سے دیکهتے هیں تو هم بهي آپ کو دوست نهیں سمجهتے ! بهت دن آپ کي نبهي اب خدا حافظ هے ایلده -

ھل کرایست — مطلب یہ ھوا کہ آپ وہ مکانات خالي ھي کرا لیںگے !

ھارن بلوئر — جي ھاں ! جي ھاں ! ھم مکانات خالی کرا لیںگے - ھم کو مکانات کي ضرورت ھے ' بغیر مکانوں کے ھمارا کام نہیں چلتا - نئے نئے کام چھڑنے والے ھیں -

ھل کرایست —تو گویا آپ نے لڑائي چھیڑ دي !

ھارن بلوئر — سچ ' بالکل سچ ! میں نے چھیڑ دي یا آپ نے لیکن خیر میں ھوں تو میں ھی سہي - میں خورشید صبح آپ ھیں آفتاب شام بقول کسي شاعر -

ھل کرایست —

[گھنٹي میں ھاتھ لگاکے]

میں دیکھونگا کہ یہ سختي آپ کی کتنے دن چلتی ھے ! ابھي تک تو ھر بات وضعداري سے کي جاتی تھي لیکن اب آپ ان باتوں پر اترائے ھیں تو ھم بھي

جو کچھ بن پڑیگا اُٹھا نہ رکھینگے -

[فیلوز سے جو دروازہ پر کھڑا ھے]

جیکسین ابھی یہیں ھیں ؟ ھوں تو ذرا
بلا لو -

ھارن بلوئر —

[کسی قدر پریشان ھوکے]

میں ان لوگوں سے مل چکا ھوں - مجھے
اب ان سے کچھ نہیں کہنا ھے - میں نے
ان سے پہلے بھی کہہ دیا ھے کہ پانچ پونڈ
نقل مکان کے لئے ان کو دئے جائینگے -

ھل کرایست — آپ کو یہ نہیں سوجھتا کہ چھوٹا
آدمی ھو خواہ بڑا آدمی ھو وہ کوئی بھی
دوسروں کا محتاج ھونا نہیں پسند کرتا -
آزادی انسان کی فطرت ھے -

ھارن بلوئر — کل تک میں خود آزاد نہ تھا - اور
میں کیا کوئی نہیں ھو سکتا - قسمت فقط
ھمت کا نام ھے باقی مکاری ' فریب ' اور

کچھ نہیں - آپ لوگ جتنے دیہاتی
ہیں سب کے سب مکار ہوتے ہیں - تکلف '
تہذیب ' بس یہی آپ کا معیار حیات ہے -
جب قابو حاصل ہوتا ہے تب یہ باتیں
خوب کرتے بنتی ہیں - لفافہ ہی لفافہ ہوتا
ہے ! ڈھول کے اندر سوا پول کے اور ہے ہی
کیا ؟ سچ پوچھئے تو آپ مجھ سے کہیں
زیادہ سنگ دل ہیں -

بیگم ہل کرایست —

[جو خاموش کھڑی یہ سب باتیں سن رہی تھی]
یہ محض آپ کا حسن ظن ہے !

ہارن بلوئر — اس میں حسن‌ظن کا سوال نہیں ہے -
جہاں تک آپ دیکھیںگی ہر مذہب اسی
بات پر متفق ہے کہ خدا بھی اُسی کی
مدد کرتا ہے جو ہمت رکھتا ہے - میں
ہمت رکھتا ہوں لہذا خدا میری مدد
کرنا چاہتا ہے -

بیگم هل کرایست — واقعي آپ کا تبحّر علمي قابل داد هے !

هل کرایست — هم لوگ حق بجانب هیں اور خدا.........

هارن بلوئر — کاش آپ یهي سمجهتے تو پهر کیا تها ! لیکن آپ میں یه سمجهنے کي قدرت هی نهیں !

بیگم هل کرایست — نه اتنا غرور هے !

هارن بلوئر —

[ایک اُنگلي اُٹها کے بات کرتا هے]

اپنی طاقت پر بهروسه کرنے کو غرور نهیں کهتے - هاں، شرط یه هے کے کافي اسباب هوں -

[جیکمین داخل هوتے هیں]

هل کرایست — بیگم جیکمین صاحبه، مجهے سخت افسوس هے، لیکن آپ خود دیکھ سکتي هیں کہ میں نے کوئي دقیقه کهلے سنے

میں اُتھا نہیں رکھا -

بیگم جیکمین — جي هاں -

[مشکوک انداز سے]

لیکن میں سمجھتي تھي کہ ان پر آپ
کے کہنے کا بھي کوئي اثر نہ هوگا طوطاچشم
هیں بالکل !

هارن بلوئر — کیوں ؟ گھر تو گھر - جیسے یہ گھر
ویسے دوسرا گھر - رها نقل مکان کا صرفہ
سو میں نے پانچ پونڈ دینے کو کہ هي
دیا - اب اس میں بات هي کیا رهي !

جیکمین —

[آهستہ سے]

پانچ پونڈ کي خوب کہي ! پچاس پونڈ
دیں جب بھي هم مکان نہ چھوڑینگے - تین
بچے همارے اسي مکان میں پالے پوسے گئے
هیں اور دو بچوں کو اسي مکان سے هم
دفن کر آے هیں - یہ گھر چھوڑا تھوڑا هي

جاتا ہے ہم سے !

بیگم جیکھین — ہم کو اس مکان سے محبت ہو گئی ہے - اس پر ہماري لو لگی ہے !

ھل کرایست — اور جو کوئي آپ کو آپ کے مکان سے نکالے تو کیا ہو ؟

ھارن بلوئر — یہ کون سي بات ہے ؟ لیکن بڑي ضرورتوں کے آگے چھوٹي ضرورتیں رد کرني پڑتي ہیں - خیر ' اب ہم دس پونڈ دے دینگے اور ایک گاڑي بھي اسباب لے جانے کے لئے بھیج دینگے - اب تو کوئي شکایت کا موقع نہیں رہا - چلئے جھگڑا مٹا لیکن اب آیندہ کچھ گنجایش نہیں ہے -

[جیکھین اور ان کي بیوي ایک دوسرے کي طرف دیکھتے ہیں - ان کے چہرے سے سخت غصہ ظاہر ہوتا ہے - گویا یہ سوال ہے کہ پہلے کون جواب دے]

بیگم جیکھین — مہت پڑے ایسے دس پونڈ پر !

[اپنے خاوند سے]

آپ کیا کہتے ہیں ؟

جیکھین — نام نہ لو! کچھ آج سے ہم لوگ اس
مکان میں رہتے ہیں؟ میں اس مکان
میں آیا جب شادي بھي نہ ہوئي تھی!

ھارن بلوئر — تم لوگ بڑے ناعاقبت‌اندیش ھو۔

ھل کرایست — آپ ان کو لکچر نہ دیجئے! ان
باتوں میں وہ آپ سے کوسوں آگے ھیں!

ھارن بلوئر —

[غصہ سے]

یوں تو میں ایک ھفتہ کي مہلت دے
دیتا لیکن اب اگر ایسي ھي بات ھے
تو اگلے سنیچر تک مکان خالي ھو جانا
چاھئے۔ اگر ایک منٹ کي بھي دیر ھوئي
تو سامان نکلوا کے پھکوا دونگا چاھے پاني
ھي کیوں نہ برستا ھو۔

بیگم ھل کرایست —

[بیگم جیکھین سے]

خیر، میں آپ کا سامان اپنے یہاں منگوا

لونگی - جب تک آپ ہمارے یہاں چلئیے رهئیے - خدا کی خدائی میں کیا وهی ایک مکان هے !

[بیگم جیکمین شکریہ ادا کرتی هے - آنکھوں سے جیسے شعلے نکل رهے هیں -]

جیکمین —

[گھونسہ دکھاتے هوئے]

تم کو شریف کون کہتا هے ؟ بس اب زیادہ غصہ نہ دلاؤ -

هل کرایسٹ —

[آهستہ سے]

جیکمین !

هارن بلوئر —

[مغرور انداز سے]

آپ سن رهے هیں ؟ یہ آپ کے پروردہ صاحب هیں ! لیکن ان کو سمجھا دیجئیے کہ میرے منھ نہ لگیں ، تو نہیں میں ان کو

تھیک هي کر دونگا - میں اِن کو پولیس
کے حوالہ کر دونگا ' درست هو جائینگے -
یہ دھمکي دینا بھول جائینگے ! کوئي
دل‌لگي نہیں ' هم سے بگڑینگے تو بن
جائینگے -

هل کرایست — جیکمین صاحب ' میرے خیال میں
آپ جائیے - اب یہاں تھہرنا بیکار ھے -

[جیکمین دروازہ کي طرف سے چلے جاتے هیں]

جیکمین — خیر خدا چاهیگا تو اس کا نتیجہ آپ
بھي دیکھ لینگے -

[باهر جاتے هیں - بیگم هل‌کرایست بھي ساتھ ساتھ
دروازہ تک جاتي ھے]

هارن بلوئر — خوب ! میں کہتا هوں کیسے بےعقل لوگ
هیں - اپنے فائدہ نقصان کا جیسے احساس
هي غائب ھے - میں نے تو ایسے لوگ
دیکھے هي نہیں -

هل کرایست — میں نے آپ جیسے متمرّد نہیں
دیکھے -

ھارن بلوئر — یا خدا! یہ متمرّد کون بلا ھے - جو
کچھ کہنا ھو صاف کہئیے - یہ بڑے بڑے
الفاظ کي آڑ کیوں لیتے ھیں ؟ اب تو
وہ بیگم صاحبہ جو شرافت کي دیوي
تھیں وہ بھي گئیں -

ھل کرایست — میں آپ سے تو تو میں میں نہیں
کرنا چاھتا ' لیکن یہ طریقہ آپ کا بہت
نفرت انگیز ھے -

ھارن بلوئر — ادھر دیکھئیے - خیر ' آپ کو تو
میں قابل اعتراض نہیں سمجھتا - آپ
اپني شان شوکت اور گتھیا بائي لئے بیٹھے
رھئیے ' لیکن یہیں تک آپ کي حد ھے ؛ اِس
سے آگے بڑھے تو خیریت نہیں - آپ کو
معلوم ھے کہ نہیں کہ یہاں میں اپنے دم
سے نئي روح پھونکنا چاھتا ھوں ؟ میرے
حوصلے بلند ' میري ھمت عالي ' میں
پارلیمنٹ کے لئے امیدوار ھوں - میں
چاھتا ھوں کہ اِس بستي میں ھُن برسے -

اگر آپ مجھ سے اچھي طرح ملینگے تو
میں بھي بھلا آدمي ھوں - آپ نے مجھے
محض پڑوسي کہ کے چھوڑ دیا ھے - میں
آپ کي خاطر نئي چملیوں سے کرنا چاھتا
ھوں - ھاتھ لانا یار، کیوں کیسي کہي!

[ھاتھ بڑھاتا ھے]

ھل کرایست ---

[نظر انداز کرتے ھوئے]

آپ کا یہي مطلب ھے - جب غرض ھوئي
وعدہ کر لیا اور جب موقع ملا وعدہ خلافي
کي!

ھارن بلوئر --- آپ تو اپني ھي دُھن میں ھیں،
آپ ھم سے ملینگے تو ھم سا دوست کوئی
نہیں اور ھم سے عداوت رکھینگے تو ھم سا
دشمن بھی کوئی نہ ھوگا - کھڑکی سے چملی
بہت خراب معلوم پڑیگی - کیوں ؟

ھل کرایست ---

[بہت غصہ سے]

هارن بلوئر صاحب ، اگر آپ یہ سمجھتے هوں کہ جیکمین کے اس معاملے کے بعد بھی میں آپ سے کوئی واسطہ رکھونگا تو یہ آپ کی غلطي ہے - آپ چاهتے هیں کہ آپ ان پر ستم ڈهائیں اور میں مروت کروں - یہ غیر ممکن ہے - خیریت اسي میں ہے کہ آپ جیکمین وغیرہ کو بدستور رهنے دیجئے ورنہ کم سے کم همارا آپ کو همیشہ کے لئے سلام -

هارن بلوئر — خیر ، اس کي تو پروا نہیں ہے - اس میں میرا کیا بگڑیگا - لیکن آپ اپني جگہ پر ذرا پھر سوچ لیجئے - آپ کو ہے گٹھیا اور اسي سے آپ هر بات میں جلدي کرتے هیں - میں ایک بار پھر کهونگا کہ هم سے دشمني آپ کے حق میں اچھي نہیں ہے ، یا آپ هم سے میل کیجئے یا آپ اپنے مکان کي خوبصورتي سے هاتھ دھو ڈالئے -

[موٹر کي آواز سنائي دیتي ہے]

اچھا ہمارا موٹر آ گیا ! میں نے چارلی
اور بہو کو بھیجا تھا کہ سنڈری کا معاملہ
آج طے ہو جائے - یقین ہے کہ بیعنامہ جیب
میں لائے ہونگے - پھر نہ کہئیگا ' آج سے
معاملہ ختم ہونا ہے - میں ذاتی طور سے
آپ کو برا آدمی نہیں سمجھتا - میں تو
جانتا ہوں کہ پرانے چلڈولوں میں آپ سے
بہتر کوئی نہیں ہے - ہاں سوسائٹی میں
البتہ آپ ہم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں -
لے بس آؤ -

[ہاتھ بڑھاتا ہے]

ہل کرایست -- یوں تو خیر کیا ' اگر آپ دس مرتبہ
بھی سنڈری خرید لیں جب بھی ہمارا
آپ کا میل نہیں ہو سکتا - آپ کے ہمارے
طریقے جدا ' انداز قرینے مختلف !

ہارن بلوئر --

[بہت غصہ میں]

اچھا تو یہ کہئے ! خیر معلوم ہوا - اب

میں آپ کو سکھا ھي دوں اور جلدی ھي
سکھا دوں - هوش کي دوا کیجئے آپ گھرے
هوئے هیں' بالکل گھرے هوئے -

[هاتهہ سے آهستہ آهستہ هوا میں جیسے دایرہ
کھینچتا ھے]

آپ هل میں نے خرید هي لیا ھے"
یہاں سب کام پھیلا هوا ھے - لانگ
میڈو کي کوئی بات هی نہیں - سنتری
ابھی ابھي مول هی لے لي ھے - آپ کو
صرف کھیتوں سے معلوم هوا کریگا کہ هم
بھی دنیا میں هیں - سو آپ کے مکان اور
کھیتوں کے درمیان بھي عام سڑک ھے -
شمال کی طرف میں سڑک تک قابض هو
گیا هوں' اور پچھم طرف گھر تک میں
بڑھتا چلا آتا هوں - جب نیا کارخانہ کھلیگا
تو خواہ مخواہ تھیلوں کے آنے جانے کے لئے
راہ بنانی پڑیگی کیونکہ ادھر هی سے سب
مال مسالا جائیگا' جب حال معلوم هوگا!

ابھی بیٹھے بیٹھے مزہ کیا کرتے ہو - کیوں جناب ؟

[مارے غصہ کے ہل کرایست جامہ سے باہر ہے یہاں تک کہ مارے غصہ کے منھ سے آواز نہیں نکلتی - کھڑکی تک بغیر لٹھیا لئے ہوئے چلا جاتا ہے - ڈ'زن باوئر کی طرف پیٹھ کئے کھڑا ہے - اتنے میں دروازہ یکبارگی کھلتا ہے اور آگے جل داخل ہوتی ہے اس کے پیچھے چارلس اور اس کی بیوی کلو اور رولف داخل ہوتے ہیں -

[چارلس خوبصورت سا آدمی - مونچھیں ایسی جیسے اس کی وجاہت میں قرار واقعی ترقی ہو رہی ہے - عمر کوئی ۲۸ سال وسٹکوٹ کے کالر میں سفید حاشیہ -

[چارلس کلو کے بغل میں اس طرح ہاتھ دئیے چلا آ رہا ہے جیسے پلٹ پڑنے سے روکنے کا ارادہ ہو - کلو حسین نو جوان عورت - سیہ چشم - ہونٹ بالکل سرخ جیسے پوڈر لگا ہو - اور لباس مقامی حالتوں کو دیکھتے ہوئے کسی قدر کم حیثیت -

[رولف جو سب سے پیچھے آ رہا ہے - ایک بیس سالہ نو جوان ہے - کشادہ چہرہ اور بھورے بھورے

سهٹ ہال - جل اپنے باپ کے پاس سیدھي دوڑي چلي جاتي ھے - باپ اب تک کھڑکي میں کھڑا ھے - جل کے ھاتھ میں ایک بوتل ھے -]

جل —

[خاص آواز سے]

ابّا جان، میں ٹھیک وھي دوا لائي -
خاص وھي دوا جو بہت فائدہ کرتي ھے -
یہ وھی چیز ابّا جان کہ نہیں؟ آئیں یہ
معاملہ کیا ھے؟

[یہ بات کچھ اس انداز سے کہي گئي جیسے کمرہ کي حالت سے اُس نے تاڑ لیا ھو کہ کچھ جھگڑا ھو رھا ھے - ھل کرایست اپني جگہ یعني کھڑکي کے پاس سے جہاں کھڑا ھے جنبش نہیں کرتا اور وھیں کھڑے کھڑے اشارے سے جواب دیتا ھے - جل اسي کے پاس کھڑي ھو جاتي ھے - کبھي اپنے والد کي طرف گھور کے دیکھتي ھے کبھي ھارن بلوئر کي طرف - اس کے بعد جیسے دونوں کے درمیان میں کھڑي ھو کے باپ سے مخاطب ھوتي ھے - چارلس اپنے باپ کے پاس کھڑا ھو جاتا ھے جو کینہ سے اب تک جوں کا توں کھڑا ھے جہاں سے اُس نے

آخری تقریر کی تھی - کلو اور رولف پس و پیش کے عالم میں آتشدان اور دروازہ کے درمیان کھڑے ھیں -]

ھارن بلوئر — چارلی کہو - بیٹے ، کیا ھوا ؟

چارلس — معاملہ طے نہیں ھو سکا ؟

ھارن بلوئر — نہیں ھو سکا ، کیا معنی ؟

چارلس — بس وہ کہ ھی رھی تھی کہ دو تین ھزار پانسو پر طے ؟؟ کہ اتنے میں ڈاکر پہنچ گیا -

ھارن بلوئر — یہ ڈاکر کہاں سے پھاند پڑا بیچ میں ! کُتا کہیں کا ! ابھی ابھی تو یہاں تھا - اچھا اب میں سمجھا -

چارلس — بس سویٹ پہنچا اور بڑی بی کو علیحدہ لے جا کے کچھ بات چیت کی - اب کیا بات چیت ھوئی یہ مجھے معلوم نہ ھو سکا - لیکن پلٹنے کے وقت بالکل اُلّو کی شکل تھی اور الو سے بھی زیادہ ھوشیار معلوم

ہوتا تھا - بڑی بی نے پہلے تو فرمایا کہ
میں ذرا سوچ لوں پھر سوچنے سے یہ
معلوم ہوا کہ اور باتوں پر بھی غور کرنا
ہے -

ہارن بلوئر — تم نے کہا تھا کہ دام چاہو اسی وقت
لے لو ؟

چارلس — جی ہاں ! قریب قریب انہیں لفظوں
میں کہا تھا -

ہارن بلوئر — پھر کیا کہا ؟

چارلس — کہا کہ زیادہ مناسب یہی معلوم ہوتا
ہے کہ نیلام کر دیا جائے تاکہ کسی کو شکایت
نہ ہو اور یہی باتیں دریافت ہوئیں - وہ
تو بالکل حرص کی تصویر ہے -

ہارن بلوئر — نیلام ! خیر ، اگر ابھی تک بولی
ختم نہیں ہوئی جب تو ہم لے بھی
لینگے - یہ سب اسی مردود ڈاکٹر کی

کارستانی ہے - ھل کرایست سے تو ہم سے
تھن گئی -

چارلس -- میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا -

[وہ ھل‌کرایست کی طرف مخاطب ہونے کو مڑتا ہے
کہ جل آگے بڑھ کے آ جاتی ہے -]

جل --

[چہرہ تمتمایا ہوا - انداز رعب دار بنا کے]

ھارن بلوئر صاحب، یہ کون سی شرافت
ہے ؟

[اس کے الفاظ سن کے رولف بھی آگے بڑھ جاتا ہے]

ھارن بلوئر -- مس صاحب، آپ دونوں فریق کو
سن لیجئے جب کچھ کہئے - یہ یکطرفہ
فیصلہ ٹھیک نہیں -

جل -- اس میں سننا کیا ہے ؟ جب آپ نے وعدہ
کر لیا تھا تو اب اس کے خلاف جیکمین
کو نکالنا بہت بیہودہ بات ہے - اس کا

اور مطلب هي کیا هو سکتا هے ؟

هارن بلوئر — مطلب کیا هو سکتا هے ، بڑے غضب کي بات هے ! میں تو اس دھن میں هوں کہ اس بستي کي حالت کچھ سنبھل جائے اور یہاں ذرا ذرا سي باتوں پر میرے انتظام کو ملیا میٹ کر دینے کی فکرہ هو رهي هے !

جل — اب تک تو میں آپ کی طرف هوکے ابّا جان سے لڑائي لڑتي تھي اب میں باز آئي -

هارن بلوئر — توبہ ، توبہ ! آخر میري بات بھي کوئي سنیگا -

جل — خیر ، اور حالات تو میں نہ جانتي هوں ، نہ جاننا چاهتي هوں لیکن اتنا ضرور کہونگي کہ غریبوں کو گھر سے خارج کرنا بڑي شرم کي بات هے -

هارن بلوئر — خدا کي پناه هے !

رولف — کیوں ابّا جان ' کیا یه باتیں سچ هیں ؟

چارلس — چپ رهو ' رولف ! تم بیچ میں کیوں دخل دیتے هو ؟

هارن بلوئر —

[رولف پر توٹ پڑتا هے]

اچھا ! یه چھوکڑوں کي جماعت هے - ذرا آپ چھوٹے منهه بڑي بات کرنے کو رهنے دیجئے - بڑوں کو معامله طے کرنے دیجئے - آپ لوگ اس کو جانیں کیا جو بیچ میں کترنے لگے -

[ڈانٹ پڑنے سے رولف اپنے هونٹهہ چباتا کھڑا رہ جاتا هے بعد کو سر اُٹھاتا هے -]

رولف — مجھے اس سے نفرت هے کہ ایسے برتاؤ —

ھارن بلوئر —

[گویا زھر اُگل رھا ھے]

کیا ؟ اگر تجکو نفرت ھے تو نکل ھمارے
گھر سے !

جل — یہ تو صاف کہنے کی سزا ھوئی ! ھارن بلوئر
صاحب ، اس میں جامہ سے باھر ھونے کی
کیا بات ھے ؟

ھارن بلوئر — مس صاحب ، آپ نے واجب بات
کہی - آپ کی خاطر سے کہئے مکان میں
رھنے دیا جائے لیکن آیندہ سے اس کو
تمیز سے بات کرنا چاھئے - چلو چارلی
چلیں -

جل —

[بہت نرمی سے]

ھارن بلوئر صاحب ، ذرا......

ھل کرایست —

[کھڑکی کے پاس سے]

جل !

جل — آخر اس سے حاصل ؟ تھوڑی سی تو زندگی
ھے اس میں ھنسنا کھیلنا چاھئے کہ یہ
دنیا بھر کے بکھیڑے مول لینا چاھئے !

رولف — آفریں ! آفریں !

ھارن بلوئر —

[جس کے انداز سے معلوم ھوتا ھے کہ کچھہ سوچنے کے بعد اس کے ارادوں میں پستی آچلی ھے]

دیکھو ، ذرا خیال کرو ، میں اپنے گھر میں
شورش نہیں برداشت کر سکتا - تم کو سمجھنا
چاھئے کہ جس شخص نے اتنی ترقی
کی ھے ، جس نے دنیا دیکھی ھے ، جس
نے جان توڑ کے محنت کی ھے ، اُسے
نیک بد سمجھنے کی بھی تمیز ھے -
اگر نہیں ھے تو خدا کے یہاں اس کا
انصاف ھوگا ، لیکن میں لونڈے لپاڑیوں سے
انصاف نہیں چاھتا —

جل — " خدا " واہ رے " خدا " !

هارن بلوئر —

[جس کو اس سے سخت صدمہ پہنچا ہے]

ھت تیرے کافر شباب کي !

[رولف سے]

آپ بھي تو اسي مرض میں مبتلا ھیں ،
کیوں نہ ھو !

ھل کرایست —

[جو قریب آ گیا ھے]

جل ، خدا کے لئے تم اپني قینچي سي
زبان بند کرو -

جل — میں کیا کروں ؟

چارلس —

[ھارن بلوئر کے ھاتھوں میں ھاتھ دے کر]

چلئے ، دیکھا جائیگا - ھاتھ کنگن کو آرسي
کیا ؟ زبان سے کہنے سے کیا حاصل ؟
عمل سے ثابت کرینگے جو کچھ کہنا ھے -

ھارن بلوئر — اور نہیں کیا ؟

[ڈاکٹر اور بیگم ھل کرایسٹ کھڑکی سے داخل ھوئے]

بیگم ھل کرایسٹ — سب ٹھیک ھو گیا! خدا نے خیر کی -

[سب لوگ آنے والوں کو دیکھنے لگتے ھیں]

ھارن بلوئر — اچھا ' تو یہ کہئے آپ نے اپنا گُتنا للکار دیا؟

[ڈاکٹر کی طرف اُنگلی کا اشارہ کرتا ھے]

بڑا تیز ھے ' واہ شاباش!

بیگم ھل کرایسٹ —

[کلو کی طرف اشارہ کرکے جو سخت پیچ و تاب کے عالم میں کھڑی ھے]

آپ کی تعریف؟

[کلو متعجب ھوکے پلٹ پڑتی ھے اور اس کا بٹوہ کپڑوں پر سے کھسک جاتا ھے -]

ھارن بلوئر — دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ھے ' آپ خوب جانتی ھیں -

جل — امّی جان ' ان کو میں اپنے ساتھ لائی تھی -

[کلو کي جانب کھسک کے اس کے پاس کھڑي ھو جاتي ھے]

بیگم ھل کرایست — کیا ان کو پھر تم اپنے ساتھ لاؤگي ؟

ھل کرایست — سنا جي، تم کو یاد رکھنا چاھئے کہ —

بیگم ھل کرایست — کہ جہاں تک عورتوں کا تعلق ھے اس گھر میں میرا فیصلہ قطعي ھوگا -

جل — امّي جان !

[متحیر ھوکر کلو کي طرف دیکھتي ھے - کلو خود کچھہ کہنا چاھتي ھے لیکن زبان ساتھہ نہیں دیتي اور ایک عجیب انداز سے ڈري ڈري سي کبھي بیگم ھل کرایست کي طرف دیکھتي ھے کبھي ڈاکو کي طرف -]

[کلو سے]

مجھے سخت رنج ھے لیکن خیر دیکھا جائیگا - آؤ چلیں !

[بائیں جانب سے دونوں چلے جاتے ھیں - رولف جلدي جلدي ان کے پیچھے آتا ھے]

چارلس — آپ لوگوں نے همارے گھر کے لوگوں کي توهین کي - کیوں ؟ اس کا اور کیا مطلب هے ؟

[بیگم هل کرایست صرف مسکرا کے رہ جاتي هے]

هل کرایست — میں معافي چاهتا هوں ! واقعي یه قابل افسوس هے ' اور مجھے سخت رنج هے - همارے تمهارے جھگڑوں میں عورتوں کو پڑنے کي ضرورت نہیں هے - اگر همارے تمهارے لڑائي بھي هو جب بھي شرافت کو هاتھ سے نه دینا چاهئے -

هارن بلوئر — باتیں بنانے سے کیا فائدہ ؟ اب همارے تمهاري نوچ کھسوٹ هي هوگي ' دستانے اُتار کے کھلے پنجوں اور ناخنوں سے نوچ کھسوٹ هوگي ایسي ویسي بھي نہیں ! اس کے بعد جس کو خدا دے وہ لے - میں تو کوئي کسر اُٹھا نه رکھونگا - آگے خدا مالک هے - کیوں بے ڈاکر ! اپنے کو بہت هوشیار سمجھتا هے ؟ کُتا کہیں کا ! تو روک سکتا

ھے - سنتری خریدي ھو اور پھو خریدی ھو
جب تو سند! چارلي، آو چلو -

[قریب سے دونوں گزرتے ھیں اور جل دو بارہ کمرہ میں داخل ھو رھي ھے - دروازہ میں آمنا سامنا ھو جاتا ھے -]

ھلکرایست — کہو ڈاکر، کیا حال ھے ؟

ڈاکٹر — سر دست تو ھوا موافق ھے - بڑي بي نے اب
نیلام کي ٹھاني ھے - آگے ٹس سے مس
نہیں ھوتي - کہتي ھے میں دونوں کو ھمسایہ
دونوں کو عزیز جانتي ھوں، کسي سے
بھي مروت نہیں توڑ سکتي - لیکن اگر
سچ پوچھئے تو اس کي نظر روپیہ پر ھے -
باقی خیر صلاح !

جل —

[آگے بڑھتے ھوے]

امّي جان ! اب ؟

بیگم هل کرایست — اب کیا ؟

جل — آپ نے اس خاتون کي توهین کیوں کي ؟

بیگم هل کرایست — میں نے صرف یه کہا تھا کہ
هوا کھانے ساتھ چلي جانا - یه کب کہا
تھا کہ یہاں لے کے چلي آنا ؟

جل — چاهے کسي رئیس کي بیٹي شریف زادي
هي کیوں نه هو ؟

بیگم هل کرایست — بیٹي جل ! اب اس معامله
میں دخل نه دو - همیں کو طے کرنے دو کہ
کس سے هم سے میل رهے اور کس سے
بگاڑ رهے -

[ڈاکٹر کي طرف دیکھتي هے]

بیگم هل کرایست — بوکھلا گئي یا بالکل بدحواس
هو گئي !

جل — امّي جان، آپ تو پہیلیاں بُجھاتی هیں -

اگر آپ کوئي خاص بات جانتي هیں تو
کہتي کیوں نہیں ؟

بیگم هل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

کیوں ! کیا اب کہ هي دوں ؟

هل کرایست — ڈاکر صاحب ، ذرا آپ معاف کیجئیگا !

[ڈاکر سر تعظیم خم کر کے کھڑکي سے باهر نکل جاتا ھے]

جل ، تم کو بڑوں کے سر نہ چڑھنا چاھئے - یہ بات چیت تمھارے منھہ سے اچھي نہیں معلوم هوتي -

جل — ابّا جان ، میں اس کي قایل نہیں - میرا تو همیشہ کے لئے سر نیچا هو گیا - یہ بھي کوئي بات ھے کہ کسي بیچارے نے زبان نہیں کھولي اور آپ توهین پر توهین کئے چلے جا رهے هیں - اگر هارن بلوئر کو

آپ شہدہ کہتے ہیں تو اس برتاؤ کو آپ
کیا کہتے ہیں؟

بیگم ھل کرایست — چھوکری ' کچھ سمجھتي بوجھتي
بھي ھے یا قینچي سي زبان ھي چلتي
ھے؟

ھل کرایست — آخر ماجرا کیا ھے؟ ھارن بلوئر
صاحب کي بہو کا کیا قصہ ھے؟

بیگم ھل کرایست — میں اس وقت کچھ نہیں
کہنا چاھتي وہ کچھ ھی قصہ کیوں نہ
ھو!

[جل کي جانب سخت نگاہ سے دیکھتي ھے اور
کھڑکي سے باھر چلي جاتي ھے -]

ھل کرایست — جل ' تم نے اپني والدہ کو بہت
پریشان کیا ھے!

جل — جي نہیں! ڈاکٹر نے کچھ ماں سے لگائي
بجھائي کی ھے - اسي نے کوئي قصہ گھڑا
ھے - میں تو جب ھي سمجھ گئي تھي

جب چپکے چپکے کانا پھوسی ہو رہی
تھی - میں تو اس ڈاکٹر کو دیکھ خار
کھاتی ہوں ! لفنگا ہے لفنگا۔ اچھا خاصہ !

ہل کرایست — اب تمہاری طرح ساری دنیا تہذیب
کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نہیں ہو سکتی -
بڑے کام کا آدمی ہے ڈاکٹر - جل ' تم کو
اپنی ماں سے معافی مانگنا چاہئے -

جل —

[اپنے بندھے ہوے بالوں کو جنبش دے کے]

ابا جان ' یہ بات نہیں ہے - ایک ذرا سا
بھی آدمی اگر ان کے چکمہ میں آ جاے تو
نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچا دیں - امی
جان تو جب اپنی بات پر آ جاتی ہیں
تو بالکل زہر کی پڑیا ہو جاتی ہیں -
جانا کہ ہارن بلوئر لچّا ہے ' شہدہ ہے '
سب کچھ ہے ' لیکن اس کا مطلب یہ
تو نہ ہوا کہ ہم سب بھی اسی کے ساتھ
ساتھ لچے بن جائیں -

ھل کرایست — تو گویا ھم لوگ بھي شھدپن کرنے
کي صلاحیت رکھتے ھیں ! چلو یہ سند
خوب ملي !

جل — نہیں ابّا جان ' یہ بات نہیں - میں نے تو
صرف اتنا کہا تھا کہ آپ جو چاھے آپ
برتاؤ ھارن بلوئر کے ساتھ کیجئے ' امّي جان
اس کو اچھا ھي کہے جائینگي - اُن کا
خود اور ڈاکر کا تو کہنا ھي کیا ھے !

ھل کرایست — اخّاہ ' آج تو تم نے سنجیدگي اور
متانت کي حد کر دي !

جل — نہیں ' حقیقت یہ —

[اس کي آواز گلو گیر ھو جاتي ھے]

اب تو ذرا میرے ھنسنے کھیلنے کے دن آئے
تو یہ دنیا بھر کي آفتیں آ گئیں - امّي
جان کے غصے کي اگر یہي حالت رھي تو
زندگي زھر ھو جائیگي - اوروں کے ساتھ
پڑکے ابّا جان آپ کو یہ طریقے نہ سیکھنے

چاھئے - آپ کا درد اب کیسا ھے ؟

ھل کرایست -- اچھا ھے - اب تو بہت افاقہ ھے -

جل -- دیکھا ! اس سے تو معلوم ھوتا ھے کہ آپ
کے لئے چاھے دلچسپي کا سامان ھو لیکن
ھماري خدا ھي خیر کرے !

ھل کرایست -- معلوم ھوتا ھے تم سے اور اس کا کیا
نام ھے -- رولف سے -- کچھ ساز باز ھو
چلا - کیوں ؟

جل -- نہیں ، مگر اب اس سے کیا ؟ وہ گھروندا
بن کے بگڑ گیا !

[اپنے ھونٹھ دانت کے نیچے دباتي ھے -]

ھل کرایست -- مجھے تو اس کا ذرا بھي افسوس
نہیں -

جل -- میں کچھ شباب اور عاشقي کے خواب نہیں
دیکھنا چاھتي لیکن بہرحال راہ و رسم
میں کوئي ھرج ھي نہیں سمجھتی - میں
تو چاھتي ھوں کہ دل خوش رکھوں ،

هر چیز سے لطف اُٹھاؤں - لیکن جب هر آدمی منافرت کا وظیفہ پڑھتا هے تو دل خوش رکھنا معلوم ! آپ تو انھیں باتوں میں آلودہ رھنا چاھتے ھیں ' رھی میں سو میں کیا ! میري قسمت میں بھي یہي پریشاني لکھی هے - هماري قسمت پھوٹي هے ! دن رات ' صبح شام ' سوائے نفرت کے اور کوئي خیال هی کسي کے ذهن میں نہیں آتا !

هل کرایست — تم کو اپنے گھر سے تو محبت هے نہیں !

جل — محبت ؟ میں تو اپنے گھر پر جان دیتي هوں -

هل کرایست — یہ بات هے تو خوب یاد رکھنا کہ جب تک اس موذي کو روکا نہ جائیگا اس گھر میں رھنا محال هو جائیگا - چمني ' دھواں هر طرف یہی سامان دکھائی دیگا - درخت سب پتترا هو جائینگے ' خدا کي پناہ ! ذرا خیال کرو وهاں !

[اشارہ کرتا هے]

ذرا سوچو تو !

[اس طرح اشارہ کرتا ہے گویا جیسے اس کو صاف دکھائی دے رہا ہے کہ چمنیاں بلند ہو رہی ہیں اور دھواں نکل رہا ہے -]

میں یہیں پیدا ہوا ' میرے باپ یہیں پیدا ہوئے ' سب ان درختوں اور مرغزاروں کو دیکھ کے جیتے تھے - اور اب یہ جنگلی جانے کہاں سے "ترقی" کا خبط لے کے آ گئے ہیں ! انہیں سنتری کے سبزہزاروں میں میں نے گھوڑے کی سواری سیکھی ' دنیا بھر میں ایسے سبزہزار ڈھونڈھے سے نہیں مل سکتے ' ایک ایک درخت پر میں چڑھا ہوں - ہائے کس منحوس ساعت میرے باپ نے اس کو بیچا ! لیکن اِس دن کی ان کو کیا خبر تھی ! کیا کہیں ! مصیبت بھی ایسے وقت میں آئی جب روپیہ پیسہ کا توڑا ہے -

جل —

[اس کے بازو سے چمٹ کے]

ابّا جان !

ھل کرایست — ھاں کیا ھے ؟ لیکن جتنی محبت ھم کو اس مکان سے ھے تم کو نہیں ھے — کبھی کبھی تو میں خیال کرتا ھوں کہ تم چھوکرے چھوکریاں دنیا میں کسی چیز سے محبت نہیں کرتے -

جل — ابّا جان ! میں تو محبت کرتی ھوں ، ضرور محبت کرتی ھوں -

ھل کرایست — تم تو دیکھ ھی رھی ھو ، اب اس زندگی میں ایسی عمدہ جگہ ایسا پر فضا منظر نصیب نہیں ھو سکتا ، چاھے جو ھو - لیکن بغیر اچھی طرح لڑائی لڑے تو میں اس مکان کو برباد ھونے نہ دونگا -

[اس بات کا احساس کرتے ھوئے کہ اس کے خلاف خیالات کا اظہار ھوگیا اُٹھ کے کھڑا ھو جاتا ھے اور کھڑکی تک ٹہلتا ھوا چلا جاتا ھے ، داھنی جانب مڑ جاتا ھے — جل کھڑکی تک پیچھے پیچھے چلی جاتی ھے اس کے بعد انگڑائی لے کے دونوں ھاتھ بلند کرتی ھے -]

جل — اوھو ! اوھو !!

[پشت پر سے آواز آتی ھے "جل !" — مڑ کے دیکھتي ھے اور حیرت زدہ ھو کے پیچھے پلٹ جاتي ھے اور کھڑکي کے داھنے بازو کا سہارا لے کے کھڑي ھو جاتی ھے ، بائیں طرف سے رولف آتا ھے -]

کون ھے ؟

رولف —

[کھڑکي کے پاس بازو کا سہارا لئے ھوئے کھڑا ھے ']

دشمن ! کلو کے بٹوا کو تلاش کرنے آیا ھوں -

جل — چلے جاؤ ، دشمن ! خیریت نہیں ھے -

[رولف کھڑکي سے نکل آتا ھے اور کلو کا بٹوا جہاں گرگیا تھا وھاں سے اُٹھا لیتا ھے پھر پلٹ کے اسي کھڑکي کے بائیں جانب سہارا لے کے کھڑا ھو جاتا ھے -]

رولف — معاملہ کچھ سلجھتا نظر نہیں آتا ! کیوں ؟

جل — ھے تو ایسا ھي -

رولف — بزرگوں کے گناہ اور پڑیں ھمارے سر ، بھگتیں ھم لوگ !

جلؔ — تین چار پشت تک چھاؤں پڑتی ہے - آخر ابّا جان نے کون سا گناہ کیا ؟

رولف — ایک طرح سے کوئی گناہ نہیں کیا! البتہ یہ سمجھ میں نہیں آتا، اور میں نے تم سے اکثر کہا بھی ہے کہ آخر تم لوگ ہم کو باہری، غیر کیوں سمجھتے ہو ؟ مجھے تو یہ بات کچھ اچھی نہیں لگتی -

جل — لیکن اس میں آپ لوگوں کو یا کم سے کم آپ کے والد صاحب کو تو برا ماننا نہیں چاہئے -

رولف — انسان تو دونوں ہیں - آپ کے والد صاحب بھی اور میرے والد صاحب بھی - وہ بھی تو ہم لوگوں سے وابستہ ہیں - یہ جتنی ترقی ہو رہی ہے آخر کس کے لئے ہو رہی ہے ؟ ہمارے لئے تو - بھلا جیسا برتاؤ تمہاری ماں نے کلو کے ساتھ

کیا ہے ویسا کوئي تمہارے ساتھ کرے تو کیا
ہو؟ اور تمہاري ماں نے ایسے طریقے برت کے اور
لوگوں کے بھي سر پھرا دئے ہیں - کوئي شخص
بھي تو بیچاري کلو سے ملاقات کرنے نہیں آتا -
اور کیوں نہ ہو! میں تو سمجھتا ہوں
یہ حد درجہ ذلیل بات ہے کہ کسي کو
محض اس لئے متروک کر دیا جائے کہ وہ
باھري ہیں یا نو وارد ہیں ' اُن کي حیثیت
کا اندازہ اُن پر نہ چھوڑا جائے بلکہ اُن کی
حیثیت آپ خود اپنے طریقوں سے بنائیں
بگاڑیں -

جل — یہ اس لئے نہیں کہ آپ لوگ نووارد ہیں -
اگر آپ کے والد صاحب شرافت کا برتاؤ اور
لوگوں کے ساتھ کرتے تو اور لوگ بھی اُن
کو شریف سمجھتے -

رولف — یہ کہئے - مجھے تو یقین نہیں آتا - میرے
والد کی قابلیت میں کس کو شک ہو
سکتا ہے ؟ اُن کا خیال ہے کہ اس مقام پر

اُن کا دباؤ لوگوں کو ماننا چاھئے ' بجائے
اس کے ھر شخص خود ان کو دبانے کی
فکر میں ھے - ھاں ' ھر شخص اسی دُھن
میں لگا ھوا ھے - وہ بھی جھلّا جاتے ھیں
اور سونچتے ھیں کہ جس طرح ھو اپنی
بات کی پچ کی جائے - جل ' تم کو تو
انصاف ھاتھ سے نہیں دینا چاھئے - تم
کو تو حق بجانب رھنا چاھئے -

جل ــــ میں بالکل حق بجانب ھوں -

رولف ــــ تم ھی حق بجانب ھوتیں تو پھر کیا
تھا ! ذرا خیال کرو کلو ' ــــ بچاری کلو ــــ اور
چارلی غریب نے کیا قصور کیا ھے ؟ اس
معصوم کی تو جان پر بن گئی ھے - جب تک
چارلی کی شادی نہیں ھوئی تھی جب
تک کا کوئی مضایقہ نہ تھا - والد صاحب
بھی یہ امید نہ رکھتے تھے کہ لوگ ملنے
جائینگے ' لیکن چارلی کی شادی کے بعد
بھی لوگوں کی کنارہ‌کشی ستم ھے -

جل — میں تو جانتی ہوں کہ یہی لطف کی بات ہے -

رولف — کیوں نہ سمجھو! ہو تو آخر اسی دانہ پانی کی پلی ہوئی - تم کو تو میں ان خیالات سے بالاتر سمجھتا تھا -

جل — اور جو کوئی تمھارا گھر مٹی میں ملانے پر آمادہ ہو جائے تو راضی ہو جاؤگے ؟

رولف — میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتا - جیسے ہر چیز دنیا میں بدلتی رہتی ہے گھر کی بھی ہیئت تبدیل ہوتی رہتی ہے - گھر کیا کچھ دنیا کے قاعدوں سے مُستثنیٰ ہے ؟

جل — بہتر ہے! تو تم آکے ہمارا گھر چھین لو -

رولف — ہم لوگوں کی یہ خواہش ہرگز نہیں ہے کہ تمہارے گھر پر قبضہ کر لیں - .

جل — اور یہ جیکمین کے گھر کیوں لئے لیتے ہو ؟ ......

رولف — تو یہ صاف کیوں نہ کہ دو کہ اپنی کہوگی
کسی دوسرے کی نہ سنوگی !

[جانے کے لئے گھوم پڑتا ہے -]

جل — دشمن !

[جب رولف جانے کے قریب ہوتا ہے -]

رولف —

[جاتے ہوئے مڑ کر]

ہاں ، دشمن !

جل — اچھا ، تو آؤ لڑائی کے پہلے ایک دفعہ ہاتھ
تو ملالیں -

[کھڑکی کی بازو سے ہٹ کر دونوں ایک دوسرے کا
ہاتھ بڑے زور سے پکڑ کے دباتے ہیں -]

- پردہ گرتا ہے -

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

ایک بڑے هوٹل میں جہاں چیزوں کی خرید فروخت هوتی هے " بلیرڈ کھیلنے کا کمرہ - مقام دیکھنے میں نہایت عمدہ گو بہت چوڑا نہیں - یہاں نیلام کنندہ اپنا کام کرتا هے - بائیں کو ایک پتلی سی میز اور حاضرین کے رخ کو دو کرسیاں - یہاں نیلام کنندہ بیٹھ کے یا کھڑے هو کے حاضرین کو مخاطب کریگا - میز کے گرد هرے رنگ کے کاغذ کے اشتہارات بکثرت لٹک رهے هیں - مجمع میں عام لوگ بھی هیں اور خریدار بھی - بائیں کو برابر هی میز کے قریب ایک دروازہ هے - پیچھے کی دیوار کے برابر میز کے پشت پر دو اونچی اونچی تپائیاں بڑی هوئی هیں جیسی بلیرڈ کھیلنے کے کمروں میں اکثر دیکھی جاتی هیں - تپائیوں تک پہنچنے کے لئے دو دو زینے هیں - دیوار کے بیچوں بیچ میں دروازہ هے جس میں شاہ بلوط کے تختے جڑے هیں - روشندان سے

ستمبر کے مہینے کی دلخوشکن دھوپ آ رہی ھے – جس وقت پردہ اُٹھتا ھے اسٹیج بالکل خالی ھے – پردہ اُٹھتے ھی ڈاکر اور بیگم ھل کرایست پشت کے دروازہ سے داخل ھوتے ھیں -

ڈاکر — ذرا ان سے ھٹ کے بیٹھنا چاھئے - بیگم صاحب ! ھارن بلوئر اور چارلی کو ذرا دیکھئے -

[حاضرین کے جانب اشارہ کرتا ھے]

بیگم ھل کرایست — تین بجے سے نیلام شروع ھوگا - کیوں ؟

ڈاکر — ٹھیک تین بجے تو خیر کیا شروع کر سکیں گے ؟ یہ لوگ ایسے وقت کے پابند نہیں ھوتے اور صرف "سلٹری" ھی کا تو نیلام ھونا ھے - چھوٹی بیگم صاحبہ کیسا اس لڑکے کے ساتھ تشریف رکھتی ھیں -

[بیگم چارلس ھارن بلوئر کی طرف اشارہ کرتا ھے -]

وہ دیکھئے دروازہ پر - میں اس لونڈے کو

خوب پہچانتا ہوں - میں نے آپ سے سب
حال کہ دیا ہے -

بیگم هل کرایست — ڈاکر ' خوب سمجھ بوجھ لینا -
اگر کوئي غلطي یا غلط فہمي ہو گئي تو
غضب ہو جائیگا -

ڈاکر —

[سر ہلا کر]

بجا ، فرماتي ہیں ' بیگم صاحب ! اس
میں کیا شک ہے ؟ آپ نے غور کیا
ہوگا کہ نیلام دیکھنے کے لئے خدائي بھر کے
بیفکرے جمع ہو جاتے ہیں - جو لوگ بہت
مصروف سمجھے جاتے ہیں وہ بھي نیلام
دیکھنے کے لئے نہ جانے کیسے وقت نکال
لیتے ہیں - آپ چاہے جب دیکھ لیجئے -
ڈیوک کے مختار عام بھي آ دھمکے ہیں -
یہ تو نہ اپني ٹانگ لڑائینگے خواہمخواہ
کو -

بیگم هل کرایست — صاحب کہاں رہ گئے ؟

ڈاکر — وہ کیا صحن میں ہیں - مس صاحب بھي

ساتھ ساتھ ھیں۔ یہیں آ رھے ھیں ۔ اگر مجھ
سے ملاقات ھو گئی جب تو کچھ بات ھی
نہیں ورنہ ان سے کہ دیجئیگا کے جیسے
آخری بولی ھو چکے تو اگر مجھے آگے بڑھنے
کی اجازت ھو تو رومال ناک میں لگا لیں
بس میں آگے بڑھونگا اور جب دوبارہ رومال
ناک میں لگائینگی تو میں سمجھونگا کہ
بس ختم کر دینا چاھئیے ۔ مجھے تو امید
ھے کہ اس کی نوبت ھی نہ آئیگی ۔ ایسا
کیا ھارن بلوئر اپنا روپیہ پھینک دیگا ۔

بیگم ھل کرایسٹ — کہاں تک حد مقرر ھوئی ھے ؟

ڈاکر — چھ ھزار تک ۔

بیگم ھل کرایسٹ — مار ڈالا ! خیر ' خدا حافظ ھے
ڈاکر ' خدا کے نام پر شروع کر دو ۔

ڈاکر — خدا مالک ھے ' بیگم صاحب ۔ میں کلو
بی بی والے معاملہ کو بھی سمجھ لونگا '
کچھ گھبرانے کی بات نہیں ھے ۔ جائینگی

کہاں مجھ سے نکل کے -

[منک کے اشارہ کرتا ھے اپني ناک پر انگلي رکھتا ھے
اور دروازہ تک چلا جاتا ھے -]

[بیگم ھل کرایست دونوں زینوں پر چڑھ کر دروازہ کے
داھني جانب بیٹھ جاتي ھے اور ایک پراني عینک لگا
لیتي ھے - اس کے پیچھے دروازہ سے رولف اور کلو داخل
ھوتے ھیں - بیگم ھل کرایست اس کو چلے جانے کا اشارہ
کرتي ھے اور دروازہ بند کر لیتي ھے -]

کلو —

[زینوں کے قریب روشني میں - بہت معمولي انداز
سے]

بیگم ھل کرایست صاحبہ !

بیگم ھل کرایست —

[جیسے کوئي تعجب نہیں ھوا]

کیا ارشاد ھوتا ھے ؟

کلو —

[دو بارہ]

بیگم صاحبہ !

بیگم هل کرایست -- کیا فرماتي هیں ؟

کلو -- میں نے تو حتي‌الامکان کبھي آپ کي شان میں کوئي گستاخی نہیں کي -

بیگم هل کرایست -- کیا میں نے کبھي کہا ھے کہ آپ نے کوئي گستاخی کی -

کلو — لیکن آپ کا برتاؤ تو ایسا ھے جیسے میں نے آپ کا کچھ نقصان هيؑ کر ڈالا ھے -

بیگم هل کرایست — میں نے تو اپني جان میں ایسا کوئي برتاؤ نہیں کیا - اور سچ پوچھئے تو مجھ سے آپ سے واسطہ هي کیا ھے - آپ اپنے گھر خوش - هم اپنے گھر خوش -

کلو — آپ کے مکان کے خراب هونے میں میرا کوئي قصور نہیں ھے - بھلا مجھے کیا دخل ھے -

بیگم هل کرایست — آپ کو دخل نہیں ھے تو آپ روک تو سکتي هیں - وہ کیا آپ کے میاں صاحب اور آپ کے خسر صاحب تشریف رکھتے هیں -

کلو — میں نے تو بڑی کوشش کي -

بیگم ھل کرایست —

[کلو کي طرف دیکھتے ھوئے]

اچھا ' میں جانتي ھوں ایسے لوگ عورتوں کي باتوں کو خاطر میں نہیں لاتے -

کلو —

[کسي قدر تیز مزاجي سے]

مجھے اپنے خاوند سے محبت ھے - مجھے ...

بیگم ھل کرایست —

[گھور کے اس کي طرف دیکھتے ھوئے]

آخر یہ آپ مجھ سے مخاطب کیوں ھوئیں ؟

کلو —

[درد ناک غمزدہ انداز سے]

اس لئے کہ مجھے خیال ھوا کہ آپ مجھے کم سے کم انسان تو ضرور ھي سمجھینگي -

بیگم هل کرایست -- تو معاف کیجئیگا - اس وقت مجھے نہ پریشان کیجئے تو بہت بہتر ہے -

کلو —

[غضبناک انداز سے بات مانتے ہوئے]

بہتر ہے ' میں دور جاکے اُدھر بیٹھونگي -

[بائیں جانب جاکے زینوں پر سے ہوتے ہوئے بیٹھ جاتي ہے -

[رولف دروازہ سے دیکھتا ہے اور کلو کو وہاں بیٹھے دیکھ کر خود بھي وہیں آ کے بیٹھ جاتا ہے - بیگم هل کرایست پھر ذرا داہنے کو ہٹ کے مطمئن بیٹھ جاتي ہے -]

رولف —

[ایک بار بیگم هل کرایست کي طرف دیکھ کے کلو کے شانے پر جھکتے ہوئے]

اب تو طبیعت اچھي ہے بالکل ؟

کلو — بڑی شدت کی گرمی ہے !

[نیلام کے اشتہار سے پنکھا جھلتی ہے]

رولف — ڈاکر بھی آتے ہیں - مجھے اس شخص سے
نہ جانے کیوں چڑ ہے -

کلو — ڈاکر کہاں ہیں ؟

رولف — وہ کیا بیٹھتا ہے - وہ دیکھو - دیکھا ؟

[کمرہ کی داهنی طرف اشارہ کرتا ہے]

کلو —

[اپنی جگہ پر سمت کے دیکھتی ہے]

اچھا ، وہ ہے -

رولف —

[غیر متوجہ انداز سے]

وہ اس کے پاس دوسرا کون ہے جو ادھر
ہی ٹکٹکی لگائے ہے -

کلو — معلوم نہیں کون ہے ؟

[اشتہار نیلام ذرا بلند کر کے پنکھا جھلتی ہے اور اپنا
منھ بالکل آڑ میں کر لیتی ہے -]

رولف —

[کلو کی طرف دیکھ کے]

کیوں کیسی طبیعت ہے ؟ پانی منگواؤں
تھوڑا سا ؟

[کلو کے اشارہ پر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے]

[جب دروازہ پر پہنچتا ہے تو ہل کرایسٹ اور
جل داخل ہو رہے ہیں - ہل کرایسٹ اپنے خیالات
میں محو پاس سے گزر کے اپنی بیوی کے پاس بیٹھ
جاتا ہے -]

جل — خوب رولف ' خوب ہم لوگوں کو نکلوانے کے
لئے آئے ہیں ! کیوں ؟

رولف —

[زور دے کے]

جی نہیں ' میں کلو کے علاج کے لئے پریشان
ہوں - اُن کی طبیعت اچھی نہیں ہے -

جل —

[کلو کی طرف کنکھیوں سے دیکھ کے]

یا خدا ! اُن کو تو یہاں آنا ہی نہ تھا -

[رولف کوئي جواب نہیں دیتا اور باهر چلا جاتا هے ۔]

[جل پہلے کالو کي طرف دیکھتي هے پھر اپنے والدین کي جانب نگاہ کرتي هے جو دهیمي آواز میں کچھ بات چیت کر رهے هیں' اور اپنے والد کے بغل میں بیٹھ جاتی هے جو کسي قدر ایک طرف کو هٹ کے لڑکي کے لئے جگہ خالی کر دیتا هے -]

بیگم هل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

کیوں ڈاکر تم کو دیکھ رها هے ؟

[هل کرایست اشارہ سے هاں کرتا هے]

وقت کیا هے ؟

هل کرایست — تین بجنے میں ۳ منٹ باقي هیں -

جل — کیوں ابّا ! پاؤں تو آج رہ رہ گئے - توبہ ! توبہ !

هل کرایست — اُف !

جل — امّی جان! آپ کا کیا حال ہے ؟

بیگم ھل کرایست — مجھے تو کچھ نہیں معلوم
ہوتا -

جل — ھارن بلوئر کي برتنوں سے بھري ھوئي گاڑی
راستہ ھي میں ملي تھي - یہ تو شگون
ہوا !

بیگم ھل کرایست — کچھ پگلي تو نہیں ھو گئي -
نادان کہیں کي !

جل — اچھا ان کو سلپت چرخہ کو دیکھئے ! ابّا
جان، میرا ھاتھ پکڑ لیجئے -

بیگم ھل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

آپ کے پاس رومال ہے کہ نہیں ؟ رومال
ضرور ھاتھ میں رکھئیگا -

ھل کرایست — میں چھ ھزار سے آگے نہیں بڑھ
سکتا - جانتي تو ھو کہ جو پیسہ بھي آئیگا

قرض هي سے آئیگا - اور زیادہ آئیگا کہاں
سے ؟ جایداد میں گنجایش بھي تو نہیں -

[اپنے کوٹ کے اندر جیب میں هاتھ ڈالتا هے اور
رومال کا ایک ٹکڑا باهر نکال لیتا هے]

چل — اخّاہ ! مس مُنذز بھي آ گئیں - ابھي ابھي
تو آئي هیں - کیسي بڈھي مکڑي هے کہ
واہ ! واہ !! واہ !!!

بیگم‌هل کرایست — آئي هیں اپني طبیعت خوش
کرنے - میں کہتي هوں جتني رقم یکمشت
دي جاتي هے وہ نہیں لیتي هے ، کہتي هے
میں بےلوث هوں - بےلوث نہیں خاک هے !

هل کرایست — تو اس میں کیا ! جتنا زیادہ مل
سکے لینا چاهتي هے ، اس میں اس کا
کوئي قصور نہیں هے - یہ انسان کي فطرت
هے - بات چیت هونے سے پہلے میں بھي
اسي طرح سونچتا تھا - یہ ڈاکر کے اُدھر
کون بیٹھا هے ؟

جل — کیا ؟ کہاں ؟ کیسا پوھن ہے !

بیگم ھل‌کرایست —

[آپ ھي آپ]

ہے تو - کیا کہتا ہے ؟

[ایک نظر کلو پر ڈالتي ہے - کلو اپنی جگہ پر مغموم بے حس و حرکت بیٹھی ہے اور آھستہ آھستہ اشتہار نیلام سے اپنے منھہ پر ھوا دے رھي ہے -]

[اپنے خاوند سے]

ذرا جائیے ، یہ خوشبو کی شیشي کلو کو دے دیجئے -

ھل کرایست —

[شیشی ھاتھہ سے لے کر]

شکر خدا کا ! دل میں درد تو آیا -

بیگم ھل کرایست — میرے دل میں ، میں تو ....

جل —

[تیز نگاہ سے اپنی ماں کي طرف دیکھہ کے اور خوشبو کي شیشی ھاتھہ سے چھین کے]

میں دے دونگی -

[شیشي لئے کلو کے پاس تک جاتی هے]

اک ذرا سا مزاج مفرح کر لیجئے - آپ کے
جسم کا تو جیسے خون هي اُڑ گیا -

کلو ---

[تعجب سے]

جي -نہیں ' میري طبیعت اچھي هے -
آپ نے بڑي عنایت کي -

جل --- جي نہیں ' نہیں کیا معني ؟ آپ کو
خوشبو لینی هوگي -

[کلو لے لیتی هے]

ذرا یه اشتہار میں دیکھ سکتي هوں ؟
آپ کا کچھ هرج تو نه هوگا ؟

[اشتہار لے کے خوب غور سے دیکھ رهي هے -
کلو نے اپنا منھ اپنے هاتھوں سے چھپا لیا اور خوشبو کي
شیشي بالکل منھ کے سامنے کر لي هے -]

بڑي گرمي هے ' کیوں ؟ میرے خیال

میں یہ شیشي آپ اپنے پاس رهنے دیجئے -

کلو —

[اپني سیاه آنکهوں سے بیچیني سے اِدهر اُدهر تاکتے هوئے]

رولف پاني لینے گئے هیں -

جل — آپ واپس کیوں نهیں جاتیں ؟ آپ کا اراده تو آنے کا بهي نه تها ' یه بات کیا هوئي ؟

[کلو سر هلاتي هے]

خیر ' یه لیجئے پاني بهي آپ کي خاطر سے آ گیا !

[اشتهار کلو کو دے دیتي هے اور راه میں رولف کے پاس سے ..ر اُتهائے هوئے گزرتي هے -

[بیگم هل کرایست جو کلو ' جل ' ڈاکر اور اس کے دوست کو برابر دیکهه رهي هے ' هاتهه کے اِشارے سے کچهه پوچهتي هے لیکن نا موافق جواب ملتا هے -]

چِل — ابّا جان! کیا وقت ہے ؟

ہل کرایست —

[گھڑي دیکھ کے]

۳ منٹ آگے ہیں ۳ بج کے!

جل — غضب خدا کا! آے ہے!

ہل کرایست — جل!

جل — بڑي غلطي ہوئي، میرے منھ سے کیا نکل گیا ؟ توبہ! اے لو وہ آ گیا - وهي ہے نہ ؟ خدا سمجھے!

بیگم ہل کرایست — اُش ش! .... خاموش!

[نیلام کنندہ بائیں جانب سے آتا ہے اور سیدھا میز پر جاتا ہے - آپ کي لمبائي چوڑائي برابر ہے - پستہ قد، چہرہ سرخ سپید - صورت سے بہت معمولي آدمي معلوم ہوتا ہے - بال چھوٹے چھوٹے ترشے ہوئے گویا . سر پر ٹوپي رکھي ہے اور مونچھیں بھورے رنگ کي کتري ہوئي، بڑي بڑي گھني بھویں - نگاہ تیز - آپ دیکھ نہ پائیں اور وہ آپ کو سر سے پاؤں تک دیکھ لے - اپني غرض

سے بے سبب مسکراتا ھے جیسے مسکراتے کو دل سے کوئی تعلق ھی نہیں ھے – جب بولی میں کمی ھوتی ھے تو گویا اس کے دل پر چوٹ لگتی ھے جس سے معلوم ھوتا ھے کہ انسانیت سے بالکل عاری نہیں ھے – ھر ایک سے اشارہ بازی کرتا ھے – پیلا بھورے رنگ کا کوٹ پہنے ھوئے – ویسٹ کوٹ بھی ھے جس کا کوئی بٹن بند نہیں ھے – گرا ھوا کالر اور سیاہ و سفید رنگ کی ٹائی خاص قطع سے باندھے ھوئے، ادھر وہ اپنے کاغذات یکجا کر رھا ھے اُدھر ھل کرایست کا خاندان خوب جم کے بیٹھ گیا ھے – کلو نے پانی پیا اور پھر تکیہ کے سہارے بیٹھ گئی – شیشی اپنی ناک کے پاس لگائے ھوئے – رولف کسی قدر آگے بڑھ کے بیٹھا ھے اور برابر جل پر نظر جمائے ھوئے ھے – ایک مختار بھی نیلام کنندہ کے پاس ھی میز پر ڈٹ گیا ھے –

نیلام کنندہ —

[میز پر کھٹ کھٹ کرکے]

آپ حضرات معاف فرمائیں - اگر میں جناب کی پوری طور پر خدمت سے معذور رھوں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا ھے کہ آج صرف ایک ھی جایداد نیلام

ھوگیي - نمبر ۱ مندرجہ اشتہار نیلام یعني سنٹرَي ڈیپ واٹر - نمبر ۲ کا نیلام بالفعل ملتوي کر دیا گیا ھے - نمبر ۳ یعني بڈ کاٹ کا نیلام آئندہ ھفتہ میں ھوگا - اس کا کیا پوچھنا ھے ' کیا کہنا ھے ! تمام کانوے کي پیرش میں اس سے بہتر مکان یا کاشت مشکل سے ھوگیي - اُس وقت بڑي خوشي سے وہ جایداد آپ لوگوں کي خدمت میں پیش کي جائیگي -

[ایک مرتبہ پھر اشتہار نیلام کو بغور دیکھتا ھے گویا حاضرین کو پچھلي تقریر سمجھنے کا پورا موقع دیتا ھے -]

تو جناب والا ' جیسا میں نے ابھي التماس کیا ھے آج صرف ایک ھي جایداد نیلام ھوگیي - نمبر ۱ مالکانہ حقوق - کیا کہنا ھے ! بے لگائے باغ لگے ھوئے ھیں ! ساري زمین منجانب خدا ھي چمن بني

ھوئي ھے ! زمین ھے ' کاشت کیجئے تو سونا
اُگل دے - اور مکان بنانے کے لئے تو
اِس سے بہتر زمین خیال میں بھي نہیں
آ سکتي - سڈنتري ڈیپ واٹر لاجواب جایداد
ھے ! تو جناب ' جیسي نمبر ۱ جایداد ھے
ویسا ھي نمبر ۱ مجمع بھي ھے - واہ !
واہ !! واہ !!!

[اپني خاص طرز سے مسکراتا ھے]

تینوں جایدادوں کا دام ایک ھي جایداد
میں آ جائیں جب تو بات ھے ! آپ حضرات
معاف فرمائیں میں خود شرایط نیلام آپ
صاحبان کي خدمت میں پیش کر دوں -
مسٹر بلنکارڈ آپ کو سنائینگے - آپ کو
زیادہ زحمت نہ دي جائیگي - بہت ھي
مختصر شرایط ھیں -

[خود بیٹھ جاتا ھے اور دو مرتبہ میز کو کھٹکھٹاتا
ھے -]

[مختار عام کھڑے ھوکے شرایط نیلام پڑھ کے سناتا

ھے – آواز وہ کہ کوئي نہ سن سکے - جیسے ھي شڑایط نیلام پڑھنا شروع کرتا ھے چارلس ھارن بلوئر پشت کے دروازہ سے داخل ھوتا ھے – ایک ذرا تھہر کے اِدھر اُدھر اور خاص طور سے ھل کرایست خاندان کو دیکھتا ھے اور مونچھوں پر تاؤ دیتا ھوا اپني بیوي کے پاس ھي جا کے بیٹھہ جاتا ھے –]

چارلس — کلو، کیا مزاج کچھہ ناساز ھے ؟

[اتنا سنتے ھي کلو یکبارگي چونک پڑتي ھے اور تمام حاضرین اس کا چہرہ بآساني دیکھہ لیتے ھیں –]

اُدھر سے اِدھر چلي آؤ - اُن لوگوں سے دور رھنا ھي بہتر ھے -

[ھاتھہ کے جھٹکے سے وہ ھل کرایست خاندان کي طرف اشارہ کرتا ھے کلو تیز نظر سے حاضرین کے داھنے جانب دیکھہ کے نگاہ پھیر لیتي ھے -]

کلو — نہیں، بہت اچھي طرح ھوں - اس جگہ پر بڑي گرمي ھے !

چارلس --

[رولف سے]

تم یہیں رهنا ۔ کلو کا مزاج اچھا نہیں هے - میں واپس جاؤنگا -

[رولف سر هلاتا هے]

[چارلس دروازہ کے پاس واپس جاتا هے - واپسي کے وقت هل کرایست خاندان کے لوگوں کي طرف نگاہ ڈالتا هے -- بیگم هل‌کرایسٹ یہ تمام حرکات بجو کي طرح دیکھہ رهي هے -- جیسے هي مختار عام عبارت شرایط نیلام ختم کرتا هے اور بیٹھہ جاتا هے ویسے هي چارلس دروازہ سے باهر چلا جاتا هے --]

نیلام کنندہ --

[کھڑا هوتا هے اور میز پر کھٹ کھٹ کرتا هے]

جناب ' ملاحظہ فرمائیں - ایسي نایاب جایداد ایسي بیش قیمت زمین روز روز بازار میں نہیں آتي !

[اپنے ایک دوست سے جو سامنے هي کھڑے کچھہ بات چیت کر رهے هیں]

کیا فرمایا جناب نے؟ سچ ہے - سچ ہے -
تمام ڈیپ واٹر میں اس سے بہتر جایداد
تو نہیں ہے - جناب اسپائیسر صاحب،
میں تو خوب جانتا ہوں - چپہ چپہ سے
واقف ہوں - اس زمین کو دیکھ کے فرشتوں کے
منھ میں پانی بھر آتا ہے - پاس پڑوس
کیسا لاجواب! زیادہ تعریف کرنے سے کیا
فائدہ؟ آپ صاحبان کو کہاں تک زحمت
دی جائے! حاضر ہی ہے اور آپ خود ملاحظہ
فرما سکتے ہیں! پانی کی کوئی کمی
نہیں! درخت ایک سے ایک بڑھ کر — کوئی
کسی قسم کی روک نہیں! کوئی سیر
قبضہ داری کا بکھیڑا نہیں! آج خریدئے کل
جو چاہے کیجئے - نگینے کی طرح جڑی
ہوئی ہے - بس آپ لوگ یہ خیال فرمالیں
کہ ڈیوک صاحب اور ہل کرایسٹ صاحب
کی ریاست کے درمیان جو یاقوت جڑا ہوا
ہے اسی کو سنٹری کہتے ہیں!

[مسکراتے ہوے]

آیر لینڈ سے مراد نہیں ہے اسی سنتری
کا تذکرہ ہے - تمام ملک میں اس زمین
کا جواب نہیں ہے - شریفوں کے لئے بے حد
موزوں ہے - اور یہ تو آپ لوگ بھی جانتے
ہیں اور میں بھی عرض کر چکا کہ ایسی
جایداد روز روز نہیں بکتی -

[ھارن بلوئر کی طرف بائیں کو دیکھتا ہے]

اس میں سونا چاندی جو کچھ نکلے
سب آپ ہی کا ہے - سونے چاندی سے
زیادہ قیمتی تو وہاں کی مٹی ہے - تو
اب کتنے سے شروع ہو؟ بولی شروع کتنے
سے بھی ہو مضایقہ نہیں - ہاں! اب چلئے
مہربان! تشریف لائیے - دو سو ایکڑ زمین!
عمدہ زمین! کاشت باغ چراگاہ مکان بنانے
کے لئے لا جواب موقع! تمام ملک میں
بس ایک ہی جگہ ہے - جو چاہئے بنائیے -
تو بس اب سرکاری بولی!

اسپایسر -- دو ہزار!

نیلام کنندہ —

[مسکراتے ہوئے]

ہاں ! آپ کا نقصان نہیں ہے ! خوب ' دو
ہزار ! ارے دو ہزار تو ایک مرتبہ سیر کرنے
کے دام ہیں ! ڈیوک کی زمین بھی مات
ہو جائیگی ' کچھ خبر ہے ؟

[ہارن بلوئر کمرہ کے بائیں جانب سے]

پانچ سو -

اچھا دو ہزار پانچ سو ! آداب عرض ہے - تو
اب دو ہزار پانسو !

[اپنے ایک دوست سے جو اسی جگہ کھڑا ہے -]

کہئے جناب سینڈی صاحب ! کیا سر کھجا
رہے ہیں ؟ بس اتنے ہی میں سر کھجانے
لگے !

[ڈاکر کی بولی داہنی جانب سے]

پانچ سو -

اور پانچ سو ' اچھا تین ہزار - ایسی ایسی
بے نظیر جایداد کے لئے کل تین ہزار ! کیا

یہ ریاست آپ لوگوں کو پسند نہیں ہے؟
کیا؟ ذرا ہمت سے!

[کچھ دیر سکوت رہتا ہے]

جل — ابّا جان! کتنے کی بولی ہے اس وقت؟

ھل کرایسٹ — آخری بول ڈاکر کی ہے -

نیلام کنندہ — کل تین ہزار!

[ھارن بلوئر]

تین ہزار پانسو!

[ھارن بلوئر کی جانب]

کیوں یکبارگی چار ہزار کہہ دوں؟

[بیچ میں سے ایک شخص بولی بولتا ہے]

خیر، مجھے کچھ نہیں، میں سو ہی
سو بڑھاؤنگا - تین ہزار چھہ سو!

[ھارن بلوئر]

سات سو -

اور سات سو - اچھا تین ہزار سات سو!

[حاضرین کو جانچتے ہوے ٹھہر جاتا ہے]

جل — یہ کتنے کي بولي هوئي ؟

هل کرایست — هارن بلوئر تھے - بیچ میں ڈیوک صاحب هیں -

نیلام کنندہ — آیئے حضرات ! تمام دن یوں هي گزرا جاتا ھے - اب چار هزار اعلان کرتا هوں میں -

[ڈاکر]

شکریہ ! اب ذرا رنگ پر آچلا ھے سودا -

[بیچ میں سے ایک صاحب]

اور ایک سو - اچھا ، چار هزار ایک سو !

[هارن بلوئر]

چار هزار دو سو -

[ڈاکر سے]

آپ کي طرف سے ؟ اچھا ، چار هزار تین سو ! غور کرنے کي بات ھے ! ایسي زمین ایسي جایداد دوسري نہیں ھے - ایک علاقہ ھے پورا ! پورے داموں جائیگي یہ ریاست !

ایسي جایداد کے تو جو کچھ بھي دام
لگیں کم ھیں -

[مسکراتا ھے]

[ھارن بلوئر]

چار ھزار پانسو !

[بیچ میں سے ایک بولي]

اور چھ سو !

[ڈاکر]

سات سو

[ھارن بلوئر]

آٹھ سو ! کیا فرماتے ھیں ؟ نو سو ؟

[بیچ والے صاحب سُن کھینچے جاتے ھیں -]

والے صاحب سون کھینچے جاتے ھیں -

[ڈاکر]

نو سو !

[ھارن بلوئر]

پانچ ھزار ! خوب ! خوب ! اب معاملہ آیا

ھے ڈھنگ پر! پانچ ھزار — پانچ ھزار!۔

[ٹھہر جاتا ھے اور مختار عام سے کچھ باتیں کرنے لگتا ھے —]

ھل کرایست — اب تو بھر گئے!

نیلام کنندہ — حضرات! یہ جایداد پھینک نہیں دینگے ھم - کل پانچ ھزار! توبہ ' آدھے دام بھي تو نہیں آتے ھیں -

[ڈاکر]

پانچ ھزار ایک سو -

[ھارن بلوئر]

دو سو!

[ڈاکر]

تین سو - پانچ ھزار تین سو! کیا کہا آپ نے ؟ پانچ ھزار پانچ سو!

[اپنے اشتہار نیلام کو دیکھنے لگتا ھے]

جل —

[کسي قدر پریشان ھو کر]

ابّا جان' یہ تو دشمن ھو گیا ' کمبخت!

نیلام کنندہ — اب پھر ایسا موقع هاتھ نہیں
آ سکتا - بقول شاعر

"جو کوئي آج نہ پائیگا
سو چیگا پچھتا ئیگا"

کیوں جناب پانچ هزار چھ سو؟

[ڈاکر]

پانچ هزار چھ سو -

[هارن بلوئر]

سات سو -

[ڈاکر]

آتھ سو - پانچ هزار آتھ سو پونڈ ! اب
کچھ دام آئے هیں لیکن ابھي بڑي کسر
ھے -

[کچھ دیر کے لئے خاموشي — نیلام کنندہ اپني
کامیابي پر خوش هوتا ھے اور اپني پیشاني سے پسینہ
پونچھتا ھے -]

جل — یہ بولي تو هماري تھي ، کیوں ابّا ؟

هل کرایست —

[سر هلاتا هے - جل رولف کي جانب نظر اُٹھا کے دیکھتي هے - رولف کا چهرہ تمتما گیا هے - کلو نے جنبش نہیں کي - بیگم هل کرایست اپنے خاوند کے کان میں کچھہ کہہ رهي هیں -]

نیلام کنندہ — آخري بولي پانچ هزار آٹھہ سو پونڈ ! جاتا هے مال جاتا هے ! پانچ هزار آٹھہ سو پر جاتا هے ! آئیے حضرات آئیے ! نہیں جاتا هے موقع هاتهہ سے ! آداب عرض !

[هارن بلوئر]

پانچ هزار نو سو -

اور ؟

[ڈاکر]

چهہ هزار -

چهہ هزار ، چهہ هزار ! ارے ، سنتری — سارے جوار کي جان — کل چهہ هزار پر ! کوڑیوں کے مول لٹي جاتی هے ! چهہ هزار پر ! غضب خدا کا !

هل کرایست —
[بڑبڑاتے هوئے]
بہت کم دام؟ غضب هے!

نیلام کنندہ — چھ هزار سے کچھ اوپر؟ تشریف لائیے! حضرات آئیے - کیا بس؟ اب کچھ گنجایش نہیں هے؟ ذرا همت سے کام لینے کی ضرورت هے - چھ هزار پونڈ! تو اب ختم هوتا هے - چھ هزار — ایک!
[میز پر کھٹ کھٹ کرتا هے -]
چھ هزار — دو!
[میز پر کھٹ کھٹ کرتا هے -]

جل — اے لو، اب مل گئی -

نیلام کنندہ — چھ هزار ایک سو؟ کیوں جناب؟
[هارن بلوئر]
چھ هزار ایک سو -

[مختار عام کچھ کہتا هے اور نیلام کنندہ کا شانہ پکڑ لیتا هے جس کے جواب میں نیلام کنندہ صرف سر هلا دیتا هے -]

بيگم هل كرايست — ذرا آپ كهكهار ديجئے -

[هل كرايست كهكهارتا هے - ناک پر رومال ركهتا هے -]

نيلام كننده — چهه هزار ايک سو!

[ڈاكر]

دو سو -

[هارن بلوئر]

تين سو -

چهه هزار تين سو!

[ڈاكر]

چار سو -

چهه هزار چار سو پونڈ - چهه هزار چار سو پونڈ! ايسي مطلوب خلايق جايداد كل چهه هزار چار سو ميں لٹ رهي هے بالكل!

[خاموشي طاري هے -]

بيگم هل كرايست — لٹ رهي هے!

نیلام کنندہ -- چھ ہزار چار سو !

[ھارن بلوئر]

پانسو -

[ڈاکر]

چھ سو -

[ھارن بلوئر]

سات سو -

[ڈاکر]

آتھ سو -

[بیچ میں خاموشي – اس وقفہ میں بائیں جانب دروازہ سے ایک شخص مختار عام کو بلاتا ھے اور کچھ بات چیت کرتا ھے –]

ھل کرایست —

[بڑبڑاتے ھوئے]

بس اب اگر اتنے میں بولي نہیں ختم ھوتي میں آگے نہیں پڑھتا -

نیلام کنندہ -- چھ ہزار آتھ سو ! چھ ہزار آتھ سو — ایک !

[میز بجاتا ھے]

چھ، ھزار آٹھ سو — دو !

[میز بجاتا ھے]

اب ختم ھوتي ھے بولي - یہ جایدادوں
کي سرتاج جایداد جاتي ھے !

[ھارن بلوئر]

نو سو -

آداب عرض! نو سو - چھ ھزار نو سو پونڈ !

جل — ارے بابا !

[ھل کرایست نے رومال نکالا]

بیگم ھل کرایست —

[کانپتے ھوئے لہجہ میں]

چھوڑنا نہیں -

نیلام کنندہ — کیا میں سات ھزار کہوں ؟

[ڈاکر]

سات ھزار -

بیگم ھل کرایست —

[کان میں کچھ کہتي ھے]

رومال اندر رکھو - ڈاکر نہ دیکھنے پائے -

نیلام کنندہ — سات ہزار پونڈ ! ختم ہوتی ہے بولی
سات ہزار پر ! سات ہزار — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ہے]

سات ہزار — دو !

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

[ہارن بلوئر]

ایک سو -

سات ہزار ایک سو !
آداب عرض !

[ہل کرایست پھر رومال ناک میں لگاتا ہے - جل کے گلے سے آواز نہیں نکلتی - اپنی جگہ پر پیٹھ کے بل بیٹھ جاتی ہے - اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینہ پر باندھ لیتی ہے - بیگم ہل کرایست اپنا رومال اپنے منھ پر پھیرتی ہے' اور بےحس و حرکت بیٹھ جاتی ہے - ہل کرایست بھی بالکل پتھر کی مورت بنے بیٹھے ہیں -

[نیلام کنندہ نے نیلام کی بولی روک دی' اور مختار سے بات کر رہا ہے جو اپنی جگہ پر واپس آیا ہے -]

بیگم ہل کرایست — دیکھ رہے ہیں تماشہ ؟

جل -- جمے رهنا ' ابّا جان - اب جمے رهنا -

نیلام‌کنندہ — تو جناب ' اب سنڈري کے دام سات هزار ایک سو پہنچ گئے هیں ' اور مجکو اگر زیادہ دام نہ آئے تو اتنے پر بھي بیچنے کی اجازت هے ' اتنے دام بھي خیر بہت اچھے تو نہیں هیں لیکن غنیمت هیں -

[اپنے دوست مسٹر اسپایسر سے]

کیوں ؟ گھماسان دام هیں ؟ آپ تو خوب سمجھتے هیں -

[مسکراتا هے]

اچھا ' تو کون سات هزار دو سو کي بولي بولیگا ؟ ایں ' کوئي نہیں ؟ میں کسي کو مجبور نہیں کر سکتا - سات هزار ایک سو — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا هے]

سات هزار ایک سو — دو !

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا هے]

[جل گلے سے ایک عجیب دردناک آواز پیدا کرتي هے]

ہل کرایست —

[عجیب غریب بھرائي ہوئي آواز سے]

دو سو -

نیلام کنندہ —

[تعجب کرکے اور گھوم کے ہل کرایست کے اشارہ کا انتظار کرتے ہوے]

شکریہ ! شکریہ !! سات ہزار دو سو -

[نیلام کنندہ گھوم کے ہل کرایست اور ہارن بلوئر دونوں پر نظر دوڑاتا ہے]

حضور کا کیا حکم ہے ؟

[ہارن بلوئر]

تین سو -

[ہل کرایست]

چار سو -

سات ہزار چار سو !

[ہارن بلوئر]

پانچ سو -

[ھل کرایسٹ]

چھہ سو -

سات ھزار چھہ سو -

[وقفہ]

حضرات ! یہ دام معمولي اچھے ھیں ، لیکن ایسي نایاب جایداد کے نایاب دام بھي ھونے چاھئیں - بڑي گنجائش ھے اس جایداد میں !

[ھارن بلوئر کي جانب]

کیا آپ نے آٹھ ھزار کہے ؟ آٹھ ھزار ! اب جاتی ھے جایداد آٹھ ھزار میں !

[ھل کرایسٹ]

آٹھ ھزار ایک سو -

[ھارن بلوئر]

دو سو -

[ھل کرایسٹ]

تین سو -

[هارن بلوئر]

چار سو -

[هل کرایست]

پانچ سو -

آٹھ هزار پانچ سو ! آٹھ هزار پانچ سو ! هیرے
کي کان آٹھ هزار پانچ سو میں !

[اپنی پیشاني سے پسینہ پونچھتا هے]

جل ---

[کان میں]

غضب هوا !

[آهستہ سے]

ابّا جان ! غضب هو گیا -

بیگم هل کرایست --- اب تو میرا خیال هے کہ ختم
کرنا چاهئے ، آخر کوئي حد بھي هے ؟

نیلام کنندہ --- آٹھ هزار پانچ سو --- ایک !

[میز پر کھٹ کرتا هے]

آتھ ہزار پانچ سو — دو !

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

[ہارن بلوئر]

چھہ سو -

[ہل کرایسٹ]

سات سو -

آپ کیا فرماتے ہیں ؟

[ہارن بلوئر]

آتھ سو -

ہل کرایسٹ — نو ہزار -

[بیگم ہل کرایسٹ اپنے ہونتھ دانت سے چباتے ہوے خاوند کی طرف دیکھتی ہے لیکن وہ بالکل محو ہے]

نیلام کنندہ — اس لاثانی عجیب و غریب عمدہ جایداد کے کل نو ہزار ! اتنے دام تو ڈیوک صاحب دے دینگے اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کا مکان ہی دب جائیگا - سنتری ڈیپ واتر نو ہزار میں ! نو ہزار — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ہے -]

نو ہزار — دو !

[میز پر کھٹ کرتا ہے -]

جل —

[بہت آہستہ سے]

اپنی بولی !

ایک آواز —

[حاضرین کی جماعت میں دور سے]

اور پانچ سو -

نیلام کنندہ —

[متعجب ہوکر اور ہاتھ آواز کی جانب پھیلا کر]

پانچ سو ! نو ہزار پانچ سو ! نو ہزار
پانچ سو !

[ہارن بلوئر کی جانب دیکھ کے]

آپ کیا فرماتے ہیں ؟

[کوئی جواب نہیں -]

[مختار عام نیلام کنندہ سے کچھ بات چیت کرتا
ہے]

بیگم هل کرایست —

[سر گوشی کرتے ہوے]

ڈیوک صاحب ہونگے! وہي معلوم ہوتے
ہیں -

هل کرایسٹ —

[اپني پیشاني پر هاتهہ پهیرتے هوے]

خیر، اس میں بهي کچهہ هرج نہیں هے -
یہہ بچہ تو خاموش هوئے کسی طرح!

غیلام کنندہ —

[هل کرایسٹ کي جانب دیکهتے هوے]

نو هزار پانچ سو؟

[هل کرایسٹ سر هلاتا هے]

نو هزار پانچ سو! سنٹري اور ڈیپ واٹر
کے لئے نو هزار پانچ سو — ایک!

[میز پر کهٹ کرتا هے]

نو هزار پانچ سو — دو!

[میز پر کهٹ کهٹ کرتا هے]

[ٹهہر جاتا هے اور هارن بلوئر اور هل کرایسٹ کي
جانب دیکهتا هے]

اب آخري مرتبه —— نو هزار پانچ سو !

[میز پر کهٹ کهٹ کرتا هے]

[آخري بولي بولنے والے کي جانب دیکھتے هوے]

مسٹر اسمالي ، بهت خوب !

[نهایت اطمینان سے]

آخري بولي ختم ـ نیلام بهي ختم !

[نیلام کنندہ اور مختار عام مصروف هو جاتے هیں ـ
اور بهیڑ چهٹني شروع هو جاتي هے ـ]

بیگم هل کرایست —— اسمالي ؟ اسمالي ؟ یه کون
صاحب هیں ؟ کیا یه ڈیوک صاحب کے
مختار عام هیں ؟

[اپنے خاوند سے]

هل کرایست ——

[گویا سوتے سے جاگ کر اور اس تمام جوش
و خروش کے بعد اصلي حالت پر آتے هوئے]

کیا ؟ کیا ؟

جل —— بهت خوب ، ابّا جان ! آپ نے خوب مقابله
کیا !

هل کرایست — توبہ ! مجھے تو ڈبوھي دیا تھا
ظالم نے - مگر بڑي خیر ھوئي کہ ڈیوک
صاحب آڑے آ گئے !

بیگم هل کرایست —
[رولف اور کلو کي جانب دیکھتي ھوئي جو جانے
کو تیار کھڑے ھیں -]

اے لو ' وہ تو پاس ھي کھڑے ھیں - دیوار
گوش دارد - یہ ڈاکر کہاں غائب ھو گیا ؟
ذرا ڈاکر کو ڈھونڈو -

[اتنے میں نیلام کنندہ اور مختار صاحب کاغذات
لے کے بائیں جانب سے چلتے نظر آتے ھیں - هل کرایست
خوب ھاتھہ پھیلاکے انگڑائي لیتے ھیں جیسے نیستي
اُتار رھے ھیں - پشت پر کا دروازہ کھلتا ھے اور
ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے -]

ھارن بلوئر — بڑے دام بڑھا دئے ! بولي تو خوب
بولے ' لیکن تہ کو نہ پہنچ سکے - چوک
گئے ' دوست !

هل کرایست — خیر ' آخري بولي نو هزار کي میري

ھي رھي جس کے بعد ڈیوک صاحب کے
نام ختم ھوئي - پھر بھي شکر ھے خدا کا
کہ سنتري ایک بھلے آدمي کے ھاتھ بکي -

ھارن بلوئر — ڈیوک ؟ ھا ھا ھا ھا ! یہ تو ایک ھي
ھوئي - جناب ھوش کي دوا کیجئے - نہ
سنتري ڈیوک کے ھاتھ لگي نہ کسی بیوقوف
کے ھاتھ لگي - سنتري میرے ھتھے چڑھ
گئي !

ھل کرایست — کیا ؟

ھارن بلوئر — یار ! مجھے تمھارے لئے افسوس ھے -
یہ باتیں تم جیسے پرانے چنڈول نہیں
جانتے - غضب کے دام ھیں ! لیکن تمھاري
ضد کي وجہ سے مجھے دینے پڑے - اور
جب میں عمارتیں بناؤنگا جب اس کي
کسر نکلیگي -

ھل کرایست — تو کیا وہ آخري بولي آپ کي تھي ؟
یہ مطلب ھے !

ہارن بلوئر — بے شک! یہي مطلب ہے میں نے تو
پہلے ھی کہا تھا کہ میرے منھ نہ لگو -
تم نے نہ مانا - آخر بول گئے - اب سمجھے
کہ اب بھي نہیں سمجھے ؟

ھل کرایست — یہ تو سفلہ‌پن کي چال ہے -

ہارن بلوئر —

[گویا زہر اُگلتا ہے]

کیا لفظ آپ نے استعمال کیا تھا ؟ نوچ
کسوٹ ، چھین جھپٹ ، تو اب اس میں
کیا ؟ ہماري تمہاري نوچ کھسوٹ ہو رہي
ہے - ھل کرایست صاحب !

ھل کرایست — کیا کہوں ! اس بڑھاپے کو دعا دیجئے
نہیں تو —

[گھونسہ باندھتا ہے]

ہارن بلوئر — ہاں ، ہاں ! اب گھونسہ بازي کي تو
نہ آپ کي عمر ہے نہ ہماري - یہ کام تو
اب لڑکوں کے ذمہ چھوڑ دینا چاھئے -

[رولف اور جل کی طرف دیکھتا ہے - اور رولف کی
طرف دفعتاً انگلی اُٹھاتا ہے]

خبردار! جو اب اُس لونڈیا سے مخاطب
ہوئے، میں نے تم کو خوب سمجھ لیا ہے -
اور آپ جناب، مس صاحب، آپ ذرا
میرے بچے پر نظر عنایت ہی رکھئے تو
بہتر ہے -

جل ---

[اپنے جذبات چھپاکے]

ابّا جان، اس حرامزادے سے خدا سمجھے!
کس قدر ذلیل باتیں کرتا ہے -

ہل کرایسٹ --- بیٹھ جاؤ -

[جل بیٹھ جاتی ہے اور ہل کرایسٹ جل اور
ہارن بلوئر کے درمیان میں آ جاتا ہے]

یہ تو آپ نے بڑی بے ایمانی سے پالا مارا

ہے - لیکن کچھ فائدہ اُٹھائیگا تو معلوم
ہوگا - یہ سب کچھ سہي لیکن قانون تو
آپ کو میری جائداد غارت کرنے کي اجازت
نہ دیگا -

هارن بلوئر — ذرا مزاج کي باگ روکے ہوئے ' تھامے
ہوئے ! اب تو آ گئے ہو پھندے میں - اب
لٹکا دیا ہو تو سہي !

بیگم هل کرایست —

[یکبارگي]

هارن بلوئر صاحب ! یاد رکھنا چاہ کن را
چاہ درپیش -

هل کرایست — کیوں جي !

بیگم هل کرایست —

[مخاطب نہیں ہوتي]

اور پھر هم لوگوں کے برتاؤ کي بھي کوئي
شکایت نہ کرے - هم سے جو کچھ بن پڑیگا
تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے ساتھ اُٹھا

نہ رکھیں گے ، اور شکایت کی کیا بات ہے ،
کچھ کنبہ قبیلے کے تھوڑا ہی ہو ؟ یہی
تو میں بھی چاھتا ہوں - آپ کے کنبہ
قبیلے سے باھر لیکن آپ کے چاروں طرف گھیرے
ہوئے - اب ڈیپ واٹر سے آپ کے قدم اُکھڑتے
ہیں ، اب اپنا بوریا بدھنا سنبھال
رکھئیگا - چھ مہینہ میں صفایا ہے بس !
میری بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے اور
جوار بھی پاک ہو جائے --

[اب سب فرش پر برابر کھڑے ہیں]

کلو —

[ایک دم سے بیگم ہل کرایست کے پاس آکے]

بیگم صاحب ، یہ آپ کی نمک کی شیشی
حاضر ہے -

[خسر سے]

کیا آپ لوگ .... ؟

ہارن بلوئر —

[سب کی جانب یکے بعد دیگرے دیکھتے ہوئے]

اب بھي میں تم سے کہتا ھوں کہ یہ آپ لوگوں کا میري بہو کے ساتھہ برتاؤ ھي سبب ھے کہ جو میں نے یہ جایداد خریدي ھے - میري بہو! جیسے آپ کي بہو ویسے میري بہو - اور مجھہ سے کوئي پوچھے تو وہ آپ سے لاکھہ درجہ اچھي ھے - آپ لوگوں نے میرے مزاج کا پارہ چڑھا دیا ھے -
کلو! خیر یہ تمہاري شرافت ھے کہ کسي بات کا خیال نہیں کرتي ھو - آؤ چلو -

بیگم ھل کرایست — خیریت اسي میں ھے کہ اب مصالحت ھو جائے -

ھارن بلوئر — اپنا کام دیکھئے ' اس جھگڑے میں نہ پڑئے -

بیگم ھل کرایست — بہتر ھے -

ھل کرایست — سنا جي! اِن معاملوں میں تم نہ پڑو ' یہ ھم ھي لوگ ٹھیک کر لینگے -

[رولف سے]

آپ نوجوان اپنے باپ کي اس چالبازي کو
کیا کہتے هیں ؟

[جل رولف کي طرف دیکھتي هے - رولف کچھ کہنے
هی کو هے کہ هارن بلوئر بیچ میں بول اُٹھتا هے]

هارن بلوئر — میري چالبازي ؟ آپ کي کیا رائے
هے ؟ میرے لڑکے کو مجھ سے لڑانے کي
کوشش چالبازي نہیں هے ؟ کیا بڑي شریف
حرکت هے ؟

جل —

[رولف سے]

کیوں ؟

رولف — میں نہیں کہتا ، لیکن —

هارن بلوئر — چالبازي ؟ چپ رہ ، پلّا کہیں کا !
مسٹر هل کرایست نے بھي اپنے کارندہ سے
بولي بلوائي میں نے بھي اپنے کارندہ سے
بولي بلوائي - هاں فرق صرف اس قدر رها
کہ اُن کے کارندہ نے بولي شروع کي اور

میرے کارندہ نے ختم کی - اس میں
چالبازی کا کیا ذکر ؟

[ہنستا ہے]

ہل‌کرایسٹ — اب کوئی صورت نہیں ہے - ہم لوگوں
کی دنیا ہی دوسری ہے -

ہارن بلوئر — ہم تو خداوند کریم سے دعا ہی کرتے
ہیں کاش ایسا ہو تو پھر کیا کہنا ! کلو ،
آؤ چلیں - اور رولف ، تم بھی چلے آؤ ،
پیچھے پیچھے - چھ مہینہ کے اندر اندر
چمنیاں لگ کے موٹر لاریاں دوڑنے لگیں
تب تو بات ہے !

بیگم ہل کرایسٹ — ہارن بلوئر صاحب ، اگر آپ نے
عمارت ....

ہارن بلوئر —

[بیگم ہل کرایسٹ کی جانب دیکھتے ہوئے]

عجیب مذاق ہے ! یعنی چار ہزار سے کم کی
جایداد کے نو ہزار پونڈ دام بھی دلوائے

اور نیکی کی اُمید بھی رکھتے ھیں - میں
کھٹملوں کی طرح مسل دونگا اگر موقع
سے ھاتھ آ گئے - آداب عرض ! خدا حافظ !

رولف — ابّا جان !

جل — ابّا جان - اس نالایق کی بد زبانی تو دیکھئے
ذرا -

ھل کرایست — میرا بھی آداب عرض !

[ھارن بلوئر آنکھ پھیلا کے ھل کرایست کے نیم تبسم
چہرہ کی طرف دیکھتا ھے - اور کلو کا ھاتھ پکڑ کے
قریب قریب کھینچتے ھوئے بائیں جانب کے دروازے تک
لے جاتا ھے - لیکن کھلے ھوے دروازہ میں ڈاکٹر اور ایک
اجنبی کھڑے ھیں - وہ دروازے سے ھٹ جاتے ھیں
اور کلو قریب قریب زمین پر آ رھتی ھے]

ھارن بلوئر — آیں ، آیں ! کیا ، بات کیا ھے ؟

کلو — جانے کیا بات ھے ! آج طبیعت بہت خراب
ھے -

[بڑی کوشش سے اپنی حالت سنبھالتی ھے]

بیگم هل کرایست —

[اسي دوران میں اجنبي اور ڈاکٹر سے آنکھوں آنکھوں میں کچھه اشارہ کرتي ھے]

هارن بلوئر صاحب ' عمارت بنائیںگا تو آپ جانئیںگا - پھر همارا قصور نه دیجئیںگا -

هارن بلوئر —

[بات کرنے کے لئے گھوم پڑتا ھے]

یه جو آپ اپنے کو بہت هوشیار چلتا - پرزہ سمجھتے هیں تو ابھي کسي دھن کے پکے سے پالا نہیں پڑا - اور میں نے تمام عمر اسي میں گزاري ھے - یه بال دھوپ میں نہیں سفید کئے هیں - مجھے آپ دھمکاتے هیں کہ یه هوگا وہ هوگا - اس کا میرے اوپر گدّا بھي نہیں پڑتا - تمہارے خاوند نے مجھے اژدر کا لقب دیا ھے - اب میں یوناني - لاطیني تو جانتا نہیں هوں لیکن میں نے لغت دیکھي ھے تو اس کے معني اژدھا کے هیں - اور اب جب اژدھا هونے

کي بدنامي هي هے تو تم جیسوں سے ڈرنا
کیا ؟ اب رخصت دیجئے -

[کلو کو آگے کھینچ لیتا هے اور دونوں دروازے سے جلدي سے
نکل جاتے هیں - پیچھے پیچھے فوراً هي رولف هو لیتا هے]

بیگم هل کرایست — ڈاکر ' تم نے خوب کام کیا -

[ڈاکر کے پاس تک چلي جاتي هے جہاں بائیں
کو اجنبي بھي موجود هے - ان میں بات چیت هوتي
هے -]

جل — ابّا جان ' غضب هو گیا !

هل کرایست — اب تو سنگ آمد سخت آمد -
جو کچھ هو هنسي خوشي جھیلنا هی هے -
غارت هوا بزرگوں کا مکان اور کیا ؟ کمبخت
اس کو ستیاناس کر کے چھوڑیگا - یه بزرگوں کا
مکان اس کا پاانداز هوکے رهیگا - ارے توبه '
جي چاهتا هے سر پیٹ لوں !

جل —

[اشارہ کرکے]

دیکھئے کلو بي‌بي پھر بیٹھ گئیں - ابھي

ابھي تو ایسا معلوم ھوا کہ غش پہ غش
چلے آ رھے ھیں - معلوم ھوتا ھے کہ اُس
میں کچھ بھید ھے - اس کا راز ڈاکر کو
ضرور معلوم ھے اور اس اجنبي کو بھي اس
معاملہ میں کچھ دخل ضرور ھے - ذرا
امّي جان کو تو دیکھئے ' اُن سے پوچھئے تو
آخر معاملہ کیا ھے ؟

ھل کرایست — ڈاکر !

[آگے آگے ڈاکر پیچھے پیچھے بیگم ھل کرایست آتي ھیں]

آخر یہ ھارن بلوئر کي بھو کا کیا معاملہ
ھے ؟ یہ معمہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا -

ڈاکر — معمہ تو کوئي نہیں -

ھل کرایست — آخر کچھ تو -

ڈاکر — جانے دیجئے - آپ کو اس سے کیا واسطہ ؟

ھل کرایست — آخر میں بھي تو کچھ سنوں - کیا
بھید ھے آخر ؟

بیگم ھل کرایست — جل، تم باھر جاؤ - ھم لوگ آتے ھیں -

جل — امّي جان! بھلا یہ کون سي بات ھے! مجھے یہ فضول باتیں نہیں پسند -

بیگم ھل کرایست — یہ لڑکیوں کے سننے کي باتیں نہیں ھیں -

جل — ڈھکوسلے مجھے نہیں بھاتے - روز تو میں اخبار پڑھتي ھوں -

ڈاکٹر — بہر حال آپ کو ھٹ جانے ھي میں کیا عذر ھے؟

بیگم ھل کرایست — کیا آپ اپني لڑکي کو ......

جل — ابّا جان، مجھے نہیں پسند آتیں یہ بیکار کي باتیں - میري اِتّي اِتّي تو بچّوں کي ماں ھوتي ھیں!

بیگم ھل کرایست — میں کچھ تیري طرح واھي ھوں؟

جل — کیا اس میں کچھ، جھوت هے ؟

هل کرایست — کیا ؟ — کیا ؟

[ڈاکر اس کے قریب داهنے جانب جاتا هے - اور کچھ چپکے کان میں کہتا هے]

یه بات !

[پهر ڈاکر کچھ چپکے چپکے کہتا هے]

بیگم هل کرایست — سچ مچ !

جل — غضب هو گیا ! یه کیا هوا ؟ — چاهے جو کچھ هو !

بیگم هل کرایست — کسي کام کي نه رهیگي -

جل — اس کے پہلے کیا هو چکا هے ؟

بیگم هل کرایست — اس سے کیا بحث هے؟ یه پوچھو کہ اب کیا هوگا جو اصل چیز هے -

هل کرایست — آخر تمهیں کیسے معلوم هوا ؟

ڈاکر —

[اجلبي کي طرف اشارہ کر کے]

میرے دوست تو خود درمیاني تھے -

ھِل کرایست — میرے تو ھوش اُڑ گئے سن ھي کے
جیسے جي کھتا ھوگیا !

بیگم ھل کرایست — میں تو کھتي تھي کہ آپ نہ
سنیں تو بھتر ھے -

ھل کرایست — ذرا اپنے دوست صاحب کو بلانا تو
اِدھر -

[ڈاکٹر کے اشارے سے اجنبي بھي ان میں شامل
ھو جاتا ھے]

کیا واقعي یہ صحیح ھے ؟ کچھ سمجھ
میں نہیں آتا !

اجنبي — بےشک ! ذرہ برابر فرق نہیں ھے - مجھے
خوب یاد ھے ' جب تو اُس کا نام تھا —

ھل کرایست — رھنے دیجئے ! رھنے دیجئے ! آپ کا
شکریہ ! لیکن ھے بڑے افسوس کي بات !
دشمن کا دشمن ھو جب بھی عورتوں کي
اھانت کسي طرح روا نہیں ھے - اس کا
کسي سے ذکر نہ ھو !

[جل اس کے بازو میں چمٹ جاتی ھے]

بیگم هل کرایست — اگر هارن بلوئر نے تمیز سے کام لیا ' جب تو کسی کو کان و کان خبر بھي نه هوگي ' نہیں تو پھر زبان بلند کیسے کي جا سکتي ھے ؟

هل کرایست — نہیں ' نہیں ! مجھے تو یه بات پسند نہیں آتي - رذیل طریقه ھے ! نابدان میں اینٹ مار کے سوائے اپنے اوپر چھینٹ آنے کے اور کیا ھے ؟

بیگم هل کرایست — اور هارن بلوئر همارے ساتھ کون شرافت کا طریقه برتتا ھے ؟ آپ تو جیسے فرشتوں کي سي باتیں کرتے هیں ! هم کہیں چاھے نه کہیں ' لوگوں کو ویسے هي معلوم ھے - اور اگر نہیں بھي معلوم ھے تو اب معلوم هو جانا چاهئیے - اب جو کچھ بھي هو ' اب تو اکسیر هاتھ آ گئي ھے ' اور اس کا استعمال بھي ضرور هوگا -

جِل -- اب کیا دیر ھے؟ اب جو دینا چاھئے - ابّا
جان، اب جو دینا چاھئے -

ڈاکر -- ایک دھمکي میں تو حواس جاتے رھینگے -
جے، پي، -- گرجا گھر -- حلقه کے آیندہ
ممبر صاحب --

ھل کرایست --

[ذرہ اشتباہ کے انداز سے]

بھئي، بات یه ھے کہ کسي عورت کا راز
جان کے پھر اس کا گلا کاٹنا ....
مجھ سے تو نه ھو سکیگا!

بیگم ھل کرایست -- جو کوئي چکمه دے کے ایسے ھي
تمھارے لڑکے کو پھانس دیتا تو کیا اِن
باتوں کے جاننے کي کوشش نه کرتے؟

ھل کرایست --

[پریشان ھو کر]

دیکھا جاتا - جب دیکھا جاتا!

بیگم ھل کرایست — کم سے کم اس خیال سے تو ضرور ھے کہ وقت پڑے پر اور کچھ نہ ھوگا تو اپنے لڑکے کی مدد تو کرتے -

ھل کرایست — ھاں ' یہ ھو سکتا ھے -

بیگم ھل کرایست — تو اب گویا یہ تو آپ بھی کہتے ھیں کہ ھارن بلوئر سے کھیلنے میں کوئي ، ھرج نہیں ھے - اب یہ بات جاننے کے بعد وہ کیا کرینگے — اس سے ھم کو کیا بحث ھے ؟

ھل کرایست —

[ڈاکر اور اجنبي سے ساتھ ھي ساتھ]

یہ بھي کچھ آپ لوگوں نے غور کیا کہ اس قسم کي اھانت کے لئے فوجداري میں کتنا سنگین مقدمہ ھو سکتا ھے ؟

اجنبي — یہ تو بال کي باندھي بات ھے - شک و شبہہ کا کیا ذکر ھے - ابھي ابھي تو آپ نے حال دیکھا ھي ھے -

ھلُ کرایست — ھاں ، دیکھا ھے -

[پھر بدل کے]

نہیں ، میں تو نہیں پسند کرتا -

[ڈاکٹر نے اجنبي کو ایک دو قدم علیحدہ لے جا کے
کچھہ بات چیت شروع کي]

بیگم ھل کرایست —

[ذرا نیچي آواز سے]

اور ھمارا گھر جو غارت ھوا جاتا ھے ! خوب ،
باپ دادوں کي بات خوب رکھي ھے آپ
نے !

ھل کرایست — لیکن کسی عورت کا پاؤں درمیان
میں ڈالنا اچھا نہیں معلوم ھوتا -

بیگم ھل کرایست — ھم کیوں عورت کو بیچ میں
ڈالتے ھیں ؟ اس کي ذمہ‌داري اگر کسي پر
ھوگي تو ھارن بلوئر پر -

ھل کرایست — کیوں ؟ اسي کے راز کا تو ھم لوگ
سہارا لے رھے ھیں -

بیگم هل کرایست —— میں صاف صاف کہے دیتی ہوں
مجکو هارن بلوئر سے کہ لینے دو، نہیں
تو میري زبان میرے بس میں نہیں ھے -
خدا کي مار! ایسي ایسي عورتیں پڑوس
میں! توبہ، توبہ!

جل —— ابا جان! اب یہ آمي نہیں ماننے کي هیں -
یہ بھي اب اسي پر اُتر آئي هیں -

هل کرایست —— جل، تم خاموش هي رهو - کیا
مصیبت کا سامنا ھے! سمجھ میں نہیں
آتا کرنا کیا چاهئے!

بیگم هل کرایست —— اب تو اس کا یهي علاج ھے -
اپني خاطر نہیں ھے، میري خاطر سے،
هم لوگوں کي خاطر تو ضرور ھے - جب
ذرا غور کیجئیگا تو معلوم هوگا کہ اس کے
کیا فائدے هیں -

جل ——

[آهستہ سے]

اب تو ٹھن گئي سو ٹھن گئي -

بیگم هل کرایست ---

[سخت غصہ سے]

بکو نہیں ' چل -

هل کرایست --- میں نے عورتوں کو ستانا نہیں سیکھا- میں اس کا اهل هي نہیں - پھر آخر کیا مهنہ دکھاؤنگا ؟

بیگم هل کرایست ---

[بہت غمزدہ هوکر]

خیر ' تو جانے دیجئے -

هل کرایست --- کیوں ' اس کا آخر کیا مطلب ؟

بیگم هل کرایست --- تو مجھ سے جس طرح استعمال کرتے بنیگا اپنے طور پر اپني معلومات استعمال کرونگي -

هل کرایست ---

[اس کي طرف گھورتے هوئے]

یہ کیا ؟ میري مرضي کے خلاف ؟

بیگم هل کرایست — هاں میں تو اپنا فرض سمجھتي
هوں -

هل کرایست — اگر میں صرف هارن بلوئر سے کہنے
کي تجویز پسند کر لوں —

بیگم هل کرایست — بس میں تو صرف یہي چاهتي
هوں -

هل کرایست — تو بس اس سے زیادہ نہیں ' اور
دیکھو یہ فرض ورض کا دھوکا مجھے دو
نہیں - میں یہ ڈھونگ جانتا هوں - میں
اگر راضی هوا تو صرف اپني جان بچانے
کے لئے -

بیگم هل کرایست — یہ ڈھونگ کس کو کہتے
هیں ؟

جل — ڈھونگ ڈھونگ کو کہتے هیں ' آمي جان '
اور کس کو کہتے هیں ؟

هل کرایست — تو هارن بلوئر سے آگے بات نہ بڑھنے
پائے ؛ خوب سمجھ لینا -

بیگمؔ هل کرایست -- یہ مانا -

جل — روکنے سے بات رکیگي ؟

بیگم هل کرایست — جل ، تم باز نه آؤگي اپني شرارت سے ؟

هل کرایست -- جل ، تم میرے ساتھ آؤ -

[پشت کے دروازے کي طرف پھرتا هے]

جل — آمي جان ، مجھے معاف کیجئے - لیکن نوچ کھسوت تو هے هي پھر هے کہ نہیں ؟

بیگم هل کرایست -- جل ، تم سمجھتي هو کہ میں بات صاف صاف سیدھي سیدھي کہتي هوں ، صاف بات سوچتي هوں - تم خود قائل نه هو جاؤ تو کہنا - یه کیا میں جانتي نہیں هوں کہ هارن بلوئر کي طرف اور اپنے لوگوں کي طرف میں کوڑي مُہر کا بل هے - لیکن هم کو تو یہاں رهنا هے - یہ لوگ تو چلتي پھرتي چھاؤں هیں - آج یہاں ، کل وهاں -

جل —

[خلاف مزاج ستایش کے انداز سے دیکھتے ہوئے]

آمي جان! تم سے بس حد ہے -

هل کرایست — جل !

جل — آتي هوں ، ابا جان! چلي آتي هوں-

[وہ پلٹتی هے اور دروازہ کي جانب دوڑ جاتي هے - یہ لوگ باهر چلے جاتے هیں - بیگم هل کرایست تن کے سیدھي هو کے فخریہ انداز سے انگڑائي لیتي هے -]

بیگم هل کرایست — ڈاکر !

[ڈاکر آتا هے]

میں ان کو آج هي ایک خط لکھ دیتي هوں - ایسے الفاظ میں لکھونگي کہ کل آتے هی بنے گی - بس کل سویرے یہیں هونگے - کل گیارہ بجے تم مع اپنے دونوں مہمانوں کے پڑھنے کے کمرے میں آ جاؤ-

ڈاکر —

[سر هلا کے اقرار کرتا هے]

آج تو ساتھی کو بھی تار دے رہے ھیں -
کل ان کو بھی لے آئینگے لیکن بالکل
ٹھیک تو نہیں کہا جا سکتا -

[بیگم ھل کرایست کھٹ پٹ کرتي ھوئي باھر چلي
جاتي ھے]

ڈاکر —

[اشارہ کرتے ھوے اجنبی سے کہتا ھے]
ھمارے حضور پر تو بس شرافت ختم ھے -
اتنی ضرورت سے زیادہ شرافت ھی کیا ؟
لیکن اُن کو پوچھتا کون ھے ؟ سبز گھوڑي
تو ٹھیک ھے ! ھنري کو تار دے دو - میں
مختاروں کے پاس جاتا ھوں - میں نے
اس ارنا بھینسہ سے سنتري واپس نہ لے
لي تو ھم کاھے کے ! یہ ھارن بلوئر —
[اپني ناک پر انگلي رکھتا ھے]
تگني ناچ نچاؤں جب تو بات ھے - اب
تو پھنسے ھیں !

پردہ گرتا ھے

دوسرا سین

اُسي شام کو ساڑھے سات بجے کلو کا خاص کمرہ نہایت خوشنما – دیواروں پر کوئي تصویر نہیں ھے – صرف دو بڑے آئینے لگے ھیں – نہایت امیرانہ مسہري – پردے پڑے ہوئے – بائیں جانب آتشدان سے بیچوں بیچ کے کسي قدر داھنے جانب ایک دروازہ جو اندر کي جانب کھلتا ھے – داھنے جانب آگے بڑي کھڑکي جس میں تُوت کے کواڑے آئینہ جڑے ہوئے – دائیں جانب نیچے کو کچھ ھٹے ہوئے ایک لکھنے کي میز – برقي روشني ھو رھي ھے –

کلو چائے پینے کے وقت کي ڈھیلي ڈھالي نفیس پوشاک پہنے ہوئے – بالکل ساکت زرد مسہري کے ایک سرے کے پاس کھڑي ھے – ھونٹھ کھلے ہوئے ھیں – اور بالکل سامنے اس طرح دیکھ رھي ھے جیسے بھوت پریت نظر آ رھے ھوں – بالکل آھستہ سے دروازہ کھلتا ھے اور ایک عورت کا چہرہ دکھائی دیتا ھے – آنے والي کلو کي نظر بچا کے جھانکتي ھے اور یک بارگي غائب ھو جاتي ھے – دروازہ

بھي بند ہو جاتا ھے – کلو اپنے ھاتھ اُٹھاتي ھے اپني آنکھیں ھاتھوں سے بند کر لیتي ھے – پھر ھاتھ چھوڑ دیتی ھے اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگتي ھے – دفعتاً دروازہ کھٹکھٹاتا ھے – جھٹ سے وہ اپني چارپائي پر جاکر لیٹ جاتي ھے اور آنکھ بند کرکے چت پڑ جاتي ھے –

کلو —

[ضعیف آواز سے]

آؤ، اندر چلي آؤ -

[اس کي خادمہ اندر چلي آتي ھے – دبلي پتلي ستے ھوئے بدن کي عورت جس کي عمر کا صحیح اندازہ لگانا دشوار ھے – کالي پوشاک پہنے ھوئے – وھي جس نے پہلے جھانک کر دیکھا تھا –]

کیا ھے، انا ؟

انا — کیا خاصہ پر تشریف نہ لے جائینگي ؟

کلو —

[آنکھیں بند کئے ھوئے]

نہیں -

آنا — یہاں کچھ لے آؤں ، حضور ؟

کلو — ایک بسکٹ اور ذرا سي شامپین (شراب)
لے آؤ -

[خادمہ جو مسہري اور دروازہ کے بیچ میں کھڑي مسکراتي هے – کلو بڑي پھرتی سے اس کي مسکراهٹ دیکھ لیتي هے –]

کیوں مسکرائیں کیوں ؟

آنا — میں مسکرائي ؟ نہیں تو !

کلو — تم مسکرائیں نہیں ؟

[غصہ سے]

بھولي نہ بنو - تم کو مجھ پر هنسنے کي تنخواہ ملتی هے ؟

آنا —

[بے حس]

نہیں حضور ! ذرا سا تیل سر میں ڈال لیجئے -

کلو — اچھا — نہیں - کیا فائدہ ؟

[اپنا سر هاتھ سے پکڑ کے]

" میرے سر کا درد نہ جائیگا ۔

آنا — تو آرام کیجئے ۔ لیٹی رہئے ۔ اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ۔

کلو — گھنٹوں تو ہو گئے لیٹے لیٹے !

انا —

[اپنی خاص طرز سے مسکراتی ہوئی]

اور کیا ؟

کلو —

[مسہری پر اُٹھ کے بیٹھ جاتی ہے اور جیسے ہمت کرکے]

انا ، اس سے کیا فائدہ ۔ آخر کیوں ؟

آنا — کس سے کیا فائدہ ؟

کلو — کیا مجھے تاکنے کا کام سپرد ہوا ہے ؟ بھید لینا چاہتی ہے !

آنا — میں ! نہیں حضور ! میں ......

کلو — بھید لینے آئی ہو۔ تمہاری حماقت کی
کوئی انتہا ہے! آخر کیا، بھید ھی کیا ہے؟

آنا — نہیں، حضور، بھید کیسا ؟ لیکن اگر حضور کا
مزاج خوش نہ ہو تو اور کہیں ٹھکانا تلاش
کروں۔ اگر میں ایسے ھی بھید لیتی تو
کب کی نکل گئی ہوتی۔ یوں ھی نکال
دینا ہو تو کہ دیجئے۔ میں نے حضور،
ایسی ایسی سرکاروں میں بندگی بجائی
ہے جہاں ایک دم کے لئے ان باتوں کی
گنجائش نہیں۔

کلو — اچھا تو کل تم کو ایک مہینہ کا حساب مل
جائیگا۔ تم اپنی راہ لو۔ اب بس زیادہ
بات چیت نہیں۔

[انا سر جھکا کر باہر چلی جاتی ہے۔]

[کلو کراھنے کی آواز سے کروٹ بدل کے تکیہ میں اپنا
منھ چھپا لیتی ہے]

کلو —

[اٹھ بیٹھتی ہے]

کیا کہوں ! اگر اس آدمي سے ملاقات ہو
جاتي یا ڈاکٹر سے ملاقات ہو جاتي تو —

[یکبارگي اُٹھ کر کھڑي ہو جاتي ہے اور دروازہ تک
جاتي ہے پھر رک جاتي ہے اور مسہري کے پاس واپس
آتي ہے کہ اتنے میں رولف اندر آ جاتا ہے - اس
درمیان میں دروازہ ایک دو انچ پھر کھلتا ہے – بالکل
آواز نہیں ہونے پاتي -]

رولف — درد سر اب کیسا ہے ؟

کلو — کنپٹیاں پڑي لپ لپ کرتي ہیں - آج
کچھ نہ کھاؤنگي -

رولف — کیا کرنا چاہئے ؟ میرے لائق کوئي
خدمت ہو تو میں حاضر ہوں !

کلو — نہیں ' لڑکے -

[یکبارگي اس کي جانب دیکھ کے]

یہ ہل کریسٹ لوگوں سے جھگڑا مجھے
نہیں بھاتا - تمہاري کیا رائے ہے ؟

رولف — جي مجھے تو سخت نفرت ہے اس تو تو

میں میں سے -

کلو — میرا خیال ھے کہ میں اس جھگڑے کو روکنے
میں شاید کامیاب ھو جاؤں - پانچ منٹ
بھی نہ لگینگے - ذرا ڈاکٹر کے پاس تک
لپک جاتے اور اس سے کہ دیتے کہ ذرا
تکلیف کرے اور مجھ سے مل جاے -

رولف — اور جو ابّا جان اور چارلي کو خبر
لگ گئي ؟ ....

کلو — میں جانتي ھوں ، لیکن جب تک تم سب
لوگ کھانا کھاؤ گے اگر وہ اس بیچ میں
آ گئے تو کسي کو کان و کان خبر بھي
نہ ھوگي -

رولف —

[تعجب سے]

یہ تو ھے لیکن میں کہتا ھوں ...... آخر
کیسے ؟ ....

کلو — اب مجھ سے یہ تفصیل نہ پوچھو - ایک

نشانہ ہے پڑ جائے -

[اپنی کلائی کی گھڑی دیکھتے ہوئے]

کہنا ٹھیک آٹھ بجے اس کھڑکی پر ہم سے
ملیں! کہنا کہ بس زینہ کے قریب والی
پہلی بڑی کھڑکی پر!

رولف — چارلی تو خفا نہ ہونگے؟

کلو — نہیں، البتہ میں ان سے بتاؤنگی نہیں۔ وہ
اور والد صاحب دونوں تو جیسے اس معاملے
کے پیچھے پاگل ہو گئے ہیں!

رولف — اگر واقعی کوئی صورت ہو تو ....

کلو —

[کھڑکی کے پاس جاکے کھڑکی کھول کے]

اِدھر بلانا، رولف اِدھر! اگر تم نے پلٹ کے
کچھ جواب نہ دیا تو میں یہ مطلب
سمجھونگی کہ ڈاکر آ رہے ہیں - اپنی
گھڑی ہماری گھڑی سے ملا لو -

[اس کی گھڑی دیکھتی ہے]

دیکھو ایک منٹ تیز ہے -

رولف — مگر ایک بات ہے ....

کلو — اب وقت نہ گنواؤ ' جلدی جاؤ -

[قریب قریب کھڑکی سے باہر اس کو ڈھکیل دیتی ہے — کھڑکی بند کر لیتی ہے ' پردہ گرا دیتی ہے اور گہرے خیال میں غرق کھڑی ہو جاتی ہے — پھر گھنٹی کے پاس جاکے گھنٹی بجاتی ہے - پھر لکھنے والی میز کے قریب داہنے کو جاکے ایک نسخہ میز سے نکالتی ہے -]

[آنا داخل ہوتی ہے]

کلو — اچھا ' اب شامپین (شراب) نہ لاؤ - ذرا دواخانہ
یہ نسخہ لے جاؤ - کہنا یہ تیار کر دیں -
خود جانا اور خود ہی دوا لانا -

انا — بہتر ہے ' لیکن سرکار یہ دوا تو تھوڑی بہت
موجود ہے - دو تین ٹکئے رکھے ہوئے
ہیں -

کلو — ہاں ' لیکن بہت پرانے ہیں - میں نے دو
کھائے ہیں - ان میں اب رہا ہی کیا ہے ؟

کچھ جان تو باقي هي نهیں - جلدی
جاؤ، مارے سر کے درد کے جان نکلي
جا رهي هے !

انّا —

[مسکراتے هوئے نسخه لیتي هے]

بہت اچھا، تو اس میں تو کچھ دیر
لگیگي - میرا کچھ کام تو نہیں هے ؟

کلو — نہیں، مجھے دوا کي ضرورت هے، تمہاري
ضرورت نہیں -

[انا باهر چلی جاتی هے]

[کلو اپني کلائي پر کي گھڑي دیکھتي هے پھر لکھنے کی میز پر جاتي هے جو پراني چال کی هے - اور اس میں ایک چورخانه هے - چورخانه کو هاتھ ڈال کے کھولتی هے اور اس میں سے ایک نوٹوں کا بنڈل اور کچھ کاغذ کے پارسل نکالتي هے - نوٹوں کو گنتي هے — "دو تین سو" — نوٹوں کو جلدي سے اپنے اوپري جیب میں رکھ لیتی هے اور پارسل کھولتی هے - اس میں موتي هیں - موتي بھي جیب میں جلدي سے رکھ لیتي هے - اِدھر اُدھر وحشت سے

دیکھتي ھے – چورخانہ بدستور بند کر دیتي ھے اور پہلے
کي طرح مسہري پر آکے لیٹ جاتي ھے – چت پڑي ھے –
اتنے میں دروازہ کھلتا ھے اور ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے –
کلو اپني آنکھیں نہیں کھولتي اور تھوڑي دیر نظر جمائے
ھوئے کلو کو دیکھتا رھتا ھے – اس کے بعد کہتا ھے –]

ھارن بلوئر —

[کسی قدر نرمي سے]

کلو، کیسي طبیعت ھے ؟

کلو — سر پھٹا جاتا ھے !

ھارن بلوئر — ایک ذرا دیر ایک بات سن لو - اُس
عورت نے ایک خط میرے نام بھیجا ھے -

[کلو اُٹھ کے بیٹھ جاتي ھے]

ھارن بلوئر —

[خط پڑھتا ھے]

"مجھ سے آپ کی بہو کے متعلق
کچھ خاص باتیں اور بہت ضروری باتیں
کرني ھیں - کل صبح گیارہ بجے میں

آپ کا انتظار کرونگي - حقیقت میں آپ
سب لوگوں کي آئندہ بہبودي کے لئے یہ
بات اس قدر اشد ضروري اور اهم ہے کہ
شاید آپ اپنا آنا کسي طرح بھي ملتوي
نہ کرینگے - " آخر اس کا مطلب کیا ہے ؟
یہ محض مُنھ آتا ہے ' یا جنون ہے ' یا
آخر بات کیا ہے ؟

کلو —— معلوم نہیں -

هارن بلوئر ——

[بغیر ناخوشي کے]

کلو ' اگر کوئی بات ہو اس میں تو ہم
سے بتا دو - منزل رهنما کے پاؤں کے نیچے
ہوتي ہے -

کلو —— اور تو کوئی بات نہیں - هاں ' البتہ ——

[جلدي سے اُس کی جانب نظر ڈالتي ہے]

ہمارے والد صاحب دوالیہ ہو گئے تھے - اسي
کو چاہے جو کچھ کوئي کہے !

ھارن بلوئر — ھُنْھ ! کتنے ھي آدمي دوالیہ ھوتے ھیں تو اِس سے کیا ھوتا ھے ؟ تم نے اپنے خانداني حالات بہت کم ھم سے بتائے ھیں -

کلو — ھمارے والد کوئي بہت بڑے آدمي تو تھے نہیں

ھارن بلوئر — تو اس میں تمھارا کیا قصور ؟ خیر ، اگر اتنا ھي معاملہ ھے تو کوئي اندیشہ نہیں ھے - ان کمبخت "پدرم سلطان بود" کے مارے اور ناک میں دم ھے ! میں نے ایک کوڑا رسید کر دیا ھے - اب تلملا رھے ھیں اور کچھ نہیں -

کلو — چارلي سے نہ کچھ کہئیگا ، کیونکہ بے وجہ ان کو پریشاني ھوگي -

ھارن بلوئر — نہ ! نہ ! ھرگز نہیں ! اگر میں دوالیہ ھو جاؤں تو چارلي کو بڑي پریشاني ھو — ھے کہ نہیں ؟

[هنستا هے اور معنیخیز انداز سے کلو کیطرف دیکھتا هے -]

تو اور تو کوئي بات نهیں هے ؟ میں اطمینان سے خط کا جواب دینے جاتا هوں -

[کلو اپنا سر هلاتي هے -]

کوئي شک و شبهه تو نهیں هے ؟

کلو —

[کوشش کرکے]

اب اس کي تو بات هي اور هے ' اور وه من گهڑنت باتیں کهنا شروع کریں !

هارن بلوئر —

[جهگڑے کے خیالات میں مصرو]

اُوه ! لیکن اهانت و آبروریزي کا قانون بهي تو کوئي چیز هے ؟ اگر هم سے داؤ پیچ کرینگے تو هم ان کو لٹکا بهي دینگے - یه بهي هے !

کلو —

[بزدلانہ انداز سے]

ابا ! کیا یہ جھگڑا کسي طرح بند نہیں هو سکتا ؟ آپ تو کہتے تھے میري وجہ سے سب آن بن ھے ' مگر میں تو اُن سے بھول کے بھي نہیں ملنا چاهتي - ان کی صورت دیکھنے کي بھی روادار نہیں - اور ان کو اپنا گھر پسند ھے ' وہ اس پر جان دیتے هیں - مجھے تو وہ لڑکي بھلي لگتی ھے - اور اس میں آپ کا کیا هرج کہ اپني عمارت وهاں سے دو قدم هٹا کے بنائي جائے ؟ کیا هرج ھے ؟ جس طرح هو آپ اس لڑائي کو ختم کر دیجئے خدا کے لئے ! ختم کر دیجئے ' روک دیجئے !

هارن بلوئر — روک دیں ؟ اب تو خرید بھي چکے ! نہ ' نہیں ! اِن نا اهلوں نے میرے منھ لگنے کي کوشش کي تو اب ان کو بتا هي دوں کہ کیا نتیجہ هوتا ھے ! مجھے تو

اِن کمبختوں سے ایک ایک سے نفرت ہے - اور ڈاکر کی تو شکل دیکھ کے ہی میرے بدن میں جیسے آگ لگتی ہے!

کلو — ڈاکر غریب تو محض مختار ہے!

ھارن بلوئر — وہی بدمعاش تو اس تمام پریشانی کی جڑ ہے - کمبخت نہ خود کھائیں نہ دوسروں کو کھانے دیں! تم عورت ذات ہو، ان باتوں کو کیا جانو - تم کو تو یقین بھی نہ آئیگا کہ کس کس پریشانیوں اور کن کن مشکلوں سے یہ مال و دولت میں نے حاصل کی ہے - یہ دیہاتی کیسی چکنی چپڑی باتیں بناتے ہیں جیسے کچھ جانتے ہی نہیں - لیکن ان سے کچھ حاصل کرنا گویا پتھر میں جونک لگانا ہے - کیا اگر اُن کا بس چلے تو وہ کوئی کسر اُٹھا رکھینگے؟ ایک منٹ کی دیر نہ لگے - ہمارا اسباب اُٹھا کے پھکوا دیں - یہ اور کس کا کام تھا؟ ذرا سی جائداد کے اتنے

دام اُنہیں کی وجہ سے تو لگانے پڑے ! سب
چھوڑ دو - اس خط ھی کو تو ذرا دیکھو -
خودغرض ' کمینے ' بدمعاش ' مکار کہیں
کے !

کلو — لیکن جھگڑے کی شروعات تو اُنھوں نے
نہیں کی ؟

ھارن بلوئر — کھلم کھلا نہیں کی - آڑ سے لڑتے رھے -
یہی تو ان کی چال ھے - جہاں دیکھئے
دھمکی ' جہاں دیکھئے دباؤ ! چار دن پہلے
کیا دولتمند ھو گئے جیسے آپے میں نہیں
رھے ! میں نے چاھا تھا کہ — خیر — طرح
دے جاؤں لیکن ان کی قسمت ھی میں
نہیں - میں کیا کروں ؟ اب میں بھی
ان کو مزہ چکھا ھی کے چھوڑونگا - وہ بھی
سمجھ لیں کہ کس سے پالا پڑا ھے ! چمڑی
تو باقی نہ رکھونگا !

[اپنے جذبات کی رو میں ھارن بلوئر کلو کے چہرہ
کی کیفیت دیکھنا بھول گیا - اس کے چہرے سے یہ

پریشانی ظاہر ہو رہی ہے کہ اب ہارن بلوئر سے مزید
بحث مباحثہ کیا نہ جائے یا کرنا چاہئے - پھر پھرتی سے
اپنی کلائی کی گھڑی دیکھ کے چارپائی پر گر پڑتی ہے
اور اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے -]

میرا دل تو جب ہی خوش ہوگا جب
ان کی کھڑکی کے سامنے چمنیوں کا دھواں
نکلتے دیکھونگا - مجھے بھی کیا موقع کی
سوجھی! وہی آخری بولی! وہ تو بڑھتا
ہی چلا جاتا تھا - یہ ترکیب نہ کرتا تو
وہ ختم تھوڑا ہی کرتا!

[کلو کی طرف دیکھ کر]

ارے مجھے تمہارے درد سر کا تو خیال ہی
نہیں رہا! چہ، چہ! اب تم آرام سے
لیٹو چپ چاپ!

[کھانا کھانے کی گھنٹی بجتی ہے]

کچھ کھانے کے لئے یہاں بھیج دیں؟

کلو — نہیں! میں سوؤنگی مگر نیند آ جائے

جب ہے ! ذرا یہ کہ دیجئیگا کہ مجھے
کوئی جگائے نہ -

ہارن بلوئر — اچھا ، اچھا ! میں اس خط کا
جواب لکھہ دوں -

[ہارن بلوئر کلو کی میز پر بیٹھہ کے لکھنے لگتا
ہے -]

[کلو بہت پریشانی کی حالت میں مسہری سے چونک
کے اُٹھتی ہے گھڑی دیکھتی ہے پھر کھڑکی کی جانب
دیکھتی ہے - پھر گھڑی دیکھتی ہے - پھر چپکے سے
کھڑکی پر جاتی ہے اور آہستہ سے کھولتی ہے -]

ہارن بلوئر —

[خط کو ختم کرتے ہوے]

ذرا سن لو !

[مسہری کی طرف گھومتا ہے]

آیں ، تم کہاں گئیں ؟

کلو —

[کھڑکی پر سے]

بڑی گرمی ہے !

ھارن بلوئر — دیکھو یہ لکھا ھے — "مکرمہ ! آپ
کوئی ایسی بات میری بہو کی نسبت
نہیں بتا سکتیں جس سے ھمارے بال
بچوں کی خوشی میں فرق آئے - میں
اس خط کو محض حماقت سمجھتا ھوں
اور باوجود طلب کے کل گیارہ بجے وھاں
ھرگز نہ آؤنگا - — نیازمند —"

کلو —

[سر کو بیحد پریشانی کے عالم میں ھلاکر]

اُوھو ! — خیر !

[دو بارہ گھنٹی بجتی ھے]

ھارن بلوئر —

[دروازہ تک جا کے]

تم اب ذرا لیٹ رھو، سو جاؤ - اگر نیند
آ جائے - میں کہ دونگا کوئی یہاں نہ آئیگا -
کل تک — خدا چاھیگا ! — طبیعت بالکل
صاف ھو جائیگی - اب جاتا ھوں - خوش

رهو! خدا حافظ! ichuotcuhoefig

[باهر چلا جاتا هے]

[دو ایک چکر کمرہ میں تہلنے کے بعد کلو پھر کھڑکي کے پاس پلٹ آتي هے اور وهاں قریب پردہ کي آڑ میں کھڑي هو جاتي هے - کواڑہ دروازہ کا ذرا ذرا سا کھلنا شروع هوتا هے اور انا اپنا سر اندر ڈالتي هے اور جھانکتي هے – یہ دیکھ کے کلو کہاں هے جھت سے اندر داخل هو جاتي هے اور بائیں جانب آڑ میں چھپ جاتي هے بہت جلدي کلو کھڑکي سے هٹ آتي هے اور دروازہ بند کر لیتي هے -]

کلو —

[آهستہ سے]

آ جاؤ، اندر آ جاؤ -

[وہ دروازہ کي طرف جھپٹ کر بند کر دیتي هے -]

[ڈاکر کھڑکي سے هو کر اندر آ گیا اور اس کي طرف آدھي مسکراهٹ سے دیکھنے لگا -]

ڈاکر — کیا هے، چھوٹي بیگم؟ مجھے کیوں یاد کیا؟

[اپنے میل جول کے اس آدمي کے ساتھ ھونے پر کلو کے طور طریقہ میں ایک خاص تبدیلي نمایاں ھوتي ھے - اس کي آواز بھي مختلف ھو جاتی ھے - ایک قسم کي آزادي اور یگانگت سي معلوم ھوتي ھے - لیکن بہت آھستہ سے بولتي ھے -]

کلو — بڑي غلطي کر رھے ھو!

ڈاکر —

[دانت نکال کے ھنستا ھے]

جي نہیں! میں صورت تو کبھي کسي کی بھول ھي نہیں سکتا -

کلو — نہیں، مان جاؤ -

ڈاکر —

[واپس جانے کے لئے منھ پھیرتا ھے -]

تو اگر صرف اتني سي بات تھي تو مجھے کیوں بیکار کے لئے بلایا ؟

کلو — نہیں، جاؤ نہیں -

[ھلکا سا تبسم کرتے ھوے]

تم مجھ سے کھیل کھیلتے ہو - شرم نہیں
آتی ؟ آخر میں نے تمہارا کیا بگاڑا
ہے ؟ کون کھیل ہے یہ ؟ — کریکٹ ؟

ڈاکر — جی نہیں ! اِسے کہتے ہیں "معاملہ"

کلو —

[جل کے]

تو مجھ سے اس جھگڑے سے واسطہ ؟ بھلا
میں یہ جھگڑا کیسے روک دیتی ؟

ڈاکر — اب اسے کوئی کیا کرے ! یہ تمہاری
تقدیر !

کلو —

[ہاتھ میں ہاتھ باندھ کے]

بھلا تمہاری بے دردی کی کوئی حد ہے ؟
تم ایک عورت ذات کی زندگی تباہ کرنے
پر لگے ہو جس نے کبھی تم کو کڑی بات
تک نہیں کہی ؟

ڈاکر — تو یہ کہئے ! آپ کے گھر والے بالکل بےخبر
ہیں کہ آپ کون ذات شریف ہیں ! پھر
کیا کہنا ہے ! مگر ایک بات تو خیال
کیجئے کہ میں اپنے مالک کی خیر خواہی
کر رہا ہوں - میں بھی تو آخر انسان ہوں --
جیسی کرنی ویسی بھرنی ! میں تمہارے
خاندان بھر سے نفرت کرتا ہوں - کون گالی
ہے جو پچھلے دو مہینہ سے، آپ لوگوں نے
مجھے نہ دی ہو ' نگاہوں سے دیکھتے ہیں
جیسے چھری کٹاری چلاتے ہیں - میں تو
صاف کہتا ہوں مجھے صورت سے نفرت ہے !

کلو — خوبیاں بھی ہیں ان میں جیسے تم میں
ہیں !

[دانت نکال کے ہنستا ہے]

ڈاکر — ہارن بلوئر میں جیتے جی کوئی خوبی
نہیں ہو سکتی -

کلو — تو میں تو اس خاندان کی نہیں ہوں ؟

ڈاکر — کل کو تمہارے بچے ہونگے ' جب تو تم

ھارن بلوئر کي بھي اماں ھو جاؤگی - •

کلو —

[مسکین انداز سے اپنے ھاتھ بڑھا کے]

کیوں پیچھے پڑے ھو؟ آخر اس سے فائدہ؟
خدا کے لئے یہاں ذرا آرام سے گزرتي ھے -
انصاف شرط ھے! انصاف شرط ھے!!

ڈاکٹر —

[ذرا دیر کے لئے مشکل محسوس کرتے ھوئے]

اس سے کام نہ چلیگا ' یہ کوشش ھی بیکار ھے -

کلو — آخر ساری زندگی ھماري روتے ھی تو کٹتی ھے -

[ڈاکٹر اپنا سر ھلاتا ھے - اس کي ھنسي غائب ھوچکي - اور بالکل لکڑي کے گُڈّے کي طرح بیٹھا ھے]

کلو —

[ھانپتي ھوئي]

خدا کے لئے رحم کرو! تم نے بھی تو

کسي کو چاھا ھے ؟ کیا میں جانتي
نہیں ؟ — اسي کے صدقے !

ڈاکر — نہیں ! یہ سب فضول ھے - ھماری شطرنج
میں تم ایک مُہرہ ھو - اور تمہاري شہ مات
ھوگي -

کلو —

[مایوس ھوکے]

تو تم سے کیا واسطہ ؟ تمہارا کیا بگڑیگا —
کیا بنیگا ؟

[شیرني کي طرح تیور بدل کے]

دیکھو مجھ سے نہ بھڑو ' میں دشمني پر
آ جاؤنگي تو غضب ڈھاؤنگی - میں نے
بھي دنیا بہت دیکھي ھے - دیس دیس کا
پانی پی کے آئی ھوں تو کیا ؟ آے ھے
چیونٹي کو دباؤگے تو کاٹ کھائیگي - اور
میں تو پھر عورت ھوں — اچھي طرح
سوچ لو -

ڈاکو — تو بس ٹھیک ہے! اس طرح پیں پیں
رونے سے تو مجھے تمہارے مُنھہ دھمکي
زیادہ پسند ہے - دھمکی ھي سے ختم ہے -
اُن لوگوں سے بتلا دینا کہ ایک رات ھماري
تمہاري ملاقات سرائے میں ھو چکي ہے -
اور یہ تو کھوگي ھي کہ نہیں؟ یا یہ
کہ دینا کہ ---

کلو -- خبردار! خبردار!!

[اپني جیب سے نوٹ اور موتي نکال کے]

یہ دیکھو کل یہي میري زندگي کي کائنات
ہے - کوئی ھزار کے تو صرف موتي ھیں -
یہ سب تمہاري نذر ھیں -

[اس کي طرف پیش کرکے]

لیکن اب مجھہ پر رحم کرو - کیا کہتے
ھو؟ بولو کیا کہتے ھو -

ڈاکو --

[ھونٹھ چاٹتے ھوئے - بے رحمانہ ھنسي ھنستے ھوئے]

تم نے میرا صحیح اندازہ نہیں کیا - میں
سیدھا سادا کُتا ہوں - کتا ہی کہ لو ' لیکن
میری وفاداری میں شک نہیں - جس کا
کھاتے ہیں اس کی گاتے ہیں - یہ چالیں
مجھ سے نہ کھیلو -

کلو —
[بے قابو ہوکے]
تم جانور ہو! نہ رحم ہے تمہارے مزاج
میں نہ حیا ہے ' کم ظرف! بزدل! اور
اس کتیا کو کیسے رشوت دے کے میرے
پیچھے لگا دیا ہے! جانتے نہیں! خوب
جانتے ہو میں پاگل ہی ہو جاؤں تو
تجھے کیا ؟ جانور کہیں کا -

ڈاکر — بات نہ بڑھاؤ ' بات بڑھ جائیگی تو تم
کیا فائدہ اُٹھاؤگی ؟

کلو — اس طرح کسی عورت کے پیچھے پڑنا چاہئے
محض اس لئے کہ تم سے مردوں سے جھگڑا
ہو گیا ؟

ڈاکر — میں نے کیوں جھگڑا کیا ؟ مجھ سے مطلب ؟
تم تو خوب جانتی ہو کہ جھگڑے میں
تو ہمیشہ کمزور ہی مار کھاتا ہے - کمزوری
میں غصہ مار کھانے کی نشانی مثل
مشہور ہے - اب اس کو کوئی کیا کرے ؟

کلو —

[گھور کے نظر جماکے دیکھتی ہے]

تمہارے کوئی ماں بہن ہیں کہ نہیں ؟
اُن سے تو پوچھتے کسی دن کہ محبت کی
بنیاد کچے دھاگے پر ہوتی ہے کہ نہیں ؟
ان سے تو کبھی پوچھو کہ ڈر کس کو
کہتے ہیں - بزدل ظالم ! بے رحم زمانے
بھرکا ! تو بھی اپنے کو آدمی کہتا ہے کہ
میں آدمی ہوں !

ڈاکر —

[دانت نکال کے ہنستے ہوئے]

جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخا را -

ان گالیوں پر قربان! قسم خدا کی ہر گالی
پر سو سو جوبن نکلتے ہیں!

[کلو کا غصہ جتنی جلدی تیز ہوا تھا اُتنی ہی
جلدی ڈرو ہو گیا - مسہری پر لیٹ جاتی ہے، کانپتی
ہے اور پھر ادھر اُدھر دیکھ کے ڈاکو کی طرف
دیکھتی ہے -]

کلو — پھر آخر کیا لوگے کہ ہم کو برباد نہ کرو -
کچھ معاوضہ کافی ہوگا کہ کچھ نہ کافی
ہوگا -
میری زندگی کو — مجھ کو تباہ نہ کرو!

[میں خود حاضر ہوں]

ڈاکر —

[پیشانی کا پسینہ پونچھتے ہوئے]

اب کہی ہے بات معرکہ کی! یہ البتہ
کچھ معاوضہ بھی ہے -

[کھڑکی کی طرف پلٹ جاتا ہے]

اب تو میرے پاؤں ڈگنے لگے - ایک بات
ہے، تمہارے سر جائیگی، اور ضرور جائیگی -

لیکن جہاں تک ہو سکیگا میں تمہارا کم
نقصان کرونگا - نہیں ' تم جو کچھ بھي
پیش کرنا چاھتي ہو میں کچھ نہیں
چاھتا -

[پیشاني پونچھتے ہوئے]

ھائے ' پھر طبیعت لوٹ پوٹ ہوئي جاتي ھے !
لیکن ، نہیں ' اب جانے بھي دو -

[کلو اب اپنا چہرہ ھاتھوں سے چھپا لیتي ھے]

رو نہیں ' سنبھالے رھو اپنے کو - میں جاتا
ھوں - خدا حافظ !

[کھڑکی سے باھر نکل جاتا ھے]

کلو --

[جلدي سے اُٹھ کر]

ھائے یہ کیا ہوا ؟ چوھا - شکار پھندے
میں پھنس گیا ! ھاے !

[کھڑي ھو کے سنتي ھے - جلدي سے دروازہ کے پاس
جاکے دروازہ کا قفل کھولتي ھے اور واپس آکے مسہري
پر لیٹ جاتي ھے اور آنکھیں بند کر لیتي ھے - چارلس

بہت آہستہ سے آتا ہے اور اس کے اُوپر جھک کے
دیکھنے لگتا ہے کہ آیا سو گئي یا جاگتي ہے – کلو اپني
آنکھیں کھولتی ہے –]

چارلس — کلو ' کیسي طبیعت ہے ؟ کہو نیند
آئي ؟

کلو — ہآ ...

چارلس —

[مسہري کي پٹي پر بیٹھ کر اس کو پیار کرتے
ہوے]

پیاری ' طبیعت کیسي ہے ؟

کلو — ہاں ' پہلے سے تو اچھي ہے -

چارلس — شکر ہے ! — ذرا سا شوربہ ؟

کلو —

[کانپتی ہوئي]

نا — نا !

چارلس — آخر یہ تمہیں سر کا درد کیسے ہو جاتا
ہے ؟ اِدھر مہینے ڈیڑھ مہینے سے تو تمہاري

طبعیت جب دیکھو خراب هي رهتي
هے -

کلو -- اور تو کچھ وجه نهیں معلوم هوتي سوائے
اس کے کہ مجھے کچھ اپنا پاؤں بھاري
معلوم هوتا هے -

چارلس — آئین ! کیا سچ مچ — قسم خدا کی ؟
سچ - کہو -

کلو —

[سر هلا کے]

کیا تم کو بڑي خوشي هوئي !؟

چارلس -- کیوں ؟ خوشي کیوں نه هو ؟ بڑے صاحب
تو بہت هي خوش هونگے -

کلو -- دیکھو ! ابھی اُن سے نه کہنا - ان کو نه معلوم
هونے پائے !

چارلس -- خیر !

[اس کو هم آغوش کرتا هے]

تم نے تو غضب کر دیا ! اچھا لے ، اب اسي

بات پر ایک بوسہ دے دو -

[کلو منھ اونچا کرکے چٹاخ پٹاخ بوسے لینے لگتی ھے -]

ارے تمہارے بدن سے تو شعلے نکل رھے ھیں ' اور تم کہتی ھو کہ ھلکی سی تپ ھے تم کو؟

کلو --

[ھنس کے]

تعجب ھے ! چارلی ' بھلا تم مجھ سے محبت کرتے ھو!

چارلی -- اچھا ' تمہیں بتاؤ - یہ تم کیا کہتی ھو؟

کلو --

[اس کے بازو پر تکیہ کرکے]

بھلا جو کوئی جھوٹی سچی باتیں ھمارے خلاف تم سے لگائے تو تم مانو کہ نہ مانو؟

چارلس -- یہ کمبخت ھل کرایست ! آخر یہ تم سے

کیوں اس قدر جل رہے ھیں ؟ اس کا کیا مطلب ھے ؟ جب میں نے ان کو وھاں دیکھا تھا بڑی مشکل سے میں نے موقع بچایا -

کلو ---

[دزدیدہ نگاھوں سے اُسے دیکھتی ھے -]

اب تو میں اس حالت میں ھوں - میں یوں بھی کسی کام کی نہیں - ذرا سی بات میں طبیعت اُلجھنے لگتی ھے -

چارلس --- اور کیا کچھ ھم لوگ بھول جائینگے ؟ --- بھول نہیں جائینگے - ایسا سبق سکھائیں کہ وہ بھی یاد کریں !

کلو --- یہی تو اِن چھوتی چھوتی جگہوں میں اور مصیبت ھے - میں کہتی ھوں لیکن آخر ان کا مکان غارت کرنے سے حاصل ھی کیا ھے ؟

چارلس --- وہ کمبخت عورت کبھی بولی تھولی سے

باز نہیں آتي - آئے دن کچھ نہ کچھ
پخ نکالتي رهتي هے - اب اس سے زیادہ
اور کیا کریگي ؟

کلو —

[ڈرتي هوئي]

اُنْہہ ! — هوگا - میں نہیں پروا کرتي - مجھے
نہیں پسند کہ جدھر دیکھو اُدھر دشمن،
جدھر دیکھو اُدھر دشمن ! میرا تو جیسے
جي ڈرتا هے ! میں —

چارلس — کیوں پیاري، آخر یہ کیا هے ؟

[غور سے اس کي جانب دیکھتا هے]

کلو — یہ تو اُسی حالت کي وجہ سے هے اُسي
حالت........ کي وجہ سے !

[یکبارگي]

چارلي، میري خاطر سے یہ جھگڑا بند کر
دو - اے تم کو میری قسم هے ! میري جان
کی قسم هے !

چارلس —

[اس کے بازو تھپک کر]

آرے ، آرے ! میں کہتا ہوں تم کو بات کا بتنگڑا بنانے کی جیسے عادت ہے ! ذرا ٹھیک غور تو کرو - والد صاحب نے نو ہزار پونڈ ان کو چھپانے کے لئے دئیے ہیں اور تم ایسی عورت کی طرفداری کرتی ہو ! جس نے تمہاری بے عزتی کرنے میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی - نہ اس میں عقلمندی ہے نہ معاملہ داری ! اپنی عزت بھی تو کوئی چیز ہے ؟ خودداری بھی تو ہونی چاہئیے آدمی میں -

کلو —

[ہانپ کے]

مجھے خودداری کا احساس نہیں ہے - میں تو جھگڑے بچانا چاہتی ہوں - بس !

چارلس — اگر اس جھگڑے سے تم کو کوفت ہوتی

هو تو میں تم کو تبدیل آب و هوا کے لئے
سمندر کے کنارے بھیج دوں - لیکن ایسے
آدمیوں سے لڑائی بھڑائی میں تو مزہ آنا
هی چاهئے -

کلو —

[سوچتی هوئی اور ترشروئی سے]

نہیں ' اس سے کیا هوتا هے؟ میں یہ تھوڑی
هی چاهتی هوں!

چارلس -- آیں ' آیں! تم تو لڑائی لڑنے پر آمادہ
هو گئیں!

کلو — اگر تم نے یہ جھگڑا بند نہ کرا دیا تو تمہاری
میری بنیگی نہیں -

چارلس -- دیکھو کلو ' آخر پس پردہ اس میں
راز کیا هے؟

کلو --

[آهستہ سے]

پس پردہ؟

چارلس — تم تو ایسی باتیں کرتی ہو جیسے جن کسی کے سر پر آ جاے - ارے ، میں تو کہتا ہوں ، ان کمبختوں کو تو اب داؤ پر پا گئے ہیں - چھ مہینہ میں تو ڈیپ واٹر سے چلتے پھرتے نظر آئینگے ! وہ جو ان کا پرانا کھنڈر ہے وہ ستیاناس ہو جائیگا - کسی کام کا رہ جائے جب ہی کہنا - چمني ۳۰۰ قدم کي کون کہے ٹھیک ان کے سر پر جڑي جائیگي - اور ۲۴ گھنٹہ میں بارہ گھنٹہ دھواں ان کے سر پر سوار رہیگا - یہ کمبخت قطامہ یہاں دکھائي تو دیگي نہیں - جب لطف آئیگا ! یہیں رنگ رلیاں ہونگي - جب تک یہ قحبہ یہاں رهیگي جب تک یہ کچھ نہ ہونے پائیگا - بس اب اسي کي دیر ہے کہ دم نہ لینے پائے کمبخت !

کلو —

[هاتھ سے اشارہ کرکے]

اچھا ، اب میں سمجھي -

چارلس —

[دوبارہ اس کي طرف دیکھتے ہوئے]

کلو، اگر تمہارا یہي انداز قائم رہا تو میں
سمجھونگا کہ دال میں کچھہ کالا ہے -

کلو —

[بہت آہستہ سے]

چارلي !

[چارلي اس کے پاس آ جاتا ہے]

مجھے پیار کر لو -

چارلس —

[پیار کرتا ہے]

کیا ہے پیاري ؟ مجھے معلوم ہے کہ عورتیں
اِن اوقات میں عجیب عجیب باتیں کرنے
لگتي ہیں - تم سو رہو، بس !

کلو — ابھي تم نے کھانا بھي نہیں کھایا — کہ کھا
چکے ؟ جاؤ اور میں بھي سو رہونگي -
لیکن میري محبت نہ چھوڑنا -

چارلس — چھوڑنا ؟ چاھے کم کروں ؟

[چارلس دوبارہ چمٹا کے بوسہ لے رھا ھے کہ اتنے
میں آنا چپکے سے دروازہ کے پاس جاکے کھولتی ھے
اور باھر نکل جاتی ھے - لیکن اتنے میں دروازہ سے
چڑ مڑ کی آواز آتی ھے اور وہ دوبارہ بند کر
دیتی ھے -]

کلو —

[زور سے چونک کر]

کون ھے ؟ کون ؟

چارلس — کہاں کون ھے ؟ کہاں کون ھے ؟ تم کو
وھم ھے !

کلو —

[آھستہ سے ذرا ھنس کے]

کیا جانے ؟ چارلی ' جاؤ - یہ سر کا درد ذرا
کم ھو جائے تو میں ابھی اچھی ھو
جاؤں -

چارلس —

[اس کي پیشاني کو آهستہ سے پیار سے تھپک کر اور اس کي طرف مشکوک انداز سے دیکھ‌کر]

تم سو جاؤ ، میں سویرے هي آؤنگا -

[پلٹ کے واپس جاتا هے اور دروازہ سے کلو کي طرف منھہ کرکے بوسہ کا چٹخارہ لیتا هے — جب چارلس چلا جاتا هے تو اُتھہ کے ٹھیک اسي انداز سے کھڑي هو جاتي هے جیسے ابتدا میں کھڑي هوئي تھي — خیالات میں منہمک مستغرق — دروازہ کھلتا هے اور خادمہ پھ اِدھر اُدھر جھانکتي نظر آتي هے —]

پردہ گرتا هے

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

صبح کا وقت

دوسرے دن صبح کو هل کرایست کے کمرے میں جل بائیں جانب سے آ کے آئینہ دار کھڑکی سے دیکھ رهي هے -

جل ---

[رولف سے کہتي هے جو اب تک نظروں سے اوجهل هے]

چلے آؤ ' کوئي نہیں هے -

[اتنا کہ کے کمرے کے اندر چلي جاتي هے - رولف باغ سے آ کے اُس کے پاس پہنچ جاتا هے -]

رولف --- جل ' میں تم سے یہ کہنے آیا هوں کہ کیا هم لوگوں کو ....

[جل سر هلاتي هے]

کل ملنے آنا چاهئے تھا ' یہ تو کچھ الول جلول سي بات ھے -

جل -- ھم نے شروع نہیں کیا ' شروع تو آپ کي طرف سے هوا تھا -

رولف -- بات تو تم سمجھتي نہیں ھو! اگر تمہارا والد صاحب کا سا حال ھوتا کہ خود ھي --

جل -- مجھے تو سخت افسوس ھوتا!

رولف --

[پھنکارنے کے انداز سے]

بھلا اور کوئي ایسي باتیں کرتا تو مضایقہ نہ تھا - جل ' تم سے تو ایسي اُمید نہ تھی! بھلا والد صاحب کي طرح کوئي رفاہ عام کرے تو معلوم ھو - وہ سمجھتے ھیں کہ ھم بھي کچھ ھیں تو کیا بیجا ھے ؟

جل -- اور ھم سمجھتے ھیں کہ وہ بالکل سور ھیں ' تو کیا بیجا ھے ؟ معاف کیجئیگا -

رولف -- اگر یہ بقاے اصلح کا اصول صحیح ھے تو ....

جل —— وہ چاہے اصلی ہوں لیکن ان کو بقا میسر
نہ ہوگی -

رولف ——

[بے توجہی سے جو انہماک کی وجہ سے ہے]
معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے -

جل —— تو یہی کہنے آئے تھے ؟

رولف —— نہیں ، میں کہتا ہوں ، اگر ہم لوگ مل
جائیں تو کیا یہ جھگڑے ختم نہ ہو
جائینگے ؟

جل —— ہمارا ملنے کو جو جی نہیں چاہتا !

رولف —— ہاتھ میں ہاتھ، تو ہم لوگ ملا چکے
ہیں ، اب دل نہ ملائینگے کیا ؟

جل —— لڑائی میں مٹھائی نہ پھلیگی ، رنج
بڑھیگا -

رولف —— میرے دل میں تو بالکل رنج نہیں ہے -

چل — صبر کرو ! رنج بھي ھو جائیگا ' جلدي
نہ کرو -

رولف — کیوں ؟

[بہت توجہ کے ساتھہ]

اچھا ' کلو والے معاملہ میں ؟ معاملہ تو
پہلے ھي سے سمجھتا ھوں کہ آپ کي والدہ
کا رنگ کلو کي جانب سے ....

چل — اچھا ؟

رولف — بہت بیگماني ھے -

[چل ھنستي ھے]

ممکن ھے کہ کلو تمہارے ھم پلہ نہ ھو '
لیکن اس کو کنیز سمجھنا کوئي بیگماتي
شان ھي نہیں ھے ؟

چل — اپني چونچ بند رکھو تو بہتر ھے -

رولف — وہ تو ھمارے والد صاحب پہلے ھي کہہ
چکے ھیں - اُس دن جب کلو تمہارے یہاں

آئي تھیں ' نہ تمھاري والدہ اس قدر
بیہودہ برتاؤ کرتیں نہ والد صاحب اور
چارلي اتنے ناخوش ہوتے !

[جل سیٹي بجاکے گانا گاتي ہے — "تمھیں یاد
ہو کہ نہ یاد ہو"]

[کسي قدر ناراضي سے جل کي جانب گھورتے ہوئے]
کیوں جل ' یہ سیٹي بجانے کا معاملہ
ہے ! کیوں ؟

جِل — نہیں تو !

رولف — صاف کیوں نہیں کہتیں کہ چلے جاؤ ؟
میں چلا جاؤں -

جِل — بہتر ہے -

رولف — بہتر ہے تو بہتر ہے ! تو کیا بس اب کے
بچھڑے ملینگے حشر کے دن ؟

جِل — مجھے تو حشر میں بھی ملنے کي اُمید
نہیں ہے -

[سیدھے رولف کي آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے
دیکھتی ھے]

رولف — بڑا غضب ھو رھا ھے!

جل — غضب تو اِس دنیا میں روز ھي ھوا
کرتا ھے -

رولف — لیکن جتني ھي ایسي باتوں کي کمي
ھو سکے بہتر ھے -

جل —
[غصہ سے جھڑک کے]
تو آپ لکچر نہ جھاڑئیے - مُلا نہ بنئیے -

رولف —
[بہت برا مان کے]
نہیں لکچر میں کیا جھاڑونگا! میں مُلا نہ
بن رھا تھا لیکن پھر بھي دوستي کے لئے
دل نہیں مانتا - محبت کو کیا کروں ؟

جل — پہلے اصلیت کو سنبھالئے پھر محبت
جتائیگا -

رولف — ذرا وسعت نظر سے کام لو، جل -

جل — کیسي وسعت نظر؟ هم سب اپنے اپنے رنگ
میں مست هیں - اور کیوں نه هوں؟

رولف — توبه، توبه! تم کو تو بس ......

جل — تم کو تو کسي بات میں اچھائي نظر هي
نهیں آتي - وه سبق تو آپ کے والد صاحب
هي نے سکھایا هے — "هر شخص اپني چال
میں" ! اور اسي میں بھلا هوتا هے - اچھا
بس خدا حافظ !

رولف — جل ! جل !

جل —

[اپنے پیچھے هاتھ باندھ کے گنگناتي هے]

رهئے اب ایسي جگه چل کر جهاں کوئي نه هو
همنفس کوئي نه هو اور همزباں کوئي نه هو

رولف — کاهےکو جل، کاهےکو؟

[دلشکسته انداز سے بائیں جانب بڑي کھڑکي سے باهر
نکل جاتا هے - جل جس نے گانا بیچ سے چھوڑ دیا
هے هاتھ باندھے کھڑی اور هونٹھ کانپ رهے هیں]

[بائیں سے فلیوز داخل ہوتا ہے]

فیلوز — مس صاحب، مسٹر ڈاکر اور دو صاحبان
اور تشریف لائے ہیں -

جل — تو تینوں صاحبان کو اندر تشریف لانے دیجئے
اور مجھے باہر جانے دیجئے -

[فیلوز کے پاس ہوتی ہوئی باہر چلی جاتی ہے
اور فوراً ہی ڈاکر اور دو اجنبی شخص اندر آتے
ہیں -]

فیلوز — تو حضور، میں بیگم صاحب سے عرض
کر دوں کہ آپ لوگ تشریف لائے ہیں -
صاحب تو گھومنے گئے ہیں -

[بائیں سے چلا جاتا ہے]

[تینوں آدمی ایک باقاعدہ انداز سے جمع ہو جاتے
ہیں - پہلے دروازوں کو اور کھڑکی کو دیکھ چکے ہیں -
اب بڑی خانہ‌دار میز کو دیکھ رہے ہیں -]

ڈاکر — تو اب یہ معاملہ بغیر عدالت گئے تو رہتا
نہیں - اگر کہیں کوئی کور کسر ہو تو ابھی
بتا دینا -

[دوسرے اجنبي سے]

تم تو اس عورت سے ذاتي طور سے واقف
هو ؟

دوسرا اجنبي -- اور آپ کیا سمجھتے هیں ؟ میں
بھلا ایسے معاملات میں اِن بازاریوں کا اعتبار
کرتا ! جب یه تشریف لائي تھیں تو بڑي
سفارشوں سے آئي تھیں اور اپنا کام بھي
خوب کرتي تھیں - دوپاگے لگے هوئے تھے -
کیوں جارج ، هے کہ نہیں ؟

پہلا اجنبي — هم لوگوں نے دو مرتبه حاضري اور
خدمتوں کا معاوضه خود دیا هے -

دوسرا اجنبي — میں دیکھتے هي پہچان لونگا -
وہ تو خوبصورت سي عورت هے ' چہرہ پر
ایک آب تاب ایک خاص نمک هے - اب
کیا اتنے دنوں میں صورت تھوڑي هي بدل
گئي هوگي !

پہلا اجنبي -- همیں اس معامله کو طشت از بام

" کرنے کي ضرورت کیا ھے ؟

ڈاکو — طشت از بام کرنا ضروري نہیں ھے ، صرف دھمکیوں میں کام چل جائیگا - لیکن سمجھ لینا چڑھے تو امرت پا گئے گرے تو چکنا چور — وھی مثل ھے - اور وہ آدمي ھے بے تحاشا گدّےباز - نشانہ خالي نہ جانا چاھئے - تم دونوں صاحب کہ دو تو سمجھ لو کہ مار لیا - اور کیا ؟

دوسرا اجنبي — اور ھم لوگوں کا وقت تو فاضل ھي ھے گویا کہ یہاں دوڑے پھر رھے ھیں !

ڈاکو —

[پہلے اجنبي کی جانب سر ھلاتے ھوے]

جارج کو سب حال معلوم ھے - وہ سب ٹھیک ھو جائیگا - تم مطمئن رھو - میں تم کو اطمینان دلاتا ھوں - ساري ذمہ‌داري میرے سر ھے -

دوسرا اجنبي — اگر اُس عورت کي شادي ہو چکی ہے تو میں خواہ‌مخواہ کو اس کي زندگي برباد بھي کرنا نہیں چاہتا -

ڈاکر — نہیں، اُس کو نقصان کوئي نہیں پہنچانا چاہتا - اس سے کسي کو خصومت نہیں ہے - میں تو صرف ہارن بلوئر کو دبوچ لینا چاہتا ہوں - اور جب تک توبہ نہ کریں چھوڑنا نہیں چاہتا -

[یہ دونوں شخص ایک دوسرے سے کسي قدر ہٹ جاتے ہیں اور بیگم ہل کرایست داہني جانب سے آتي ہیں -]

ڈاکر — آداب عرض، بیگم صاحب ! یہ وہي میرے رفیق شریک ہیں - ہارن بلوئر صاحب بھي آ رہے ہیں -

بیگم ہل کرایست — ہاں، گیارہ بجے آتے ہیں - مجھے دوسرا خط لکھنا پڑا -

ڈاکر — کیا سرکار نہیں ہیں ؟

بیگم هل کرایست — میں نے اُن سے کہا نہیں -

ڈاکر —

[سر ھلاتے ھوئے]

ھمارے دوست وھاں تشریف رکھینگے
اور پھر جیسا بنیگا اُن سے کام لے سکتے
ھیں -

[داھنی جانب کو اشارہ کرکے]

بیگم هل کرایست —

[اجنبی اشخاص سے]

آپ ادھر تشریف رکھیں !

[دروازہ کھولے کھڑی رھتی ھے اور وہ لوگ کمرہ میں
چلے جاتے ھیں]

ڈاکر —

[دستاویز دکھاتے ھوے]

میں نے یہ مسودہ بنوا لیا ھے اور قانوناً
مکمل کرا لیا ھے - بڑی پھرتی سے کام
ھوا - اس کے رو سے لانگ میڈو اور سنٹری

کا صاحب کے نام چار ہزار پانسو پر انتقال
نامہ ہوتا ہے - آپ خیال فرمائیے اگر اس
موذي ہارن بلوئر نے اس پر دستخط کر
دئے تو ایک عزت آبرو خاک میں مل جائیگي
دوسرے پورے چھ ہزار کا خسارہ ہوگا -
لیکن یہاں ایسا پڑوس بھي تو کسی
طرح قابل برداشت نہیں ہے -

بیگم ہل کرایست -- لیکن راز کو فاش کر دینا
تو ہر وقت ہمارے امکان میں رہیگا -

ڈاکر -- ہاں ، یہ تو ٹھیک ہے - لیکن کون جانے کل
کیا ہوتا ہے - اور کس کس بات کا آپ
ثبوت دیتی پھریںگي ؟ اور ایسے آدمي کا
اعتبار ہي کیا ہے ؟ میرے اوپر تو خار ہي
کھائے ہے ، یہ تو مجھے خوب معلوم ہے -

بیگم ہل کرایست --

[غور سے ڈاکر کي طرف متوجہ ہو کے]

لیکن اگر اس نے دستخط کر دئے جب تو

شرافت کا تقاضا یہي ہوگا کہ —

ڈاکر — ہاں ' پھر تو مجبوري ہے - اور میں اُس کو نقصان پہنچانا چاہتا بھي نہیں - لیکن یہ میں نے اس لئے کہہ دیا کہ کس کس کي زبان پر آپ مُہر لگائینگي ؟

بیگم ہل کرایسٹ — ہاں ' اب اس کي کون سي ذمہ داري ہو سکتی ہے ؟

[آنکھوں آنکھوں میں اشارہ ہوتا ہے — اور دونوں سے کوئي بھي دوسرے کي نگاہ کو منظور نہیں کرتا -]

آ تو رہا ہے کوئی موٹر - اس گاڑي میں خدا جانے کہاں کا شور ہوتا ہے - اتني بھڑ بھڑ تو کوئي گاڑي نہیں کرتي -

ڈاکر — پہلے تو بہت دولتیاں جھاڑیگا - بہت پھت پھتائیگا لیکن جب تک خود نہ کہے کہ میں جو کہئے ماننے کو حاضر ہوں جب تک نہ مانئیگا - اس کاغذ کا ذکر نہ ہو -

[دستاویز اپني جیب میں رکھ لیتا ہے]

اگر کارخانہ نہیں کھولتا ھے تو سنٹری
اس کے کس کام کی ھے - میرا تو خیال
ھے کہ وہ بھی سوچیگا کے بھاگے بھوت کی
لنگوٹی ھی بھلی جو کچھ بچ جائے
غنیمت ھے !

[بیگم ھل کرایست اپنا سرخم کر لیتی ھے - فیلوز
بائیں سے داخل ھوتا ھے -]

فیلوز ---

[معذرت کے انداز سے !]

ھارن بلوئر صاحب آئے ھیں - کہتے ھیں
کہ بلانے سے آئے ھیں ' وعدہ ھو چکا ھے
ملنے کا -

بیگم ھل کرایست --- ھاں درست ھے -

[ھارن بلوئر اندر آتا ھے اور فیلوز باھر جاتا ھے]

ھارن بلوئر ---

[بغیر سلام بندگی کے]

میں صرف یہی دریافت کرنے آیا ھوں کہ

آخر اِن خطوں کا کیا مطلب ھے ؟

[دونوں خط جیب سے باھر نکالتا ھے]

اور اگر آپ اسے پسند کریں تو ھم آپ تنہائي میں اس موضوع پر گفتگو کر لیں -

بیگم ھل کرایست — ڈاکر کو یہ کیا اور بہت سا حال معلوم ھے - یہ تو میرا جانا ھوا ھے -

ھارن بلوئر — ڈاکر کو معلوم ھے ؟ خیر ' آپ نے دوسرے خط میں لکھا ھے کہ میري بہو نے مجھے مغالطہ دیا ھے - میں بہو کو بھي ساتھ ھي لیتا آیا ھوں - آخر دیکھوں آپ کیا کہینگي - اگر صرف یہ چال تھي کہ میں یہاں دوبارہ چلا آؤں تو خیر ' ورنہ بہو کے منھ پر کہئیگا کہ مجکو مغالطہ دیا ھے -

[کھڑکی کي طرف ایک قدم بڑھتا ھے]

بیگم ھل کرایست — ھارن بلوئر صاحب ' میري نظر

میں تو پہلے آپ سن لیں ، اس کے بعد ہم
لوگ بہو رانی کے منھ پر کہنے کو تیار
ہیں - پہلے آپ تو سن لیجئے کہ کیا معاملہ
ہے - ہم کچھ آپ کو خواہی نخواہی
نقصان نہیں پہنچانا چاہتے -

ہارن بلوئر — خیر ، شکر ہے ! اچھا ، میں سنوں تو
کہ آپ نے کون کون سی دروغ‌بیانی یہاں سن ،
رکھی ہیں یا گڑھ رکھی ہیں - آپ نے
اور ڈاکر صاحب نے مل کے - قانوں بھی ہے
ایسی توہیں و آبرو ریزی کا — یہ بھی آپ
کو یاد رکھنا چاہئے - میں باز نہیں رہونگا
یہ واضح رہے -

بیگم ہل کرایسٹ — ہارن بلوئر صاحب ، قانون طلاق
سے بھی آپ واقف ہیں کہ نہیں ؟

ہارن بلوئر — جی نہیں !

[بہت پریشان ہوکر]

یعنی ؟

بیگم ہل کرایست — اتنا تو معلوم ہي ہوگا کہ
بدچلني سے طلاق ہوتي ہے اور مقدمہ
بازي لازم آتي ہے -

ہارن بلوئر — ہاں ، میں جانتا ہوں - آخر بات کیا
ہے ؟

بیگم ہل کرایست — جب مقدمہ چلتا ہے یا چلنے
کو ہوتا ہے تو مرد جس کو طلاق دي جاتي
ہے اکثر ہوٹل میں اجنبي عورت کو ساتھ
لے کے جاتا ہے - مجھ کو نہایت افسوس کے
ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کي بہو راني
شادي سے پہلے اسي معزز خدمت پر
ممتاز تھیں - لوگ ٹکے دے کے اُن کو
ٹیکا لے جاتے تھے -

ہارن بلوئر — خدا کي مار !

ڈاکر —

[جلدي سے]

سب ثابت ہو چکا ہے — لفظ لفظ !

ھارن بلوئر — جھوٹے زمانے کے! ایسي غلط بیاني
کرکے جان چھڑانا چاھتے ھیں - زبان نہ
جل گئي ایسي کفر کي باتیں کہتے!
ڈاکر، بچا اگر عدالت فوجداري میں
تم کو نہ رگیدا ھو تو بات نہیں!

ڈاکر — ابے چل مردود! کل دیکھا تھا کون صاحب
میرے ساتھ تھے؟ وھي ھیں جو آپ کي
بہو سے یہي خدمت لے چکے ھیں -

ھارن بلوئر — یہ گڑھنت ہے، سازش ہے!

بیگم ھل کرایست — تو اس میں بات ھی کیا ہے؟
بلا لیجئے اپني بہو کو!

ھارن بلوئر —
[پہلے پہل خطرہ میں پھنس جانے کا احساس کرتے
ھوئے]
بے غیرت! جھوٹے! بے ایمان!

بیگم ھل کرایست — اگر یہ بات ہے تو ابھي صاف
ھو جائیگا، دودھ کا دودھ پاني کا پانی

ابھي هوا جاتا هے - بلا لو اپني بہو کو !

هارن بلوئر —

[یہ دیکھ کے کہ اس کا کوئي اثر نہیں ہوتا سننے والوں پر]

میں ابھي بلاتا هوں - سراسر بہتان !

بیگم هل کرایست — خدا کرے بہتان ثابت هو !

[هارن بلوئر کھڑکي سے باهر چلا جاتا هے - ڈاکٹر دائیں کو دروازہ کے پاس چلا جاتا هے - دروازہ ڈھول کے اندر کے لوگوں سے بات چیت کرتا هے - بیگم هل کرایست اپنے هونٹھ تر کر رهي هے اور رومال بار بار منھ پر پھیر رهی هے هارن بلوئر واپس هوتا هے - آگے آگے خود پیچھے پیچھے کلو ' سخت گیري اور مقابلے کے لئے بالکل تیار هے]

هارن بلوئر — اچھا ' اب دیکھئے اس تہمت کے پرخچے کیسے اُڑتے هیں -

کلو — کون سي تہمت ؟

هارن بلوئر — کہ تم اس سے پہلے ویسي عورت کا

کام کرتي تھیں ! میرا تو دل قبول نہیں
کرتا - معلوم نہیں کن الفاظ میں کہوں !

کلو — اچھا ! اچھا ، کیا ہوا ؟

ھارن بلوئر — اس عورت کا کام کرتی تھیں جو
مردوں کے ساتھ جاتي ھے جب وہ طلاق
دلوانے جاتے ھیں -

کلو — کون کمبخت کہتا ھے ؟

ھارن بلوئر — یہ بڑي بي کہتي ھیں ، اور ان کے
یہ دونوں کُتے کہتے ھیں !

کلو —

[بیگم ھل کرایست کي طرف منھہ کرکے]

کیوں ؟ یہی کہنا شرافت ھے — کیوں ؟

بیگم ھل کرایست — سچ ھے یا جھوٹ ، یہ بتاؤ
پہلے !

کلو — جھوٹ !

ھارن بلوئر —

[سخت غصہ سے]

میں تو کہتا تھا ' تم کو دونوں کو ان کے
پیروں پڑاکے جب مانونگا !

ڈاکر —

[داھنی طرف کا دروازہ کھول کے]

چلے آئیے !

[پہلا اجنبی اندر آتا ھے - کلو گویا سخت کوشش
کرکے جو بالکل واضح ھو جاتی ھے اس سے مقابلہ کرنے
کو کھڑی ھو جاتی ھے -]

پہلا اجنبی — کہئیے بیگم وین صاحبہ ' کیسا مزاج
ھے ؟

کلو — میں تم کو نہیں پہچانتی -

پہلا اجنبی — ھاں ' آپ کا حافظہ کچھ خراب معلوم
ھوتا ھے - کل تک تو خوب چاھتی تھیں
آج بھول گئیں — ایک ھی دن میں ! وہ
ایک دن ھوا یا تین سال ھوئے ایک ھی
بات ھے -

کلو — تم هو کون آخر ؟

پہلا اجنبي — کا هے کو ؟ — کا هے کو ؟ اب کهل جاؤ - کسٹر والے مقدمه کو بهول گئیں !

کلو — میں که چکي کہ میں تم کو نہیں جانتي -

[بیگم هل کرایست سے]

تم یه ناگن کب سے هو گئیں ؟

پہلا اجنبي — تو کیا مجھے آپ کي یاد داشت تازہ کرني پڑیگي کیا ؟

[اپنا نوٹ بک نکالتا هے]

سنئے آج سے تین سال پیشتر تاریخ ۳ اکتوبر بیگم وین کو فیس اور اخراجات کے لئے دئے گئے ۲۰ پونڈ بولو هوٹل میں - اسي طرح ۱۰ اکتوبر کو پهر فیس وغیرہ دئے گئے ۲۰ پونڈ -

[هارن بلوئر سے]

آپ ذرا اِن اندراجات کو دیکھ کے اپنا

اطمینان کر لیجئے - بالکل سچ اور صحیح
اندراجات ہیں -

[ہارن بلوئر دیکھنے کے لئے آگے بڑھتا ہے لیکن پھر
ٹھہر جاتا ہے اور کلو کی جانب دیکھتا ہے]

کلو —

[مرگی کی سی کیفیت سے]

جھوٹ ! سراسر جھوٹ !

پہلا اجنبی — کیوں بنتی ہو؟ ہم کچھ تمہاری
عزت خاک میں ملانے نہیں آئے ہیں -

کلو — مجھے یہاں سے لے چلو - میں ایسا برتاؤ
برداشت نہیں کر سکتی -

بیگم ہل کرایست —

[دبی زبان سے]

اب کھل جاؤ - کیوں بھانڈا پھوڑاتی ہو؟

کلو — بہتان ! سراسر بہتان !

ہارن بلوئر — کبھی تم کو ویں بھی کہتے تھے ؟

کلو — نہیں ' کبھی نہیں -

[کھڑکی کی طرف جانے کو بڑھتی ہے لیکن چونکہ راستے میں ڈاکٹر کھڑا ہے ٹھہر جاتی ہے -]

پہلا اجنبی —

[داھنے کو جو دروازہ ہے اس کو کھول کے]

ھنری ' چلے آؤ -

[جلدی سے دوسرا اجنبی شخص داخل ہوتا ہے — اس کو دیکھ کے کلو کے رہے سہے حواس جاتے رہتے ہیں - ہاتھ پھیلا دیتی ہے ' ہانپنے لگتی ہے اور بائیں جانب سراسیمہ گر پڑتی ہے - اپنا منھ دونوں ہاتھوں سے چھپاکے کھڑی ہو جاتی ہے - اس سے اقبال حقیقت اس قدر واضح ہو جاتا ہے کہ ھارن بلوئر ست پڑتا جاتا ہے اور اس کے پاؤں کانپ جاتے ہیں - ایک رنگین رومال جیب سے نکال کے اپنا منھ پونچھنے لگتا ہے -]

ڈاکٹر — اب یقین آیا کہ اب بھی نہیں ؟

ھارن بلوئر — ان لوگوں کو یہاں سے ہٹا دو -

ڈاکٹر — اگر اب بھی کچھ کسر باقی ہو تو اور

شہادت حاضر ہے - دفتر کا دفتر شہادت
کا ہے -

ہارن بلوئر —

[کلو کی طرف دیکھتا ہوا]

نہیں ، کافی ہے ! ان لوگوں کو باہر لے جاؤ -
مجھکو اور کلو کو یہاں تنہا رہنے دو -

[ڈاکٹر داھنی جانب سے اُن لوگوں کو باہر لے جاتا ہے - بیگم ھل کرایست ہارن بلوئر کے پاس سے کھڑکی پر چلی جاتی ہے - ہارن بلوئر ایک دو قدم کلو کی جانب بڑھتا ہے -]

ہارن بلوئر — میرے خدا !

کلو —

[پھوٹ کے روتی ہے]

چارلی کو معلوم نہ ہونے پاے ! چارلی نہ
جاننے پاے !

ہارن بلوئر — چارلی ! یہی کمائی کرتی تھیں !

[کلو نہایت غمناک آواز سے روتي ھے]

تو یہی حاصل تمہارے خاندان میں شادي
کرکے! ڈوب مر ، چڑیل کہیں کي!

کلو — چارلي سے نہ کہنا!

ھارن بلوئر — ستیاناس کر دیا! اب کہتي ھے
ایسا نہیں ویسا نہیں! میرا خاندان ، میرا
کاروبار ، میري آیندہ بہبود سب متي میں
مل گئی!

کلو — اگر آپ میري جگہ ھوتے تو ....

ھارن بلوئر — ھاے رے یہ ھل کرایست لوگ!
ان سے جان کي بازي لگی ھوئی ھے -

کلو —

[بالکل بے دم ھو کے]

میرے ابا جان!

ھارن بلوئر — اب جو کمبخت تونے پھر ھم کو
ابا جان کہا — تیرے منھ کو —

کلو — میرے پیٹ میں بچہ ہے!

ہارن بلوئر — ہائے، ہائے! ارے غضب!

کلو — اُسی اپنی اولاد کی اولاد کے صدقے میں! جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں مان جاؤ اور کسی سے نہ کہنا - چارلی پر یہ راز نہ کھلنے پائے -

ہارن بلوئر —

[دوبارہ اپنی پیشانی پونچھتے ہوئے]

آپس میں یہ چوری! ہائے، میں کیسے چھپاؤنگا ستم ہو گیا! غریب چارلی کی تو زندگی پر پانی پھر گیا!

کلو —

[یکبارگی غضبناک ہوکے]

راز نہ رکھو گے؟ تم کو راز رکھنا پڑیگا - دیکھوں تم کیسے چارلی سے کہتے ہو - میں دل پر رکھ لوں جب ہی تک خیر ہے، ورنہ خیر نہ سمجھنا - میں نے بہت

دنیا دیکھي ھے اور جوانی ویسے ھی
نہیں گنوائي ھے میں کہے دیتي ھوں —

ھارن بلوئر —

[اس کو اس نئي روشني میں دیکھ کے متعجب]

ارے ، ارے ! تو تو عجیب شیرنی ھے !
کمبخت ھم تو تجھے دیوی سمجھتے
تھے ۔

کلو — میں چارلي سے محبت کرتي ھوں ! میں
چارلی کے لئے جینے مرنے کو تیار ھوں -
میں جي نہیں سکتي بغیر چارلی کو
دیکھے ! میں جانتي ھوں کہ آپ ھم کو
نہ بخشیںگے لیکن چارلي ....

[ھارن بلوئر اپنے بڑے بڑے ھاتھوں سے ایک سخت
گھبراھٹ کا اشارہ کرتا ھے]

ھارن بلوئر — مجھ سے تو کچھ کرتے ھي نہیں
نبتا ! میري تو لوتیا ڈوب گئي - چلو ! موٹر
کے پاس انتظار کرو ، میں آتا ھوں -

[کلو اس کے پاس سے ہو کے بائیں جانب سے چلي جاتي هے]

[خودبخود بڑبڑاتا ہوا]

میں تو کسي کام کا نہ رہا ! دشمن اب کچل ڈالینگے، لیکن خیر دیکھیں اب کیا ہوتا هے۔

[کھڑکي تک جاتا هے اور داهني جانب اشارہ کرتا هے]

[بیگم هل کرایست اندر آتي هے]

آخر اِس رازداری کا معاوضہ کیا چاهتي هیں آپ ؟

بیگم هل کرایست — کچھ نہیں !

هارن بلوئر — کچھ نہیں۔ کیوں نہ ہو ! کچھ نہیں۔ اتني دردسري کي هے بیکار کے لئے !

بیگم هل کرایست — جو چٹکي کاٹیگا اس کو پنجہ مارا جائیگا۔ آخر سنتري کا تمہارے پاس کیا کام هے ؟

ھارن بلوئر — اسی لئے مجھ سے نو ھزار پانچ سو پونڈ دلوا دئے !

بیگم ھل کرایست — تو ھم پھر خرید لیں گے تم سے -

ھارن بلوئر — کتنے میں ؟

بیگم ھل کرایست — اتنی ھي قیمت پر سنٹری جنگلی میں مس مللز دے رھي تھیں - اور لانگ میڈو جنگلے میں ھم سے تم نے لي ھے - کل چار ھزار پانچ سو پر -

ھارن بلوئر — کیا کہي ھے ! اور میرے نو ھزار خاک میں مل گئے مفت ھی میں ! نہ ' نہیں ! میں خود اپنے قبضہ میں رکھونگا - اور جب تک یہ جایداد میرے قبضہ میں ھے دیکھوں تم کیسے منھ سے نکالتي ھو تم لوگ یہ بات -

بیگم ھل کرایست — نہیں ' ھارن بلوئر ! پھر سوچ لو - مصلحت یہي ھے کہ ھم کو یہ

جایداد قیمتاً دے دو - جیکمین والے معاملہ میں تم نے اپنی زبان دے کے وعدہ‌خلافی کی - اب تمہارا کیا اعتبار ؟ غارت ہو جائے گھر ہمارا - کیا پروا ! لیکن تم کو بھی اس کے غارت کرنے کے قابل نہ رکھینگے ہم ! یہ نہ ہوگا کہ جب چاہو ہم کو کچل ڈالو - اب تو صاف سی بات ہے ، یا تو سنڈری اور لانگ میڈو ہمارے ہاتھ بیچ دو نہیں تو پھر تم جانو !

ہارن بلوئر — ایسا نہ ہوگا - یہ سراسر بہتان ہے !

بیگم ہل کرایست — اچھی بات ہے ، چلئے قصہ چکا - تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش - کسی کے سامنے تو ہوئی نہیں یہ بات چیت !

ہارن بلوئر —

[سخت غضبناک لہجہ میں]

قسم خدا کي ! هو بڑي چالاک - کھاؤ قسم
اپنے پیر پیغمبر کي کہ تم یا تمھارے
خاندان کا کوئي یا تمھارے مختار یا
جیتے جی کسي سے اس کا نام تک نہ
لینگے -

بیگم هل کرایست — اگر جایداد دے دو گے تو نہ
کھینگے -

هارن بلوئر — ڈاکٹر کہاں هیں ؟

بیگم هل کرایست —

[داهنے دروازہ تک جاکے]

ڈاکٹر صاحب !

[ڈاکٹر اندر آتا ہے]

هارن بلوئر — آپ کا " زبردستي نامہ " تو تیار
هی هوگا ؟

[ڈاکٹر دانت نکال کے دستاویز پیش کرتا ہے]

یہ تو بڑی شیطنت ہے سازش کا ہے کي -
یہاں انجیل ہے ؟

بیگم هل کرایست — میری زبان کی کہی بات پتھر
کی لکیر ہے - یہاں تو وهی مثل ہے
جان جائے پر آن نہ جائے -

هارن بلوئر — معاف کیجئیگا - لیکن میرا اطمینان
بهی تو کوئی چیز ہے ؟

بیگم هل کرایست — بہتر ہے -

[الماری سے ایک چھوٹی جلد انجیل کی لے کے]
یہ لیجئے انجیل حاضر ہے -

ڈاکر —

[دستاویز کو خانہ‌دار میز پر پھیلا کے —]
یہ ایک مختصر سی دستاویز انتقال جایداد
ہے یعنی سنڈری ، اور لانگ میڈو — پہلے
مس ملنز کے بیعنامہ کا تذکرہ ہے اور پھر
جان هل کرایست کے بیعنامہ کا ذکر ہے اور
پھر وهی رسمی عبارت - چونکہ مذکورہ بالا
جایداد کا بیعنامہ جان هل کرایست کے
نام بدرستی هوش و حواس کر دیا ہے -

بالعیوض مبلغ چار هزار پانسو پونڈ کر
دیا هے - لہذا آج سے انتقال جایداد بحق
هل کرایست وغیرہ وغیرہ - یہاں دستخط
کر دیجئے - میں گواهي کئے دیتا هوں -

هارن بلوئر —
[بیگم هل کرایست سے]
وہ کتاب هاتھ میں اُتھاؤ اور پہلے حلف لو "میں خدائے لایزال کی قسم کھاتي هوں کہ کلو هارن بلوئر کي بابت کسي شخص سے بھی کوئی لفظ اپنے معلومات کا زبان پر نہ لاؤنگي -"

بیگم هل کرایست — نہیں ' هارن بلوئر صاحب ! آپ پہلے دستخط کر دیجئے - هم لوگوں کا قول جان کے ساتھ هے -

[هارن بلوئر خوفناک انداز سے ان کي طرف دیکھ کے قلم اُتھاتا هے — دوبارہ دستاویز پر ایک سرسري نظر ڈالتا هے اور دستخط کر دیتا هے — ڈاکٹر گواهي کرتا هے]

بیگم هل کرایست — هم اپني حلف میں اتنا اضافہ

کرنا چاهتے هیں کہ ”جب تک هارن بلوئر کے خاندان والے همارے ساتھ کوئي بدي نہ کرینگے“ -

هارن بلوئر —

[ناک سکوڑ کے]

اس کو اپنے هاتھ میں لو اور دونوں کے دونوں ساتھ ساتھ قسم کھاؤ -

بیگم هل کرایست —

[کتاب هاتھ میں لے کے]

میں حلف لیتي هوں کہ میں دنیا میں کسي شخص سے بھی اپني معلومات کا ایک لفظ بھي کلمو هارن بلوئر کي بابت نہ کهونگي جب تک هارن بلوئر خاندان کے لوگ میرے ساتھ بدي نہ کرینگے -

ڈاکر — میں بھی حلف لیتا هوں -

بیگم هل کرایست — میں اپنے خاوند کو بھي پابند کرتي هوں -

هارن بلوئر — اور وہ دونوں آدمي کہاں ہیں ؟

ڈاکر — وہ تو چلے گئے - ان سے کیا واسطہ ؟

هارن بلوئر — اور تم هي سے کیا واسطہ ؟ تم سے مطلب کیا ھے کہ کس عورت نے پچھلے زمانے میں کیا کیا' کیا نہیں کیا ؟ خیر' آداب عرض !

[جاني دشمن کي نظر سے اُن کو دیکھ کے بائیں جانب سے چلا جاتا ھے اور پیچھے پیچھے ڈاکر جاتا ھے -]

بیگم هل کرایست —

[دستاویز پر هاتھ رکھ کے -]

محفوظ !

[بڑي کھڑکي پر سے هل کرایست اور اس کے پیچھے جل داخل هوتي ھے -]

[دستاویز هاتھ میں اُٹھا کے]

دیکھئے ! ابھي ابھي تو رخصت هوئے هیں هارن بلوئر صاحب - دھمکي دینا تو لابدي تھا - بس پھیل گئے اور چپکے دستخط کر دیئے - کان تک نہیں هلایا - هم

نے حلف لی ھے کہ کسی سے کچھہ نہ کہینگے -
اب ٹھیک کر دیا ھے ھم نے -

[ھل کرایسٹ دستاویز کو غور سے پڑھتا ھے]

جل —

[خوف زدہ ھو کر]

ھاں ، کلو گاڑی میں جاتی ھوئی ملی تھی -
امی جان کلو کا کیا حال ھوا ؟

بیگم ھل کرایسٹ — پہلے تو انکار کیا لیکن جب ھمارے گواہ کو دیکھا تو ھاتھہ پاؤں پھول گئے -

[اپنے خاوند سے]

بڑی خیر ھوئی تم یہاں نہ تھے اُس وقت -

جل —

[یکایک]

میں جاتی ھوں - کلو سے ملاقات کرونگی -

بیگم ھل کرایسٹ — خبردار ، جل ! تم کو کیا خبر ھے وھاں کیا کیا کرشمہ کر چکی ھے ؟

جل — میں تو ضرور جاؤنگي - بچاري کا برا حال
هوگا !

هل کرایست —

[جل سے]

تو تم اس کے ساتھ کون سا سلوک کروگی
جاکے ؟

جل — سلوک کیوں نہ کرونگي ؟ بہت سلوک کر
سکتي هوں -

بیگم هل کرپست — سمجھتي بھي ہے کچھ چھوکري
کہ نہیں ؟ جیتے زندگاني هم لوگ ایک دوسرے
کے جانی دشمن هیں - اب اگر نہ سمجھے تو
گدھي ہے اور کیا کہوں !

جل — کچھ بھي هو - میں تو ضرور جاؤنگي -

بیگم هل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

منع کرو اس کو -

ھل کرایست —

[بھویں تان کے کہتا ھے]

جل ، تمیز سیکھو -

جل — اگر میرا پاؤں اس طرح اونچا نیچا پڑ
جاتا تو کسي کي بھي میري موافقت میں
ایک بات کتني بھلي لگتي ، ابا جان !

بیگم ھل کرایست — تمہارا پاؤں اس طرح اونچا
نیچا پڑ ھي نہیں سکتا -

جل — اب یہ تو جب تک پڑے نہ جب تک
کیا معلوم ! کون کیا کہے !

ھل کرایست —

[اپني بیوي سے]

اچھا ، جانے دو - اس جوان جہاں عورت کي
خرابي کا مجھے سخت افسوس ھے -

بیگم ھل کرایست — ھاں ، تم تو کوئی تمہاری
جیب کتر لے تو اس کي حالت پر بھي
افسوس کرو گے -

هل کرایست — ضرور ، اس کي حالت پر بهي افسوس
کرنا چاهئیے - اُس کو غریب کو ملیگا هي
کیا جب هم سنتری کے دام دینگے ؟ بڑا
دهوکا هو گیا اس کو !

بیگم هل کرایست —

[ترشروئي سے]

یه خوب هے ! گهر کا گهر تباه هونے سے
بچایا ! اس کا یه انعام تم بهي دو اور
جل بهي - احسان‌مندي اسي کا نام
هے !

جل —

[دهیمي هوکے]

اور امي جان ، هم لوگ بڑے شکر گذار
هیں - ابا جان ، آپ بهي شکریه ادا کر
دیجئے -

هل کرایست — اب گهر بچنے کا حال تو یه هے
که گهر نهیں بچا جان بچي هے - مجهے

" باتیں تو بہت بنانی آتي نہیں - لیکن آخر شکریہ میں کیا کروں ؟ ایک ٹانگ پر کھڑے ہوکے ککڑوں کُوں بولوں کیا ؟

جل — ہاں ، ہاں ابا ! بس یہ ٹھیک ہے - امي جان ان کر پکڑ لو ذرا اور میں —

[یکایک اس کا انداز سنجیدہ ہو جاتا ہے]

" نہیں ، نہیں ! کلو کا خیال دل سے نہیں اُترتا -

ایک منٹ کے لئے پردہ گرتا ہے

دوسرا سین

شام کا وقت

جب پردہ اُٹھتا ہے تو کمرہ خالی ہے اور اندھیرا ہے — صرف کھڑکی کھلی ہے اور اس میں سے چاندنی آ رہی ہے —

کلو ایک کالا برقع پہنے کمرے سے باہر چاندنی میں دکھائی دیتی ہے — وہ آکے پہلے جھانکتی ہے، کچھ دور آگے نکل جاتی ہے، واپس آتی ہے، اور رکتے رکتے کمرہ میں داخل ہوتی ہے — برقع اُتارنے پر سفید لباس میں نظر آتی ہے اور وہ کبوتری اس دھندلکے میں اس طرح کھڑی ہے کہ کبھی آگے بڑھتی کبھی پیچھے ہٹتی ہے جیسے ایک جگہ پر ٹھہرنا دشوار ہے — یکبارگی کھڑی ہو کے کان لگا کے سننے لگتی ہے —

رولف —

[باہر سے آواز دیتا ہے]

کلو! کلو!

[خود سامنے آتا ھے]

کلو —

[کھڑکي تک جاکے]

یہاں کیا کر رھے ھو؟

رولف — اور آپ کیا کر رھي ھیں؟ میں تو تمہارے پیچھے پیچھے چلا آیا -

کلو — جاؤ یہاں سے -

رولف — آخر بات کیا ھے؟ کچھ معلوم بھی ھو -

کلو — چلے جاؤ - زیادہ بک بک نہ کرو — واہ! واہ رے گلاب!

[کھڑکي کے پاس ایک میز پر ایک بڑے سے گلدان میں گلاب کا گلدستہ رکھا ھے - اس کو سونگھنے لگتي ھے -]

واہ کیسے مزے کي خوشبو ھے!

رولف — آج شام کو جل کیسے آئي تھي ؟

کلو — میں کچھ نہ بتاؤنگي - تم چلے جاؤ یہاں سے -

رولف — میں تم کو اس حالت میں یہاں کیسے چھوڑ سکتا ہوں ؟

کلو — کس حالت میں ؟ اچھي تو ہوں میں - مجھے کیا ہوا ھے ؟ خیر ' اگر یہي چاھتے ہو تو راستہ میں انتظار کرو ' ورنہ جیسا جي چاھے -

[رولف وھاں سے چلنے کو تیار ھوتا ھے ' پھر رک جاتا ھے - کلو کي جانب دیکھتا ھے - بالاخر چلا جاتا ھے -]

[ایک غمزدہ آواز سے پھر تھرا کے رہ جاتي ھے - کبوتري کي طرح اِدھر اُدھر ٹہلتي ھے اور کھڑکي کے پاس کان لگا کے کھڑي ھو جاتي ھے - کچھ آوازیں سنائي دیتي ھیں - بائیں جانب جیسے ھل کرایسٹ اور جل کو آتے دیکھتي ھے - تیر کي طرح کھڑکي سے باھر چلي جاتي ھے اور داھنے کو مڑ جاتي ھے -]

[وہ لوگ آکے بجلي کا بٹن دباتے هیں اور کمرہ میں روشني هو جاتي هے اور آتشدان کے قریب آجاتے هیں - هل کرایست ایک آرام کرسي پر بیٹھہ جاتا هے اور جل هتھے پر بیٹھہ جاتي هے - یہ لوگ شام کي بہت سادي پوشاک میں هیں]

هل کرایست — اچھا ' اب بتاؤ کیسي گزري ؟

جل — کوئي بات خاص نہیں هے ' آبا جان - مارے ڈر کے میرے تو حواس گم هو گئے کہ ایسا نہ هو کہیں اوروں سے ملاقات هو جائے - اور آخر کار رولف سے مڈبھیڑ هو هي گئي - لیکن میں نے اس کو بتا دیا اور وہ مجھے اپنے کمرہ میں لے گیا - "دیوانخانہ" کہتے هیں اس کو - یہ دیوانخانہ کہاں سے کھود کے نکالا گیا هے ؟ عجب لفظ هے یہ تو !

[غور کرتے هوئے]

لیٹنے کا کمرہ - خیر ؟

جل — وہ تو اس حلیہ سے بیٹھي هوئي تھي -

[دونوں گھٹنوں پر کہنیاں ٹیک کے ٹھڈی دونوں ہاتھوں پر لئے ہوئے]

اور عجیب ایک ڈراؤنی آواز سے کہا "کیا مانگتی ہو؟" میں نے کہا "مجھے سخت افسوس ہے ' لیکن میرا خیال تھا کہ تم شاید اسے پسند کروگی -

ہل کرایسٹ — پھر ؟

جل — اس نے تو مجھے گھور کے دیکھا اور کہا "جانتی تو سب ہو - کیا جانتی نہیں ہو" میں نے کہا "یوں ہی کچھ کچھ جانتی ہوں" اور حقیقتاً میں جانتی تو ہوں نہیں - کہنے لگی "بڑی مہربانی کی جو آ گئیں" - آبا جان ' وہ تو بالکل ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی تھی آخر اس کا قصور کیا ثابت ہوتا ہے ؟

ہل کرایسٹ — اصل جرم تو اس کا یہی ہے کہ اس نے نوجوان ہارن بلوئر سے شادی کر لی اور اس سے بتایا تک نہیں - "ہر کسے بہر

کارے ساختند" وہ دنیا ھي دوسري ھے -

جل --

[اپنے سامنے نظر جمائے دیکھتي ھوئي]

آبا جان ' وہ دنیا کیا بہت بھیانک ھے ؟

ھل کرایست --

[پریشان ھوکے]

معلوم نہیں ' جل - بعض لوگ اس کي پروا بھي نہیں کرتے - بعض مر مٹتے ھیں - اب معلوم نہیں کلو کس ڈھنگ کي ھیں -

جل -- ایک بات تو ضرور ھي ھے - اس کو چارلي سے دلي محبت ھے -

ھل کرایست -- یہي تو بڑي بات ھے ' یہی تو ستم ھے !

جل -- بیچاري ایسي سہمی ھوئي ھے ! میں کہتي ھوں کیا جانے کیا کر گزرے وہ -

ھل کرایست -- ایسي عورتیں بڑي سخت جان ھوتی

هیں - تم اپنے مزاج سے اس کا اندازہ نہ لگایا
کرو -

جل —— نہیں ' میں تو صرف ...... آہ ! بڑا ظلم
هے - میں تو دیکھ کے سوکھ گئي بالکل !

هل کرایست ——

[احساس کرتے هوئے]

هاں ' ایسا تو هوتا هي هے لیکن ایک طرح
پھر خیریت هوئی نہیں تو هم لوگ بھي
بھٹکے بھٹکے پھرتے اندھیرے راستہ میں -

جل —— یهي تو میں نے کہا - آبا جان ' مجھے سخت
افسوس هے - آدمی کو آدمي کے کام آنا
چاهئے -

هل کرایست —— بڑے اندیشہ کي بات تھی ' جل -

جل ——

[بیچین هوکے]

میں تو کچھ کہنا چاهتي تھی - بہت اچھا

ہوا میں چلي گئی وهاں - دل بھر آیا بالکل - درد معلوم هوتا ہے !

هل کرایست — کیا کیا جائے ؟ لڑائي هي ایسي چھڑ گئي - گھر کي حفاظت تو ضروري هی تھي - نه لڑتے تو کرتے کیا ؟ پیٹھ دکھانا تو مصلحت نه هوتا -

جل — مجھے تو آج گھر اچھا نہیں لگتا -

هل کرایست — کیا کیا جائے ؟ بڑي مشکل ' بڑے عذاب میں جان پڑ گئی ہے -

جل — آمی جان تو پھولی نہیں سماتیں ' اور ڈاکر کے چہرے سے تو مسرت ٹپکي پڑتي ہے - ابا جان ' میں اس آدمي کا بالکل هي اعتبار نہیں کرتي - یہ تو بڑا هي لڑاکو ' لڑاکو کیوں بلکہ جھگڑالو ہے -

هل کرایست — ہے تو ضرور -

جل — میرا تو خیال ہے کہ کلو اگر خودکشي بھي کرلے تو اس کے کان پر جوں نه رینگے -

ھل کرایست —

[مضطرب ھوکے]

خدا نہ کرے ! خدا نہ کرے !

جل — بھلا ایسا ھو تو آمي جان کو غم ھو کہ نہ ھو !

ھل کرایست —

[کھڑکی کي طرف گھوم کے]

کیا ھے ؟ جیسے کچھ آھٹ معلوم ھوتي ھے -

[زیادہ آواز سے]

کیا کوئي باھر ھے کیا ؟

[کوئي جواب نہیں - جل اُچھل کے کھڑکي کے پاس دوڑ جاتي ھے -]

جل — ارے تم ھو !

[داھنے کو لپکتي ھے اور کلو کا ھاتھہ پکڑ کے لے آتي ھے]

چلي آؤ ! چلی آؤ ! کوئي غیر نہیں ھے یہاں -

[ھل کرایست سے]

ابا جان !

ھل کرایست —

[پریشان ھوکے لیکن مہذبانہ انداز سے]

آئیے ' تشریف رکھئے !

جل — بیٹھئیے بیٹھئیے ' بہت پریشان معلوم ھو رھي ھیں آپ !

[کلو کو آرام کرسي پر بیٹھا دیتي ھے - اسي آرام کرسي پر جس پر ابھي تک خود یہ لوگ بیٹھے تھے - دروازہ بند کرکے کھڑکي کے پلے بند کر دیتي ھے اور جلدي سے پردہ برابر کر دیتي ھے -]

ھل کرایست —

[جیسے مشکل میں لیکن آرزومندي سے]

کوئي خدمت ؟

کلو — بڑی آفت ہے! آپ سے دریافت کرنے آ رہے هیں وہ!

هل کرایست — کون؟

کلو — وہ خود آ رہے هیں!

[گہري سانس لے کے ' ایسا معلوم هوتا هے جیسے سر سے پاؤں تک کانپي جا رهي هے لیکن بالاخر بڑی همت کر کے]

اب جلد هي واپس جاؤنگي - سوالات کي بوچھار رهتي هے - ان کو پورا شک هے کہ کوئي نہ کوئي راز هے -

هل کرایست — آپ اطمینان رکھئے هم لوگ منھ سے ایک لفظ نہیں نکال سکتے -

کلو —

[منت کرتي هوئي]

ارے ' ارے! یہ تو کافي نہیں هے - کیا ایسا نہیں هو سکتا کہ اُن سے کوئي ایسي

بات کہ دی جائے کہ جس کو درگزر کر
سکیں ؟ بڑی تقصیر پڑی - مجھے تو اس
دن کا شان گمان بھی نہ تھا - میں تو
یہی سمجھتی رہی کے اب مجھ جیسی
بدنصیبوں کی تقدیر کھل گئی جو
چارلس سے ملاقات ہوئی - میں بھی کوئی
ایسی ویسی نہیں ہوں - خیر ، اب اس
ذکر سے کیا حاصل ہے ؟

[اس کے ہونٹھ اس قدر کانپ رہے ہیں کہ گفتگو
بند کر دیتی ہے -]

[جل کرسی کے پاس کھڑی ہے اور اس کے بازو
تھپکتی ہے ھل کرایست بالکل خاموش کھڑا ہے اور دانت
تلے انگلی دبائے ہوئے - دانت سے جیسے اُسے کاٹ
رہا ہے -]

آپ یہ خیال کیجئے کہ میرے باپ البتہ
دوالیہ ہو گئے تھے اور میں خود ایک
دوکان پر کام کرتی تھی جب —

ھل کرایست —

[اطمینان دلاتے ھوئے اور آیندہ انکشافات روکتے ھوئے]

ھاں، ھاں! ھاں، ھاں!

کلو — میں نے اپنی عمر میں کسی کو دھوکا نہیں دیا، نہ کوئی بے شرمی کا کام کیا - لیکن اس ظالم پیٹ کے لئے سب ھی کچھ کرنا پڑتا ھے - اور میں نے جو کچھ کیا اس دوزخ کے لئے کیا جب چارلی سے ملاقات ھوئی -

[پھر ھونٹھ کانپنے کی وجہ سے سلسلہ تقریر روک دیتی ھے -]

جل — تو اس میں کسی کا کیا اجارہ ؟

کلو — اُنھوں نے بھی سمجھا کہ یہ عزت آبرو والی ھے اور میں نے خیال کیا کہ ٹھکانے کا گھر ملا! اسی میں ھماری ان کی —

جل — ابا جان، یہ تو بڑا غضب ھے!

ھل کرایست — ھے تو بڑا غضب -

کلو — اور جب شادي ھوگی تو محبت ھوگي -
اگر میں ایسا جانتی تو یہ نوبت ھي
کیوں آنے دیتي - لیکن یہ کس کو خبر ؟
آپ ھي کو کیا خبر ھو سکتی ھے — ھے
کم نہیں ؟ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت
ھوتا ھے -

جل — بے شک !

کلو — اور اب میري گود بھري جانے کو ھے -

جل —

[سخت گھبراھٹ میں]

سچ مُچ ؟ توبہ ! توبہ !

ھل کرایست — خدا رحم کرے !

کلو —

[پست ھوکے]

مہینہ کا مہینہ ! جس دن سے یہاں سے گئی

ھوں اس روز سے تڑپ تڑپ کے گذرا - دھکتے
انگاروں پر دن کٹتے ھیں - میں جانتی
تھي کہ سُن گئي ھو رھي ھے ' وہ حلق
نکلي خلق پھیلي -

[کھڑي ھو جاتي ھے اور ھاتھہ بڑھا کے بات کرتي ھے]

جگہ جگہ چرچے ھونے لگتے ھیں -

[بے تابي سے]

کوئي ایسا تھوڑا ھي رہ جاتا ھے جو نہ
جانے -

[اب آواز میں غصہ پیدا ھو جاتا ھے]

اب تو ھو گئي جو بیوقوفي ھو گئي -
ایسي زندگي بھي کوئي دل لگي بازي
نہیں ھے - میں سچ آپ سے کہتي ھوں -
میں شادي نہ کر چکي ھوتي تو مجھے
کیا تھا ' میرا کوئي کیا بناتا ؟ اور اس
میں غصہ کي بات ھی کیا تھي ؟ لیکن
اب ایک مرتبہ جان جائینگے تو مجھے
مار ھي ڈالینگے - میں اپني عزت کو

نہیں روتی ' ان کی عزت کو روتی ہوں -
اور پھر میرے پیٹ میں بچہ ہے - مجھے
محبت نہ ہوتی جب بھی کچھ بات
نہ تھی ' لیکن اب آؤ تو جاؤ کہاں ؟
حد ہو گئی !

جل ---

[تیزی سے]

تو اس میں بات ہی کیا ہے ؟ بس معلوم
نہ ہونے پائے اُن کو !

کلو --- ہاں ہے تو - لیکن " اب تو بات پھیل گئی
جانے سب کوئی " - اور وہ تو کوشش کر ہی
رہے ہیں ' جانتے ہیں دال میں کچھ
کالا ہے - غضب ہے غضب ! یہ جلاپا
بڑا برا ہوتا ہے ' جہاں عورت پر شبہہ
ہو جاتا ہے پھر دن رات جیسے کانٹے
چبھتے رہتے ہیں مرد کو - چارلی کو
چین نہ آئیگی ' آ ہی نہیں سکتی - وہ تو
بڑے ہوشیار ہیں - اور احساس اهانت

ان میں بہت ہے - اے لو! آرہے ہیں -

[چپ ہو جاتي ہے اور وحشیانہ انداز سے اِدھر اُدھر کان لگاتي ہے]

جل — ابا جان، کیا کہنا چاہئے کہ وہ بھانپ بھي نہ پائیں ؟

ہل کرایست — کوئي بات پھبتي ہوئي -

کلو —

[جیسے اسي تنکے کا سہارا لیتے ہوئے]

ہاں، ہاں! بس، اب دیکھئے نہ جانے کیا ہو جائے - خاطروں خاطروں میں باؤلي ہو گئی ہوں بالکل، بڑی محبت کرتے ہیں مجھ سے! اور جو اُنھوں نے دھتکار دیا تو بس دین دنیا دونوں سے گئي! اور کیا ؟

ہل کرایست — آخر تمہاری کیا صلاح ہے ؟ کیا کہا جاے تم بھي تو کچھ بتاؤ -

کلو — ،

[اُمید بھرے انداز سے]

یہي کہ کوئي پکي پھبتي ہوئي بات ہو
جسے وہ جان لیں - لیکن ایسي نہ ہو
جس سے معاملہ ہي غارت ہو جاے -
فرض کرو یہ کہ دیا جاے کہ میں کسي
دفتر میں کام کرتي تھي اور وہاں سے
خیانت کے شبہہ پر نکالي گئي - میں
پھر ان کو سمجھا لونگي -

جل — اور یہ بات بھي جھوٹي ! یہ بہت عمدہ
راے ہے - اس بات کا تو اُنھیں یقین
دلا ہی دینگے ' کیوں ابا جان ؟

ہل کرایست — مجھ سے جو کچھ بن پڑے میں
حاضر ہوں ' کیا کہوں مجھے سخت
رنج ہے -

کلو — بڑی مہربانی ہوگي ' اور یہ نہ کہئیگا کہ
میں یہاں آئي تھی ' بڑے شکي ہیں وہ !

اب دیکھئے یہ تو وہ جانتے ہي ہیں کہ
والد صاحب نے وہ جایداد پھر آپ کے ہاتھ
بیچ دي ہے - اب کیوں بیچ دي ہے ؟ -
یہي ان کو کھلبلي پڑی ہوئی ہے - اس
پر جو کہیں ان کو پتہ چل گیا کہ
میں یہاں سویرے آئي تھي تو پھر غضب
ہوا - یہ بھي ان کو شبہہ ہے کہ ان سے
کچھ باتیں چھپائی جا رہی ہیں - اور
کل انھوں نے اس اجنبي کو ڈاکر کے
ساتھ دیکھا ہی ہے - میري خادمہ خود
میری تاک میں لگي رہتي ہے ' لیکن میں
نے کہ دیا ہے کہ کوئی ایسي بات نہیں ہے
جس کے متعلق ان کو پریشان ہونا پڑے -
نہ کوئي بات ہے جس کي کچھ اصلیت
ہو -

ھل کرایست — عجب مشکل ہے !

کلو — میں روپیہ پیسہ کے معاملہ میں بہت صاف
اور محتاط ہوں ' اس لئے میري نسبت ان

کو اس پر یقین ھي نہ آئیگا اور بڑے
صاحب چارلي سے نہ بنائیںگے اس کا
مجھے یقین ھے -

ھل کرایست — ھاں، اب تو یہی سب سے بہتر
صورت معلوم ھوتي ھے -

کلو —
[کسي قدر بےخودي سے]
مجھ جیسي بیوي بھي ان کو مشکل ھي
سے ملیگی -

جل — یہ تو ظاھر ھے -

ھل کرایست — بھئي، بڑے رنج کا مقام ھے - کچھ
کہا نہیں جاتا، دھوکا دینا تو میري
سرشت میں نہیں ھے - لیکن ....

کلو —
[جھٹ پٹ]
جب میں ان کو دھوکا دیتي ھوں تو
سمجھئے کہ خدا کو دھوکا دیتي ھوں -

لیکن اب کیا کیا جائے ؟ کوئی چارہ‌کار
نہیں - آپ کو تو کبھی ایسی جھنجھٹ
میں پڑنے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا - آپ کو
کیا خبر ؟ یہ تو کوئی مجھ سے پوچھے -
مجھ پر کیا کیا گزر چکی ہے !

ہل کرایسٹ — ہاں ، ہاں ! تو اس میں کیا ہے ؟
میں تو تمہاری جگہ ہوتا تو میری بھی
یہی حالت ہوتی میں اس کو کچھ —
[کلو اپنی آنکھیں اپنے ہاتھوں سے بند کر لیتی
ہے]
ہاں ، ہاں ! گھبراؤ نہیں -
[اپنا ہاتھ کلو کے شانہ پر رکھ دیتا ہے]

جل —
[اپنے آپ]
میرے ابا ، کیا ہوگا ؟

کلو —
[چونک کر]
کوئی دروازہ پر ہے ؟ میں جاتی ہوں ،

مجھے یہاں نہیں ٹھہرنا چاھئے -

[دوڑ کے کھڑکی کے پاس اور پردہ ھٹاکے اُدھر ھو جاتي ھے -]

[دروازہ کا کھٹکا پھر سے بند ھو جاتا ھے]

جل —

[بالکل سراسیمہ ھوکے]

ارے ، ارے! مجھے یاد ھي نہیں رھا ، دروازہ تو مقفل ھے؟

[جھپٹ کے دروازہ کے پاس جاتي ھے - قفل کھولتي ھے اور ھل کرایست خانہ دار میز پر جا بیٹھتا ھے -]

کوئي مضایقہ نہیں - فیلوز آیا ھے - میں ایک بڑی ضروري بات کہلے کو تھي -

فیلوز —

[دروازہ بند کرنے کے بعد ایک دو قدم آگے بڑھتا ھے -]

مس صاحب ، چارلس ھارن بلوئر صاحب ھال میں کھڑے آپ سے یا بیگم صاحب سے ملنا چاھتے ھیں -

جل — کیا مشکل ہے ! ابا جان ، آپ ملینگے ؟

ہل کرایست — ہاں ، کیا ہرج ہے ؟ فیلوز ، ان کو اندر بلا لو۔

[جب فیلوز باہر جاتا ہے جل کھڑکی کے پاس لپک کے جاتی ہے لیکن صرف اتنا وقت ملتا ہے کہ پردہ برابر کر دے – اور جھٹ پٹ آ کے اپنے والد کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے – اتنے میں چارلس آ جاتا ہے – شام کی پوشاک پہنے ہوے جو سفید رنگ کی ہے – اس کے بال اُلجھے ہوئے ہیں جو اس کے جیسے خوش پوشاک آدمی کے لئے کچھہ ناموزوں سے ہیں –]

چارلس — کیا میری بیوی یہاں ہیں ؟

ہل کرایست — جی نہیں !

چارلس — آئی تھیں اس سے پہلے ؟

ہل کرایست — ہاں، آج صبح کے وقت آئی تھیں - کیوں جل ؟

جل — جی ہاں ، آج صبح کو آئی تھیں -

چارلسؔ --

[اس کی طرف گھور کے دیکھتے ہوئے]

ھاں ' یہ تو میں جانتا ھوں میرا مطلب ھے کہ ابھي یہاں تھیں کہ نہیں ؟

جل — نہیں تو !

[ھل کرایست اپنا سر ھلا دیتا ھے]

چارلس -- اچھا ' یہ بتائیے کہ آج صبح کیا بات چیت ھوئي تھي ؟

ھل کرایست --- میں آج صبح کو یہاں نہیں تھا ۔

چارلس — مجھے چکمہ نہ دیجئے - خوب جانتا ھوں !

[جل سے]

آپ ۔

جل --- کیوں ابا ؟ میں ......

ھل کرایست — نہیں ' میں بتاؤنگا ۔ آپ تشریف رکھئے ۔

چارلس — نہیں ' اچھا بتائیے -

ھل کرایست —

[اپنے ھونٹھ چاٹتے ھوئے]

معلوم یہ ھوتا ھے کہ یہ جو میرا مختار ڈاکر ھے اس نے —

[چارلس جو بھر بھر کے سانسیں لے رھا ھے ایک غصہ کی آواز سے]

کچھ پتہ لگایا ھے کہ کچھ عرصہ ھوا آپ کی بیوی کسی کارخانہ میں ملازم تھیں - آپ سے زیادہ میں کہنا مصلحت نہیں سمجھتا - خاص طور سے اس لئے کہ مجھے خود اس بات کا یقین نہیں ھے -

جل — قطعی نہیں ! ھم کو کسی کو یقین نہیں آتا -

چارلس — اچھا پھر کیا ھوا ؟

ھل کرایست —خیر ' اگر آپ نہیں مانتے تو سنئے - عام خبر یہ مشہور ھے کہ تحویل میں کچھ

گڑبڑ تھا - اور مشبتہ حالت میں آپ کي بیوي صاحب کو نوکري سے دست بردار ھونا پڑا - لیکن جیسا میں نے پہلے ھي کہا ' یہاں کوئی اس کا یقین نہیں کرتا -

چارلس —

[بہت جوش کے ساتھ]

جھوٹے ھیں - بے ایمان !

[جلدي سے دروازہ کي جانب جھپٹتا ھے]

ھل کرایست —

[چونک کر]

کیا کہا ؟ کیا کہا ؟

جل —

[اپنے باپ کا ھاتھ پکڑ کے]

ابّا جان !

[بالکل آھستہ سے]

جھوٹے تو ھم بھي ھیں ' کیا اس میں کوئی شک ھے ؟

چارلس —

[ان کي طرف پیٹھ کرکے]

کیوں جھوٹ کہتے هیں بے وجه ؟ مجھے ابھی
اس کمظرف بد معاش سے سب حقیقت
دریافت هو چکي هے - میري بیوي ابھي
یہاں آئی تھی اور اُسي نے یه قصه گڑھا
هے -

[کلو دونوں هاتھوں سے پردہ بیچ سے کھولے هوئے هے
اور اس کي صورت بالکل درمیان میں جیسے جمی
هوئي هے]

اُسي نے ! اسي نے یه پٹي پڑھائي هے جھوٹي
کمبخت ! وہ تو مجسم افترا هے - تین سال سے
اس نے اپنے کو دروغ بیانی کا مجسمه ثابت
کر دیا هے !

[هل کرایست جس کا رخ پردہ کي طرف هے دیکھتا
هے کہ بت کي طرح کلو سب قصه سن رهي هے -
جذبات سے بالکل بے قابو هو کے اس کے هاتھ بلند
هو جاتے هیں -]

اور اب مجھ سے کہنے کي همت نہیں
پڑتي - بس هو چکا - ایسي کمبخت کے
بطن سے میں اولاد هي لیکر کیا کرونگا ؟

[ایک سرد آہ بھر کے کلو پردہ سے هاتھ هٹا لیتي
هے اور چلي جاتي هے -]

هل کرایست -- خدا کے لئے ! مرد خدا ، ذرا سوچو تو
کہ کیا کہ رهے هو تم - اس کي مصیبت کا
بھي کچھ اندازہ هے تم کو ؟

چارلس — اور میري مصیبت ؟

جل — وہ تو تم پر جان دیتي هے -

چارلس — اچھي محبت هے ! اس کمظرف ڈاکر
نے مجھ سے کہا هے -- خدا کي مار ! —
خدا کي مار —

هل کرایست — مجھے بڑا افسوس هے کہ همارے
جھگڑے کا یہ انجام هوا هے -

چارلس —
[بے حد شکستہ آواز سے]

زندگي خاک میں ملا دي آپ لوگوں نے!

[سب کي نظر بچا کے بیگم هل کرایسٹ بائیں جانب کے دروازہ سے داخل ہوکے کمرہ میں کھڑی هے]

بیگم هل کرایست — کیا آپ جانتے هیں کہ یہ کچھ حال نہ کھلتا ؟ اور رنگ رلیاں جیسي هوتي تھیں هوا کرتیں ؟

[سب کے سب اس کي طرف دیکھنے لگتے هیں]

چارلس —

[بہت بیقراری سے]

اب اس سے کیا هے ؟ لیکن تم — یہ سب بیل تمھیں نے بوئے هیں!

بیگم هل کرایست — پہلے کیوں نہ سوچا ؟

چارلس — لیکن همارا عمل اور تمہارا عمل برابر هے! کیوں ؟ هم نے کیا کیا تھا ؟

بیگم هل کرایست — جو کچھ امکان میں تھا! اور کیا کر سکتے تھے ؟

ھل کرایست — بس ، بس ! اب بتائیے ھم کیا کریں
آپ کے لئے ؟

چارلس — صرف یہ بتا دیجئے کہ میری بیوی ھے
کہاں ؟

[جل پردہ ھٹا دیتی ھے — کھڑکی کھل جاتی ھے — جل
باھر دیکھتی ھے اور سناٹا چھا جاتا ھے —]

جل — معلوم نہیں کہاں ھیں !

چارلس — اس کا مطلب یہ ھوا کہ ابھی ابھی یہاں
تھی ۔

ھل کرایست — جی ، تھیں تو ! اور آپ کی بات
چیت بھی سنتی تھیں !

چارلس — اچھا ھے ، اگر ھماری بات چیت سنی
ھوگی ، اس کو معلوم تو ھوا ھوگا کہ میرے
دل پر کیا گزرتی ھے ۔

ھل کرایست — صبر کرو ، صبر کرو ۔ اس کے ساتھ اچھا
برتاؤ کرنا چاھئے ۔

چارلس — اچھا برتاؤ ؟ قطامہ کے ساتھ ! جس نے ......

ھل کرایست — بڑي بدنصیب ھے بیچاري! آیں کیا؟

چارلس — بھاڑ میں جائے تمھاري ھمدردي!

[چاندني میں باھر چلا جاتا ھے اور بائیں جانب سے ھو کے گزرتا ھے]

جل — آبا جان! دیکھنا چاھئے کہ کہاں گئي! مجھے تو بڑا اندیشہ معلوم ھوتا ھے - خیر نہیں ھے -

ھل کرایست — ابھي تو وھاں کھڑي سب سن رھي تھي - حاملہ ھے! خدا جانے کیا ھو! جل، تم ذرا ادھر کے گڑھے میں تو دیکھو میں تالاب میں دیکھتا ھوں — یا نہیں، ٹھہرو ساتھ ھی چلیںگے -

[باھر جاتے ھیں]

[بیگم ھل کرایست آتشدان کے پاس آتي ھے - گھنٹي بجاتي ھے اور کھڑی ھو جاتی ھے خیالات میں منہمک - فیلوز اندر آتا ھے -]

بیگم ہل کرایست — ذرا کوئی ہو تو کہو کہ ڈاکر کے پاس چلا جائیے -

فیلوز — ڈاکر صاحب تو خود ہی یہاں ہیں ' آپ سے ملنا چاہتے ہیں!

بیگم ہل کرایست — اندر بھیج دو - ہاں فیلوز ' تم جیکمین صاحب سے کہ دو کہ اب وہ مکانوں میں جا سکتے ہیں -

فیلوز — بہت اچھا ' سرکار!

[باہر جاتا ہے]

[بیگم ہل کرایست خانہ دار میز میں تلاش کرتی ہے - دستاویز مل جاتی ہے اور وہ اس کو نکال لیتی ہے - ڈاکر اندر آتا ہے - بہت پریشان جھنجلایا ہوا سا معلوم ہوتا ہے -]

بیگم ہل کرایست — چارلس ہارن بلوئر سے آخر بات کیا ہوئی ؟ کیا ہوا ' کیسے ہوا ؟

ڈاکر — وہ میرے پاس آئے - میں نے کہ دیا کہ میں کچھ نہیں جانتا - آپ مانتے ہی

نہیں - میرے درپے ہو گئے ! جان چھڑانا
مشکل ہو گیا - کوئي دقیقہ اُٹھا نہیں
رکھا — گالي ، تو تو ، میں میں ! کہنے
لگے مجھ کو سب معلوم ہے - دھمکی پر
دھمکي یہ کرینگے وہ کرینگے - مجھے بھي غصہ
آ گیا اور میں نے بھي کھري کھری سنائي ،
پھر —

بیگم ھل کرایست — ڈاکر ، یہ بہت بیجا بات
ہوئي - اس قدر پکا وعدہ کرکے ! صاحب بہت
پریشان ہیں !

ڈاکر —

[پژمردہ انداز سے]

اس میں سرکار میرا قصور نہیں ہے -
ایسا بھي کوئی کسي کے پیچھے پڑتا ہے ؟
ناک میں دم کر دیا ! اس کے علاوہ یہ
تو اب عام خبر ہو گئي ہے کہ کچھ بدنامی
ہے - بچہ بچہ جانتا ہے - ممکن ہے واقعات

لوگ نہ جانتے ہوں ' لیکن کھچڑي جگہ
جگہ پک رہی ہے - اب ان کے پاؤں اُکھڑ
جائینگے - میں تو کہتا ہوں اچھا ہے !
خس کم جہاں پاک ! اس بغلي گھونسہ
سے نجات تو ملي !

بیگم هل کرایست — هاں ' ہے تو - لیکن ڈاکر یہ
دستاویز تم اپنے هي پاس رکھو -

[دستاویز دے دیتي ہے]

یہ لوگ تو جان پر کھیل رہے هیں -
اور صاحب جب دھن میں آ جاتے هیں
تو جو کچھ کر بیٹھیں تھوڑا ہے -

[ایک موٹر رکنے کي آواز سنائي دیتی ہے]

ڈاکر —

[کھڑکي سے بائیں جانب دیکھ کے]

شاید هارن بلوئر هیں - هاں ' وهی هیں !
اُتر رہے هیں -

بیگم هل کرایست --

[سنبھل کے]

تو ذرا ٹھہرو !

ڈاکر -- اب هم سے نہ بھڑائیں تو بہتر ہے ! هم سے بہت بھڑ چکے -

[دروازہ کھلتا ہے - هارن بلوئر فیلوز کے اس قدر قریب پیچھے آتا ہے کہ اس کے نام کی اطلاع سنائی بھی نہیں دیتی -]

هارن بلوئر -- مجھے وہ دستاویز دے دو ؟ تم نے بے ایمانی مکاری سے مجھ سے لکھوا لیا ہے ! تم نے حلف لی کہ کسی کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہوگی، اور اب خود میرے ایک ایک نوکر کو معلوم ہے !

بیگم هل کرایست -- تو اس کو هم لوگ کیا کریں ! آپ کے سپوت آئے، اور گالی دے دے کے دھمکا دھمکا کے، سب حال پوچھ کے چلے گئے ! کوئی اس کو کیا کرے ؟ اب ایک بات

اور ھے — آدمیت سے بات چیت کرو! نہیں
تو گردن پکڑ کر نکال دئے جاؤگے -

ھارن بلوئر — دے دو مجکو وہ دستاویز؟ ادھر لائیے '

[یکایک ڈاکر کی طرف جھک پڑتا ھے]

کمبخت ' حرامزادے! وہ کیا ھے تیرے
جیب میں دستاویز ھي تو ھے!

[ڈاکر کے اوپر کي جیب سے دستاویز کا کونا واقعي
نظر آ رھا تھا —]

ڈاکر —

[لال پیلا ھوکے]

سنا ' ھارن بلوئر کي دم! میں نے تمہارے
لڑکے کي بہت سني اب جو منھ سے کچھ
نکالا تو —

ھارن بلوئر —

[بیگم ھل کرایست سے]

کیا تم سمجھتي ھو کہ تمہارا گھر بچا
جاتا ھے؟ بچے گا نہیں! غارت کرکے خاک

میں ملاکے چھوڑونگا !

[ڈاکر سے]

دے دو ہم کو دستاویز، نہیں پکڑ کے
گردن ......

[ڈاکر سے هاتھا پائي کرنے لگتا ھے – گُتھم گُتھا هو جاتي ھے اور هارن بلوئر دستاویز چھیننے کي کوشش کرتا ھے -

[ڈاکر بھي اس سے بھڑ جاتا ھے اور دونوں دھکا مکا کرتے هوئے ایک دوسرے کے حلق کي طرف هاتھ بڑھاتے هیں - بیگم هل کرایست گھنٹي بجانے کے لئے بڑھتي ھے، لیکن چونکہ بیچ میں یہ لوگ دست و گریباں هیں اس کا هاتھ نہیں پہنچتا -

[یکبارگي رولف کھڑکي پر آ جاتا ھے – وحشت سے اس منظر کو دیکھتا ھے اور ڈاکر کے هاتھ پکڑ لیتا ھے جو قریب هارن بلوئر کے حلق کے پاس تھے – جل جو پیچھے پیچھے آ رهي تھي دوڑ کے اس کے بازو پکڑ لیتي ھے -]

جل — رولف تم، ارے سب کے سب ! — آیں،

آیں ! یہ کیا ؟

[ڈاکر کا ہاتھ ذرا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور وہ چکر کھا کے الگ ہو جاتا ہے – ہارن بلوئر لڑکھڑا کے گرتے گرتے بچتا ہے ' ہانپنے لگتا ہے - سب کے سب کھڑکی کی طرف بڑھتے ہیں – کھڑکی سے باہر چاندنی میں ہل کرایسٹ اور چارلس ہارن بلوئر کلو کا بے حس و حرکت قالب اپنی گود میں لئے ہیں -]

گڈھے میں ! ابھی کچھ کچھ سانس باقی ہے — بالکل نزع کا عالم ہے !

بیگم ہل کرایسٹ — اندر لے آؤ ' اندر لے آؤ ! جل ' برانڈی لاؤ !

ہارن بلوئر — نہیں ' اس کو موٹر پر لے چلو ' الگ رہو ! بس بیگم صاحب ' میں تم سے کسی سے کوئی مدد نہیں چاہتا ! رولف — چارلی — لے چلو اس کو !

[وہ لوگ کلو کو لے چلتے ہیں – بائیں جانب – پیچھے پیچھے جل جاتی ہے –]

هل کرایست، تم نے هم کو تباہ کیا اور هماري
آبرو مٹی میں ملادي! تم نے همارے لڑکے
کي بیاهي زندگي پر جھاڑو پھیر دي!
همارے پوتے کا خون تمهاري گردن پر هے!
اس جگه تو میں آگ لگانے کے لئے بھي
نه ٹھیرونگا - لیکن اگر کبھي چڑھ گئے
داؤ پر تو وہ پٹخني بتاؤنگا کہ یاد هي
کروگے!

ڈاکر —

[بڑبڑاتا هوا]

هاں، یه ٹھیک! روتے جاؤ، دهمکاتے جاؤ!
کمزوري میں غصه مار کھانے کي نشاني!
اور شروع تو آپ هي نے کیا! اچھے گھر
نوید دیا تھا!

هل کرایست — ڈاکر، اب خدا کے واسطے! هارن بلوئر،
جھوٹ کهنے والا زمین میں سما جائے!
میں دل سے افسوس کرتا هوں -

هارن بلوئر — هت، تیرے مکار کي!

[کسي قدر متانت کے ساتھہ کھڑکي سے هوکے ان کے پاس سے گزر کے موٹر تک جاتا هے -]

[هل کرایست جو تھوڑي دیر بالکل خاموش کھڑا رها آهستہ سے بڑھتا هے اور اپني گھومتي کرسي پر بیٹھہ جاتا هے -]

بیگم هل کرایست — ڈاکر ' فیلوز سے کہو جلدي سے ڈاکٹر رابنسن سے ٹیلیفون میں کہ دے کر جا کے فوراً هارن بلوئر کے یہاں دیکھہ لیں ! کہنا دیر نہ کریں -

[ڈاکر انگلي سے دستاویز کا نکلا هوا حصہ جیب میں رکھتے هوئے جاتا هے - جاتے جاتے ایک آواز سنائي دیتي هے جیسے ڈاکر کہہ رها هو " کمبخت کتیا کا پلا "]

[آتشدان کے قریب خاوند سے]

جیک ' کیا تم میرا قصور سمجھتے هو ؟

هل کرایست —

[بے حس و حرکت]

نہیں !

بیگم ھل کرایست --- پھر کیا ڈاکٹر کو خطاوار سمجھتے
ھو؟ جو اس سے بن پڑا سب کچھ تو
کیا غریب نے!

ھل کرایست --- نہیں!

بیگم ھل کرایست ---
[پاس آ کے]
پھر کیا ھے؟

ھل کرایست --- مکارہ!
[جل دوڑتی ھوئی کھڑکی سے اندر آتی ھے]

جل — ابا جان، اس نے ھاتھ، پاؤں ھلائے! اب تو
بولی بھی ھے - خدا کرے بچ جائے، جیسے
نکلی جان واپس آئی ھے!

ھل کرایست --- خدا کا شکر ھے، بڑی خیریت ھوئی!
[بائیں جانب سے فیلوز داخل ھوتا ھے]

فیلوز --- جیکمین صاحب آئے ھیں!

ھل کرایست --- کون؟ آخر یہ کیوں؟
[جیکمین داخل ھوکے دروازے سے لگے ھوئے کھڑے
ھیں -]

بیگم جیکمین — بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم لوگ
پھر گھر واپس جا رہے ہیں! سرکار کا شکریہ
ادا کرنے آئے ہیں ہم لوگ -

[خاموشی چھا جاتی ہے - وہ محسوس کرتے ہیں
کہ ان کا زیادہ ٹھہرنا بے موقع ہے -]

آپ کا بہت بہت شکریہ ' آداب عرض!

[وہ لوگ علحدہ ہو جاتے ہیں]

ہل کرایست — مجھے تو ان کی یاد بھی نہیں
آتی تھی -

[اُٹھ بیٹھتا ہے]

کیا ہو جاتا ہے انسان کو جب اس کو
غصہ آتا ہے اور کسی سے مخاصمت ہو
جاتی ہے! جیسے کوئی بھوت سوار ہو جاتا
ہے جو اپنے آپ میں انسان کو آنے ہی
نہیں دیتا! شیطان بالکل اندھا کر دیتا
ہے! شیطان کے بھیر میں آکے جیسے
آدمی کو سوجھتا ہی نہیں - آغاز چاہے جو
کچھ ہو لیکن انجام ہوتے ہوتے بس جان
کی بازی لگ جاتی ہے! جان کی بازی!

جل —

[باپ کے پاس دوڑ کر]

اباّ جان، اس میں آپ کا کیا قصور ؟
پیارے اباّ ، اس کو آپ کیا کرتے ؟

ھل کرایست — نہیں، یہ سب قصور میرا ھے ! اس
گھر میں جب میرا ھي کہا نہ ھوا تو
غضب ھے ! میرا حکم قطعي ھونا چاھئے
تھا -

بیگم ھل کرایست — میں نہیں سمجھي کیا مطلب
ھے آپ کا !

ھل کرایست — شروع میں ھم بے قصور ھي سہي،
مگر ایسي شرافت ھي کیا جو ذرا سي
آنچ نہ برداشت کر سکے اور کسوٹي پر
کھري نہ اُترے ؟

پردہ گرتا ھے

الٰہ آباد
منروا پریس
۱۹۳۰